بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 71

شمارہ 31

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5 محرم 1444 ہجری قمری ● 4 ظہور 1401 ہجری شمسی ● 4 اگست 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ○

(اعراف:127)

(ترجمہ) اور تُو ہم پر کوئی طعن نہیں کرتا مگر یہ کہ ہم اپنے ربّ کے نشانات پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئے۔ اَے ہمارے ربّ! ہم پر صبر اُنڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 جولائی 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآنی علوم کے انکشاف کیلئے تقویٰ شرط ہے

دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

حقیقت میں روح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم ہی میں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ اور دوسری جگہ کہا لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ (الواقعۃ:80) مُطَہَّرُوۡن سے مراد وہی متقین ہیں جو ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ میں بیان ہوئے ہیں۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ قرآنی علوم کے انکشاف کیلئے تقویٰ شرط ہے۔ علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صرف ونحو، طبعی، فلسفہ، ہیئت وطبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو، اوامر الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدنظر رکھتا ہو۔ اپنے ہر فعل وقول کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات کیا عموماً دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسوق وفجور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے۔ یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی روحانی اور اخلاقی حالت بہت کچھ قابل شرم ہے۔ لنڈن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہم تو ان کا ذکر بھی نہیں کر سکتے۔ مگر علومِ آسمانی اور اسرارِ قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھالے اور اس کے جلال و جبروت سے لرزاں ہو کر نیاز مندی کے ساتھ رجوع نہ کرے، قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اسکے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کیلئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیر ان سے بہرہ ور ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف ونحو، معانی وبدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو، لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا، قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 384، مطبوعہ قادیان 2018)

عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اسکے ساتھ کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کہ یہ معنے ہیں کہ اس کا حق غیر اللہ کو نہ دے اور شرک میں مبتلا نہ ہو

احسان کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نہ دیکھنا چاہیے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے بلکہ اگر وہ برا سلوک کرتا ہے تب بھی ہم اسکے ساتھ اچھا ہی سلوک کریں

ایتاء ذی القربیٰ کا مطلب یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے سلوک کیا کرتا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃُ النحل آیت 91 اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

دیکھو کتنی چھوٹی سی آیت ہے مگر اس میں تکمیل کے دونوں پہلو (نفی واثبات) کس خوبی اور خوش اسلوبی سے جمع کئے گئے ہیں۔ تین باتوں یعنی عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تین باتوں یعنی فحشاء منکر اور بغی سے روکا گیا ہے۔ عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے جتنا ظلم ہوا ہے مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص اس سے حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کہ کم ازکم اتنا حسن سلوک اس سے کرے۔

اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کہ یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نیک معاملہ کیا ہے یہ بھی اس کا حق ادا کرے اور اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کیلئے اعتراضات کے مواقع پیدا نہ کرے۔ اسی طرح یہ کہ اس کا حق غیر اللہ کو نہ دے اور شرک میں مبتلا نہ ہو کیونکہ شرک کرنا گویا خدا تعالیٰ کا حق چھین کر دوسرے کو دینا ہے اور یہ ظلم ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں شرک کا نام ظلم بھی رکھا گیا ہے۔ پس خدا کا بیٹا یا بیوی یا اسکے شریک قرار دینا عدل نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم اسی کو کہتے ہیں کہ ایک کا حق کسی اور کے سپرد کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی طرف منسوب کر لینا بھی عدل کے خلاف ہے۔ مثلاً شریعت کا بنانا اور الہام الٰہی کا بھیجنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اب اگر کوئی شخص خود ہی شریعت بنانے کا مدعی بن بیٹھے یا الہام نازل کرنے کا، جیسا کہ بہاء اللہ وغیرہ نے کیا تو وہ عدل کو توڑتا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل کرے تو شرک، کفر اور نافرمانی سب مٹ جائیں۔

عدل سے بڑھ کر دوسرا درجہ احسان بتایا ہے۔ احسان کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے بلکہ اگر وہ برا سلوک کرتا ہے تب بھی ہم اس کے ساتھ اچھا ہی سلوک کریں۔ یہ مقام پہلے مقام سے بڑا ہے۔ اور عفو، درگزر غرباء کی مدد، صدقہ وخیرات اور قومی خدمات وغیرہ نیکیاں سب اسکے اندر شامل ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بائع اور مشتری اگر سچ بولیں تو اُن کے خرید وفروخت میں برکت ہوگی

(2079) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں (بیع فسخ کر دینے کا) اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جائیں یا فرمایا اس وقت تک کہ وہ جدا ہو جائیں۔ اگر ان دونوں نے سچائی سے کام لیا اور صاف صاف بات کی تو دونوں کی خرید وفروخت میں برکت دی جائے گی اور اگر ان دونوں نے چھپایا ہو اور جھوٹ بولا ہو تو ان کی خرید وفروخت کی برکت مٹا دی جائے گی۔

اگر کوئی بغیر دعوت کے مدعوین کے ساتھ آجائے

(2081) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: ایک انصاری شخص آیا، جس کی کنیت ابو شعیب تھی، اس نے اپنے ایک لڑکے کو جو قصاب تھا کہا کہ میرے لئے کھانا تیار کردو جو پانچ آدمیوں کیلئے کافی ہو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعوت دوں ...... میں نے آپؐ کے چہرہ میں بھوک محسوس کی۔ چنانچہ اس نے (احباب) کو بلایا تو ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی آگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے ساتھ آگیا ہے، اگر تم اسے چاہو تو اجازت دے دو اور اگر چاہو کہ لَوٹ جائے تو لَوٹ جائے گا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اس کو اجازت دے دی ہے۔

(بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 15 جولائی 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
خطاب حضور انور بعد دوپہر جلسہ سالانہ یوکے 2009
اہم سوال وجواب از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بین الاقوامی وزارتی کانفرنس برائے آزادیٔ مذہب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام
انصار اللہ ہالینڈ کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
نماز جنازہ
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال وجواب
وصایا واعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

طاعون ہماری جماعت کو بڑھاتی جاتی ہے اور ہمارے مخالفوں کو نابود کرتی جاتی ہے
اگر اسکے برخلاف ثابت ہو تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ
ایسے ثابت کنندہ کو مَیں ہزار روپیہ نقد دینے کو تیار ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب "حقیقۃ الوحی" رُوحانی خزائن جلد 22 سے پیش کررہے ہیں۔ طاعون کی ابتدا 1896 کے آخر میں بمبئی کے علاقہ سے ہوئی[1] آہستہ آہستہ اس نے پورے ہندوستان میں اپنا پاؤں پسار لیا۔ ایک سال کے اندر ہی یعنی 1898 کے شروع میں ہی اس نے بمبئی سے پنجاب تک کا سفر طے کرلیا۔ 6/فروری 1898 کے اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر متنبہ فرمادیا تھا کہ طاعون پنجاب میں پھیلنے والی ہے۔ فروری 1898 میں پورے پنجاب میں صرف دو ضلعے طاعون سے آلودہ تھے۔ 4 برس بعد پورے پنجاب میں عام طور پر طاعون پھیل گئی۔ یکم اکتوبر 1901 سے 19 جولائی 1902 تک عرصہ دس ماہ میں اس تیزی سے پھیلی کہ 23 ضلعے پنجاب کے طاعون سے آلودہ ہوگئے۔ اس پونے دس ماہ میں تین لاکھ سولہ ہزار کیس ہوئے اور دو لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو ننانوے اموات ہوئیں۔[2] اور برابر 26 سال تک اس نے ہندوستان میں اپنا ڈیرہ لگائے رکھا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طاعون آنے سے ایک عرصہ دراز پہلے اسکے آنے کی خبر دے دی تھی۔ گزشتہ شمارہ میں ہم نے طاعون کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن پیشگوئیوں کا ذکر کیا تھا جو پیشگوئیاں براہین احمدیہ کے زمانہ سے چلی آرہی تھیں۔ نیز کتاب نور الحق اور سراج منیر میں مندرج طاعون کے متعلق پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا تھا۔ کچھ مزید پیشگوئیوں کا ذکر آج ہم اس شمارہ میں کریں گے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اس زمانہ میں جب کہ بمبئی میں بھی طاعون کا نام ونشان نہ تھا طاعون کے آنے کے لئے دعا کی گئی اور وہ دعا منظور ہوگئی چنانچہ 1311 ہجری میں جس کو نو برس ہوگئے یہ دعائیہ شعر حمامۃ البشریٰ میں موجود ہے۔

فَلَمَّا طَغَی الْفِسْقُ الْمُبِیْدُ بِسَیْلِہٖ
تَمَنَّیْتُ لَوْ کَانَ الْوَبَاءُ الْمُتَبِّرٗ

دیکھو صفحہ اول قصیدہ حمامۃ البشریٰ یعنی جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو میں نے خدا سے چاہا کہ طاعون آوے۔ (نزول المسیح رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 533، پیشگوئی نمبر 33)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

عرصہ نو برس کا جاتا ہے کہ کتاب سر الخلافہ کے صفحہ 62 میں مخالفوں پر تباہی پڑنے اور نیز طاعون نازل ہونے کے لئے دعا کی گئی تھی سو اب تک ہزارہا مخالف طاعون اور دوسری آفات سے ہلاک اور تباہ ہوچکے ہیں اور وہ دعا یہ ہے۔

وَ خُذْ رَبِّ مَنْ عَادَی الصَّلَاحَ وَ مُفْسِدًا
وَ نَزِّلْ عَلَیْہِ الرِّجْزَ حَقًّا وَّ دَمِّرٖ
وَ فَرِّجْ کُرُوْبِیْ یَا کَرِیْمِی وَ نَجِّنِیْ
وَ مَزِّقْ خَصِیْمِیْ یَا اِلٰھِیْ وَ عَفِّرٖ

ترجمہ: یعنی اے میرے خدا ہر ایک پر جو مفسد ہے طاعون نازل کر یا کسی دوسری موت سے ہلاک کر یا کوئی اور مواخذہ کر اور مجھے غموں سے نجات بخش اور میرے دشمن کو پارہ پارہ کر اور خاک میں ملا دے اور خاک سے آلودہ کر اور خاک میں غلطاں پیچاں کر۔ سو ملک میں طاعون نازل ہوکر ہزارہا بخیل جو ہمارے سلسلہ کے دشمن تھے طاعون سے فوت ہوگئے۔ (ایضاً صفحہ 534، پیشگوئی نمبر 35)

پھر 6 فروری 1898 میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں واضح الفاظ میں پورے ملک میں اور پنجاب میں خصوصیت کیساتھ طاعون کے پھیلنے کی پیشگوئی فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اشتہار ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ

طاعون

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اس مرض نے جس قدر بمبئی اور دوسرے شہروں اور دیہات پر حملے کئے اور کر رہی ہے ان کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دو سال کے عرصے میں ہزاروں بچے اس مرض سے یتیم ہوگئے اور ہزارہا گھر ویران ہوگئے۔ دوست اپنے دوستوں سے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ہمیشہ کے لئے جُدا کئے گئے اور ابھی انتہا نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ نے کمال ہمدردی سے تدبیریں کیں اور اپنی رعایا پر نظر شفقت کرکے لکھوکھہا روپیہ کا خرچ اپنے ذمہ ڈال لیا اور قواعدِ طبّیہ کے لحاظ سے جہاں تک ممکن تھا ہدایتیں شائع کیں مگر اس مرض مہلک سے اب تک بکلی امن حاصل نہیں ہوا بلکہ بمبئی میں ترقی پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ملک پنجاب بھی خطرہ میں ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اس وقت اپنی اپنی سمجھ اور بصیرت کے موافق نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول ہو کیونکہ وہ شخص انسان نہیں جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ اور یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی تدبیروں اور ہدایتوں کو بدگمانی کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ غور سے معلوم ہوگا کہ اس بارے میں گورنمنٹ کی تمام ہدایتیں نہایت احسن تدبیر پر مبنی ہیں۔ گو ممکن ہے کہ آئندہ اس سے بھی بہتر تدابیر پیدا ہوں مگر ابھی نہ ہمارے ہاتھ میں نہ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ڈاکٹری اصول کے لحاظ سے کوئی ایسی تدبیر ہے کہ جو شائع کردہ تدابیر سے عمدہ اور بہتر ہو۔

بعض اخبار والوں نے گورنمنٹ کی تدابیر پر بہت کچھ جرح کیا مگر سوال تو یہ ہے کہ اِن تدابیر سے بہتر کونسی تدبیر پیش کی۔ بیشک اِس ملک کے شرفاء اور پردہ داروں پر یہ امر بہت کچھ گراں ہوگا کہ جس گھر میں بلاء طاعون نازل ہو تو گو ایسا مریض کوئی پردہ دار جوان عورت ہی ہو تب بھی فی الفور وہ گھر والوں سے الگ کرکے ایک علیحدہ ہوادار مکان میں رکھا جائے جو اس شہر یا گاؤں کے بیماروں کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو۔ اور اگر کوئی بچہ بھی ہو تو اُس سے بھی یہی معاملہ کیا جائے اور باقی گھر والے بھی کسی ہوادار میدان میں چھپّروں میں رکھے جائیں لیکن گورنمنٹ نے یہ ہدایت بھی تو شائع کی ہے کہ اگر اس بیمار کے تعہد کے لئے ایک دو قریبی اس کے اُسی مکان میں رہنا چاہیں تو وہ رہ سکتے ہیں۔ پس اِس سے زیادہ گورنمنٹ اور کیا تدبیر کرسکتی تھی کہ چند آدمیوں کے ساتھ رہنے کی اجازت بھی دے دے اور اگر یہ شکایت ہو کہ کیوں اُس گھر سے نکالا جاتا ہے اور باہر جنگل میں رکھا جاتا ہے تو یہ ایک احمقانہ شکوہ ہے۔ میں یقینا اس بات کو سمجھتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ ایسے خطرناک امراض میں مداخلت بھی نہ کرے تو خود ہر ایک انسان کا اپنا وہم وہی کام اس سے کرائے گا جس کام کو گورنمنٹ نے اپنے ذمّہ لیا ہے۔ مثلاً ایک گھر میں جب طاعون سے مرنا شروع ہو تو دو تین موتوں کے بعد گھر والوں کو ضرور فکر پڑے گا کہ اس منحوس گھر سے جلد نکلنا چاہئے۔ اور پھر فرض کرو کہ وہ اُس گھر سے نکل کر محلہ کے کسی اور گھر میں آباد ہوں گے اور پھر اس میں بھی یہی آفت دیکھیں گے تب ناچار اُن کو اُس شہر سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ مگر یہ تو شرعًا بھی منع ہے کہ وباء کے شہر کا آدمی کسی دوسرے شہر میں جا کر آباد ہو۔ یا بہ تبدیل الفاظ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا قانون بھی کسی دوسرے شہر میں جانے سے روکتا ہے تو اس صورت میں بجز اس تدبیر کے جو گورنمنٹ نے پیش کی ہے کہ اُسی شہر کے کسی میدان میں وہ لوگ رکھے جائیں اور کونسی نئی اور عمدہ تدبیر ہے جو ہم نعوذ باللہ اس خوفناک وقت میں اپنی آزادگی کی حالت میں اختیار کرسکتے ہیں۔ پس نہایت افسوس ہے کہ نیکی کے عوض بدی کی جاتی ہے اور ناحق گورنمنٹ کی ہدایتوں کو بدگمانی سے دیکھا جاتا ہے۔ ہاں یہ ہم کہتے ہیں کہ ایسے وقت میں ڈاکٹروں اور دوسرے افسروں کو جو اِن خدمات پر مقرر ہوں نہایت درجہ کے اخلاق سے کام لینا چاہئے اور ایسی حکمت عملی ہو کہ پردہ داری وغیرہ امور کے بارے میں کوئی شکایت بھی نہ ہو اور ہدایتوں پر عمل بھی ہوجائے۔ اور مناسب ہوگا کہ بجائے اس کے کہ حکومت اور رُعب سے کام لیا جائے ہدایتوں کے فوائد دلوں میں جمائے جائیں تا بدگمانیاں پیدا نہ ہوں اور مناسب ہے کہ بعض خوش اخلاق ڈاکٹر واعظوں کی طرح مرض پھیلنے سے پہلے دیہات اور شہروں کا دورہ کرکے گورنمنٹ کے مشفقانہ منشاء کو دلوں میں جمادیں تا اس نازک امر میں کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔

واضح رہے کہ اِس مرض کی اصل حقیقت ابھی تک کامل طور پر معلوم نہیں ہوئی اس لئے اس کی تدابیر اور معالجات میں بھی اب تک کوئی کامیابی معلوم نہیں ہوئی۔ مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اِس مرض اور مرض خارش کا مادہ ایک ہی ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی کیونکہ مرض جَرَب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لئے بھی مفید ہوسکیں۔ اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے سے اِس مرض میں کمی پیدا ہو جائے۔ یہ رُوحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر تجربہ کرنے والے اِس امر کی طرف توجہ کریں اور ٹیکا لگانے والوں کی طرح بطور حفظِ ماتقدم ایسے

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

[1] تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 7، مطبوعہ قادیان 2007۔

[2] نزول المسیح رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 531، 532، پیشگوئی نمبر 32

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طرز عمل اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی محض نبوت کا دعویٰ کرنے پر کوئی کارروائی فرمائی اور نہ ہی حضرت ابوبکرؓ کی یہ جنگی مہمات صرف اس وجہ سے تھیں کہ جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کیا جاتا بلکہ اصل سوچ ان لوگوں کی باغیانہ روش تھی

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15/جولائی 2022ء بمطابق 15/وفا 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

مسلمانوں کی مرتدین باغیوں کے خلاف کارروائیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت مُہاجرؓ اور حضرت عکرمہؓ کی کِندَہ اور حَضرَموت کے علاقوں میں مرتدین کے خلاف جو کارروائیاں تھیں اس میں مزید بیان ہوا ہے کہ جب صنعاء میں حضرت مُہاجرؓ کو استقرار حاصل ہو گیا، پاؤں ٹک گئے تو آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خط کے ذریعہ سے اپنی تمام کارروائیوں سے مطلع کیا اور جواب کا انتظار کرنے لگے اور اسی وقت مُعاذ بن جبلؓ اور یمن کے دیگر عُمال نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور سے چلے آ رہے تھے حضرت ابوبکرؓ کو خطوط ارسال کیے اور مدینہ واپس آنے کی اجازت طلب کی تو حضرت ابوبکرؓ نے مُعاذ بن جبلؓ اور ان کے ساتھ دیگر عُمّال کو اختیار دیا کہ چاہیں تو یمن میں رہیں اور چاہیں تو مدینہ واپس آ جائیں لیکن اپنی جگہ کسی کو مقرر کر کے آئیں۔ اختیار ملنے کے بعد تمام ہی لوگ مدینہ واپس آ گئے اور حضرت مُہاجرؓ کو حکم ملا کہ عکرمہ سے جا ملو۔ پھر دونوں مل کر حَضرَموت پہنچو اور زِیاد بن لبید کا ساتھ دو اور ان کو ان کے عہدے پر باقی رکھتے ہوئے حکم فرمایا کہ تمہارے ساتھ مل کر جو لوگ مکہ اور یمن کے درمیان جہاد کرتے رہے ہیں انہیں لوٹنے کی اجازت دے دو، واپس آنا چاہیں تو واپس آ جائیں مگر یہ کہ بذاتِ خود جہاد میں شرکت کو ترجیح دیں۔ (سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت اور کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی، صفحہ 305 الفرقان ٹرسٹ خان گڑھ) سوائے اس کے کہ خود لوگ کہیں کہ ہم جہاد میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

عکرمہ کو حضرت ابوبکرؓ کا خط موصول ہوا۔ اس میں انہیں حکم دیا گیا تھا کہ مُہاجر بن ابوامیہ سے جا ملو جو صنعاء سے آ رہے ہیں اور پھر دونوں مل کر کِندَہ قبیلے کا رخ کرو۔ یہ خط پا کے عکرمہ مَھرَہ سے نکلے اور اَبْیَن میں قیام پذیر ہو کر مُہاجر بن ابوامیہ کا انتظار کرنے لگے۔ اَبْیَن بھی یمن کی ایک بستی کا نام ہے۔

(سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت اور کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی، صفحہ 305، الفرقان ٹرسٹ خان گڑھ)

کِندَہ قبیلہ کے مرتدین کے خلاف کارروائیوں کے متعلق تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ ارتداد سے پہلے جب کِندَہ اور حَضرَموت کا سارا علاقہ اسلام لے آیا۔ ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حَضرَموت میں سے بعض لوگوں کی زکوٰۃ کِندَہ میں جمع کی جائے اور بعض اہلِ کِندَہ کی زکوٰۃ حَضرَموت میں جمع کی جائے یعنی ان کو وہاں بھجوا دی جائے، ایک دوسرے پر خرچ ہو اور اہلِ حَضرَموت میں سے بعض کی زکوٰۃ سَکُون میں جمع کی جائے اور بعض اہلِ سَکُون کی زکوٰۃ حَضرَموت میں جمع کی جائے۔ اس پر کِندَہ کے بعض لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے پاس اونٹ نہیں ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مناسب خیال فرمائیں تو یہ لوگ سواری پر ہمارے پاس اموالِ زکوٰۃ پہنچا دیا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا یعنی حَضرَموت والوں سے کہ اگر تم ایسا کر سکتے ہو تو اس پر عمل کرنا۔ انہوں نے کہا ہم دیکھیں گے۔ اگر ان کے پاس جانور نہ ہوئے تو ہم ایسا کریں گے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور زکوٰۃ وصول کرنے کا وقت آیا تو زِیادؓ نے لوگوں کو اپنے پاس بلایا۔ وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور بَنُو وَلِیعَہ یعنی اہلِ کِندَہ نے کہا کہ تم نے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا اموالِ زکوٰۃ ہمارے پاس پہنچا دو تو انہوں نے کہا تمہارے پاس بار برداری کے جانور ہیں؟ اپنے جانور لاؤ اور اموالِ زکوٰۃ لے جاؤ۔ انہوں نے خود اموالِ زکوٰۃ پہنچانے سے انکار کر دیا اور کندی اپنے مطالبہ پر مصر رہے۔ پھر وہ لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ ان کا طرزِ عمل متذبذب ہو گیا۔ ایک قدم آگے بڑھاتے اور دوسرا پیچھے ہٹاتے اور زِیادؓ، مُہاجرؓ کے انتظار میں ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے رکے رہے یعنی جو زکوٰۃ دینے سے انکاری تھے ان سے کوئی کارروائی نہیں کی حتیٰ کہ حضرت مُہاجرؓ آ جائیں۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے مُہاجر اور حضرت عکرمہؓ کو یہ خط بھیجا کہ تم دونوں حَضرَموت روانہ ہو جاؤ اور زِیاد کو ان کی ذمہ داری پر برقرار رکھنا، مکہ سے لے کر یمن تک کے درمیانی علاقے کے جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان کو واپس جانے کی اجازت دے دو سوائے ان لوگوں کے جو اپنی خوشی سے جہاد میں شریک ہونا چاہیں اور عُبَیدَہ بن سَعد کو زِیادؓ کی مدد کیلئے روانہ کرو۔ چنانچہ حضرت مُہاجرؓ نے اس ارشاد پر عمل کیا۔ وہ صنعاء سے حَضرَموت کے ارادے سے روانہ ہوئے اور عکرمہؓ اَبْیَن سے حَضرَموت کے ارادے سے روانہ ہوئے اور مَآرِب مقام پر دونوں مل گئے۔ ان دونوں نے صُہَید صحرا کو پار کیا یہاں تک کہ حَضرَموت پہنچ گئے۔ جب کِندی حضرت زِیادؓ سے خفا ہو کر واپس چلے گئے تو حضرت زِیادؓ نے بنو عمرو سے زکوٰۃ کی وصولی اپنے ذمہ لے لی۔ کِندَہ کے ایک نوجوان نے حضرت زِیادؓ کو غلطی سے اپنے بھائی کی اونٹنی زکوٰۃ کیلئے پیش کر دی۔ حضرت زِیادؓ نے اس کو آگ سے داغ کر زکوٰۃ کا نشان لگا دیا۔ مہر لگا دی کہ یہ بیت المال کی ہے اور زکوٰۃ کا مال ہے اور جب اس لڑکے نے اونٹنی بدلنے کا کہا کہ غلطی سے ہو گیا تھا تو حضرت زِیادؓ سمجھے کہ یہ بہانے بنا رہا ہے۔ اس لیے آپؓ راضی نہ ہوئے۔ اس پر انہوں نے یعنی اونٹنی دینے والوں نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو اور اَبُوسُمَیط کو مدد کیلئے پکارا۔ اَبُوسُمَیط نے جب حضرت زِیادؓ سے اونٹنی بدلنے کا مطالبہ کیا تو حضرت زِیادؓ اپنے موقف پر مصر رہے۔ اَبُوسُمَیط کو غصہ آیا۔ اس نے زبردستی اونٹنی کھول دی جس پر حضرت زِیادؓ کے ساتھیوں نے اَبُوسُمَیط اور اس کے ساتھیوں کو قید کر لیا اور اونٹنی کو بھی قبضہ میں لے لیا۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کو مدد کیلئے پکارا۔ چنانچہ بنو مُعاوِیہ اَبُوسُمَیط کی مدد کیلئے آ گئے۔ بَنُو مُعاوِیہ وہ لوگ ہیں جو بنو حارِث بن مُعاوِیہ اور بنو عَمر و بن مُعاوِیہ، قبیلہ کِندَہ کی شاخیں ہیں۔ انہوں نے حضرت زِیادؓ سے اپنے ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا لیکن حضرت زِیادؓ نے ان کے منتشر ہونے تک قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا اس طرح نہیں، تم لوگ چلے جاؤ پھر مَیں دیکھوں گا۔ جب یہ لوگ منتشر نہ ہوئے تو حضرت زِیادؓ نے ان پر حملہ کر کے ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور کچھ لوگ وہاں سے فرار ہو گئے۔ حضرت زِیادؓ نے واپس آ کر ان کے قیدی بھی رہا کر دیے مگر ان لوگوں نے واپس جا کر جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ چنانچہ بَنُو عَمر و، بَنُو حارِث اور اَشعَث بن قَیس اور سِمط بن اَسوَد اپنے اپنے مورچوں میں چلے گئے اور انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور ارتداد اختیار کر لیا جس پر حضرت زِیادؓ نے فوج جمع کر کے بنو عمرو پر حملہ کر دیا اور ان کے بہت سے آدمی قتل ہوئے اور جو بھاگ سکتے تھے وہ بھاگ گئے اور ایک بڑی تعداد کو حضرت زِیادؓ نے قید کر کے مدینہ روانہ کر دیا۔ راستے میں اَشعَث اور بَنُو حارِث کے لوگوں نے حملہ کر کے مسلمانوں سے اپنے قیدی چھڑوا لیے۔ اس واقعہ کے بعد اطراف کے کئی قبائل بھی ان لوگوں کے ساتھ مل گئے اور انہوں نے بھی ارتداد کا اعلان کر دیا۔ اس پر حضرت زِیادؓ نے مدد کیلئے حضرت مُہاجرؓ کی طرف خط لکھا۔ حضرت مُہاجرؓ نے حضرت عکرمہؓ کو اپنا نائب بنایا اور خود اپنے ساتھیوں کو لے کر کِندَہ پر حملہ آور ہوئے۔ کِندَہ کے لوگ بھاگ کر نُجَیر نامی اپنے ایک قلعہ میں محصور ہو گئے۔ یہ بھی یمن کا ایک قلعہ تھا حَضرَموت کے قریب۔ اس قلعہ کے تین راستے تھے۔ ایک راستے پر حضرت زِیادؓ اتر گئے۔ دوسرے پر حضرت مُہاجرؓ نے ڈیرہ ڈال لیا اور تیسرا راستہ کِندَہ ہی کے تصرف میں رہا یہاں تک کہ حضرت عکرمہؓ پہنچے اور اس راستے پر قابض ہو گئے۔ حضرت زِیادؓ اور حضرت مُہاجرؓ کا لشکر پانچ ہزار مُہاجرین اور انصار صحابہ اور دیگر قبائل پر مشتمل تھا۔ جب قلعہ نُجَیر کے محصورین نے دیکھا کہ مسلمانوں کو برابر امداد پہنچ رہی ہے تو ان پر دہشت طاری ہو گئی۔ اس وجہ سے ان کا سردار اَشعَث فوراً حضرت عکرمہؓ کے پاس پہنچ کر امان کا طالب ہوا۔ حضرت عکرمہؓ اَشعَث کو لے کر حضرت مُہاجرؓ کے پاس آئے۔ اَشعَث نے اپنے لیے اور اپنے ساتھ نو افراد کیلئے اس شرط پر امان طلب کی کہ وہ مسلمانوں کیلئے قلعہ کا دروازہ کھول دیں گے۔ حضرت مُہاجرؓ نے یہ شرط تسلیم کر لی۔ جب اَشعَث نے نو افراد کے نام لکھے تو جلد بازی اور دہشت کی وجہ سے اپنا نام لکھنا بھول گیا۔ پھر حضرت مُہاجرؓ کے پاس تحریر لے کر گیا جس پر انہوں نے مہر ثبت کر دی۔ پھر اَشعَث واپس چلا گیا۔ جب اس نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا تو مسلمان اس میں داخل ہو گئے۔ فریقین کی لڑائی میں سات سو کندی قتل کر دیے گئے۔ قلعہ والوں نے بھی آگے سے مقابلہ کیا اور لڑائی کی۔ بہرحال ان کے آدمی قتل کیے اور ایک ہزار عورتوں کو قید کر لیا گیا۔ اسکے بعد حضرت مُہاجرؓ نے امان نامہ منگوایا اور اس میں درج تمام لوگوں کو معاف کر دیا مگر اس میں اَشعَث کا نام نہ تھا۔ اس پر حضرت مُہاجرؓ نے ان کے قتل کا ارادہ کر لیا مگر حضرت عکرمہؓ کی

درخواست پر اسے باقی قیدیوں کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں روانہ کر دیا کہ اس کے بارے میں بھی حضرت ابوبکرؓ ہی فیصلہ فرمائیں۔ جب مسلمان فتح کی خبر اور قیدیوں کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اَشْعَث کو طلب کیا اور فرمایا تم بنو وَلِیْعَہ کے فریب میں آ گئے اور وہ ایسے نہیں کہ تم انہیں فریب دے سکو اور وہ بھی تمہیں اس کام کا اہل نہیں سمجھتے تھے۔ وہ خود ہلاک ہوئے اور تمہیں بھی ہلاک کیا۔ کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا ایک حصہ پہنچا۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کِنْدَہ قبیلے کے چار سرداروں پر لعنت کی تھی جنہوں نے اَشْعَث کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا پھر مرتد ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟ اَشْعَث نے کہا مجھے آپ کی رائے کا علم نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تمہیں قتل کر دینا چاہیے۔ اس نے کہا مَیں وہ ہوں جس نے اپنی قوم کے دس آدمیوں کی جان بخشی کا تصفیہ کرایا ہے۔ میرا قتل کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ کیا مسلمانوں نے معاملہ تمہارے سپرد کیا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: جب انہوں نے معاملہ تمہارے سپرد کیا اور پھر تم ان کے پاس آئے تو کیا انہوں نے اس پر مہر ثبت کی تھی۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تحریر پر مہر ثبت ہونے کے بعد صلح اس کے مطابق واجب ہو گئی جو اس میں تحریر تھا۔ اس سے پہلے تم صرف مصالحت کی گفتگو کر رہے تھے۔ جب اَشْعَث ڈرا کہ وہ مارا جائے گا تو اس نے عرض کیا کہ اگر آپ مجھ سے کسی بھلائی کی توقع رکھتے ہیں تو ان قیدیوں کو آزاد کر دیجیے اور میری لغزشیں معاف فرمائیے اور میرا اسلام قبول کر لیجیے اور میرے ساتھ وہی سلوک روا رکھیے جو مجھ جیسوں کے ساتھ آپ کیا کرتے ہیں اور میری بیوی میرے پاس واپس لوٹا دیجیے۔ لکھا ہے کہ اس واقعہ سے قبل ایک مرتبہ اَشْعَث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس نے حضرت ابوبکرؓ کی بہن اُمِّ فَرْوَہ بنتِ اَبُوقُحَافَہ کو پیغامِ نکاح دیا تھا۔ حضرت ابوقحافہ نے اپنی لڑکی اس کی زوجیت میں دے دی تھی اور رخصتی کو اَشْعَث کی دوبارہ آمد پر اٹھا رکھا تھا کہ دوبارہ آئے گا تو رخصتی ہو جائے گی۔ ایک مصنف نے اُمِّ فَرْوَہ کو حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی بھی قرار دیا ہے۔

بہرحال پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور اَشْعَث مرتد اور باغی ہو گیا۔ اس لیے اسے اندیشہ ہوا کہ اسکی بیوی اسکے حوالے نہ کی جائے گی۔ اَشْعَث نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ آپؓ مجھے اللہ کے دین کیلئے اپنے علاقے کے بہترین لوگوں میں پائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے اس کی جان بخش دی اور اس کا اسلام قبول کر لیا اور اسکے گھر والے اس کے سپرد کر دیے۔ نیز فرمایا: جاؤ اور مجھے تمہارے متعلق خیر کی خبریں پہنچیں۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ نے تمام قیدیوں کو بھی آزاد کر دیا اور وہ سب اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے۔

(ماخوذ از تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 300 تا 304، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2012ء) (حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل، صفحہ 240-241، بک کارنر شوروم جہلم) (جمھرۃ انساب العرب، صفحہ 425، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2007ء) (سیدنا ابوبکر الصدیق از ڈاکٹر علی محمد صلابی، صفحہ 537-538، الفرقان ٹرسٹ خان گڑھ) (معجم البلدان، جلد1، صفحہ 109) (معجم البلدان، جلد5، صفحہ 315) (مسند احمد بن حنبل، مسند عمرو بن عبسہ، جلد6، صفحہ 575-576، روایت نمبر 19675، عالم الکتب 1998ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد5، صفحہ 8-9، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ایک روایت کے مطابق اپنی قوم سے بدعہدی کرنے کے باعث اَشْعَث اپنے قبیلے میں واپس جانے کی جرأت نہ کر سکا اور قید سے چھوٹنے کے بعد اُمِّ فَرْوَہ کے ساتھ مدینہ میں قیام پذیر رہا۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں جب عراق اور شام کی جنگیں پیش آئیں تو وہ بھی اسلامی فوجوں کے ہمراہ ایرانیوں اور رومیوں سے جنگ کرنے کے لیے باہر نکلا اور کارہائے نمایاں انجام دیے جس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں اس کا وقار پھر بلند ہو گیا اور اس کی گم گشتہ عزت پھر واپس مل گئی۔ الغرض جب تک پوری طرح امن و امان قائم نہ ہو گیا اور اسلامی حکومت کی بنیادیں مستحکم نہ ہو گئیں حضرت مُہَاجرؓ اور حضرت عکرمہؓ اس وقت تک حَضْرَمَوت اور کِنْدَہ میں ہی مقیم رہے۔

مرتد باغیوں کے ساتھ یہ آخری جنگیں تھیں۔ ان کے بعد عرب سے بغاوت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا اور تمام قبائل حکومت اسلامیہ کے زیر نگیں آ گئے۔

حضرت مُہَاجرؓ نے اس علاقے میں امن و امان قائم رکھنے اور بغاوت اور سرکشی کے اسباب کے مکمل طور پر نابود کرنے کیلئے اسی سختی سے کام لیا جس سے وہ یمن میں کام لے چکے تھے۔

(حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل، صفحہ 241، بک کارنر شوروم جہلم)

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت مُہَاجرؓ کو یمن اور حَضْرَمَوت میں سے کسی ایک علاقے کو اختیار کرنے کے بارے میں لکھا تو انہوں نے یمن کو اختیار کر لیا۔ اس طرح یمن پر دو امیر مقرر ہوئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین اور باغیوں کے خلاف کام کرنے والے عُمَّال کو تحریر فرمایا: اَمَّا بَعْد! میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ امر یہ ہے کہ آپ لوگ حکومت میں صرف انہی اشخاص کو شریک کریں جن کا دامن ارتداد اور بغاوت کے داغ سے پاک رہا ہو۔ بے شک وہ واپس آ گئے ہیں لیکن یہ دیکھو ان میں وہ شامل تو نہیں جو پہلے ارتداد اختیار کر چکے ہیں یا بغاوت کر چکے ہیں۔ پھر فرمایا کہ آپ سب اسی پر عمل کریں اور اسی پر کاربند رہیں۔ فوج میں جو لوگ واپسی کے خواہاں ہوں ان کو واپسی کی اجازت دے دو اور دشمن سے جہاد کرنے میں کسی مرتد باغی سے ہرگز مدد نہ لو۔ (تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 305، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

اکثر مصنفین اور خاص طور پر اس زمانے کے سیرت نگار عموماً حضرت ابوبکرؓ کی ان جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ گویا جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا ان کے خلاف یہ سارا جہاد کیا گیا اور تلوار کے زور سے ان کا قلع قمع کیا گیا کیونکہ یہی ان کی شرعی سزا تھی لیکن تاریخ و سیرت کا مطالعہ کرنے والا ہرگز اس بات کی تائید نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طرز عمل اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی محض نبوت کا دعویٰ کرنے پر کوئی کارروائی فرمائی اور نہ ہی حضرت ابوبکرؓ کی یہ جنگی مہمات صرف اس وجہ سے تھیں کہ جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کیا جاتا بلکہ اصل سوچ ان لوگوں کی باغیانہ روش تھی۔

چنانچہ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ مدعیانِ نبوت سے صحابہ نے کیوں جنگیں کیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ مولانا مودودی صاحب کا یہ لکھنا کہ صحابہ نے ہر اس شخص کے خلاف جنگ کی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا صحابہ کے اقوال کے خلاف ہے۔

مولانا مودودی صاحب کو یاد رکھنا چاہیے۔ (اس وقت ان کی زندگی کی بات ہے) کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن لوگوں نے دعوئ نبوت کیا اور جن سے صحابہ نے جنگ کی وہ سب کے سب ایسے تھے جنہوں نے اسلامی حکومت سے بغاوت کی تھی اور اسلامی حکومت کے خلاف اعلانِ جنگ کیا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مولانا کو اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا بہت بڑا دعویٰ ہے۔ کاش وہ اس امر کے متعلق رائے ظاہر کرنے سے پہلے اسلامی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ مسیلمہ کَذَّاب، اَسْوَدعَنْسی، سَجَاح بنتِ حَارِث اور طُلَیحہ بن خُوَیْلِدْ اَسَدِی یہ سب کے سب ایسے لوگ تھے جنہوں نے مدینہ کی حکومت کی اتباع سے انکار کر دیا تھا اور اپنے اپنے علاقوں میں اپنی حکومتوں کا اعلان کر دیا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ تاریخ ابنِ خلدون کو اگر غور سے پڑھتے تو یہ واضح ہو جاتا کہ مولانا صاحب کا جو نظریہ ہے وہ غلط ہے۔ چنانچہ وہاں لکھا ہے کہ تمام عرب خواہ وہ عام ہوں یا خاص ہوں ان کے ارتداد کی خبریں مدینہ میں پہنچیں۔ صرف قریش اور ثقیف دو قبیلے تھے جو ارتداد سے بچے اور مسیلمہ کا معاملہ بہت قوت پکڑ گیا اور طے اور اَسَد قوم نے طُلَیحہ بن خُوَیلِد کی اطاعت قبول کر لی اور غطفان نے بھی ارتداد قبول کر لیا اور ہَوَازِن نے بھی زکوٰۃ روک لی اور بنی سُلَیم کے امراء بھی مرتد ہو گئے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ امراء یمن اور یَمَامہ اور بنی اسد اور دوسرے ہر علاقہ اور شہر سے واپس لوٹے اور انہوں نے کہا کہ عربوں کے بڑوں نے بھی اور چھوٹوں نے بھی سب کے سب نے اطاعت سے انکار کر دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتظار کیا کہ اسامہؓ واپس آئے تو پھر ان کے ساتھ جنگ کی جائے لیکن عَبْس اور ذُبْیَان کے قبیلوں نے جلدی کی اور مدینہ کے پاس اَبْرَق مقام پر آ کر ڈیرے ڈال دیے اور کچھ اَور لوگوں نے ذُوالقَصَّہ میں آ کر ڈیرے ڈال دیے۔ ان کے ساتھ بنی اسد کے معاہد بھی تھے اور بَنِی کِنَانَہ میں سے بھی کچھ لوگ ان سے مل گئے تھے۔ ان سب نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف وفد بھیجا اور مطالبہ کیا کہ نماز تک تو ہم آپ کی بات ماننے کیلئے تیار ہیں۔ مدینہ کے اردگرد جمع ہو گئے اور یہ بات کی کہ نماز تک تو بات ماننے کیلئے تیار ہیں لیکن زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے ہم تیار نہیں لیکن حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس بات کو رد کر دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں اِس حوالہ سے ظاہر ہے کہ صحابہؓ نے جن لوگوں سے لڑائی کی تھی وہ حکومت کے باغی تھے۔ انہوں نے ٹیکس دینے سے انکار کر دیا تھا اور انہوں نے مدینہ پر حملہ کر دیا تھا۔

مدینہ کے اردگرد جمع ہو گئے تھے کہ اگر یہاں بات نہ مانی تو ہم حملہ کریں گے۔ مسیلمہ نے تو خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ کو لکھا تھا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آدھا ملک عرب کا ہمارے لیے ہے اور آدھا ملک قریش کیلئے ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس نے حجر اور یمامہ میں سے ان کے مقرر کردہ والی ثُمَامَہ بن آثال کو نکال دیا اور خود اس علاقہ کا والی بن گیا تھا۔ اور اس نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اسی طرح مدینہ کے دو صحابہ حبیب بن زیدؓ اور عبداللہ بن وہبؓ کو اس نے قید کر لیا اور ان سے زور کے ساتھ اپنی نبوت منوانی چاہی۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ عبداللہ بن وہب نے تو ڈر کر اس کی بات مان لی مگر حبیب بن زید نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر مسیلمہ نے ان کا عضو عضو کاٹ کر آگ میں جلا دیا۔ اسی طرح یمن میں بھی جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افسر مقرر تھے ان میں سے بعض کو قید کر لیا اور بعض کو سخت سزائیں دی گئیں۔ اسی طرح طبری نے لکھا ہے کہ اسود عنسی نے بھی علم بغاوت بلند کیا تھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو حکام مقرر تھے ان کو اس نے تنگ کیا تھا اور ان سے زکوٰۃ چھین لینے کا حکم دیا تھا۔ پھر اس نے صَنْعَاء میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ حاکم شَہْرِ بن بَاذَان پر حملہ کر دیا۔ بہت سے مسلمانوں کو قتل کیا، لُوٹ مار کی، گورنر کو قتل کر دیا اور اس کو قتل کر دینے کے بعد اس کی مسلمان بیوی سے جبراً نکاح کر لیا۔ بنو نجران نے بھی بغاوت کی اور وہ بھی اسود عنسی کے ساتھ مل گئے اور انہوں نے دو صحابہ عمرو بن حَزمؓ اور خالد بن سعیدؓ کو علاقہ سے نکال دیا۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ مدعیانِ نبوت کا مقابلہ اس وجہ سے نہیں کیا گیا تھا کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نبی ہونے کے دعویدار تھے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے مدعی تھے بلکہ صحابہ نے ان سے اس لیے جنگ کی تھی کہ وہ شریعتِ اسلامیہ کو منسوخ کر کے اپنے قانون جاری کرتے

تھے اور اپنے علاقہ کی حکومت کے دعویدار تھے اور صرف علاقہ کی حکومت کے دعویدار ہی نہیں تھے بلکہ انہوں نے صحابہ کو قتل کیا، اسلامی ملکوں پر چڑھائیاں کیں، قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کی اور اپنی آزادی کا اعلان کیا۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے آپؓ لکھتے ہیں کہ مولانا مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہؓ نے مدعیانِ نبوت کا مقابلہ کیا، یہ جھوٹ نہیں تو اَور کیا ہے؟ اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ صحابہ کرامؓ انسانوں کے قتل کو جائز قرار دیتے تھے تو کیا یہ محض اس وجہ سے ٹھیک ہو جائے گا کہ مسیلمہ کذاب بھی انسان تھا اور اسود عنسی بھی انسان تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ جو لوگ توڑ مروڑ کر اسلام کی تاریخ پیش کرتے ہیں وہ اسلام کی خدمت نہیں کر رہے۔ اگر ان کے مدِنظر اسلام کی خدمت ہے تو وہ سچ کو سب سے بڑا مقام دیں اور غلط بیانی اور واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے کُلّی طور پر احتراز کریں۔

(ماخوذ از مولانا مودودی صاحب کے رسالہ ''قادیانی مسئلہ'' کا جواب، انوار العلوم، جلد 24، صفحہ 11 تا 14)

بہرحال سرزمین عرب سے ان سب کے ختم ہونے کی وجہ سے بغاوتوں کا مکمل خاتمہ ہو گیا۔ ایک تاریخ نگار نے لکھا ہے کہ اب عرب کی تمام بغاوتوں کا خاتمہ ہو چکا تھا اور تمام مرتدین کی سرکوبی کی جا چکی تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ملک گیر فتنہ کا جس منصوبہ بندی اور سُرعت کے ساتھ قلع قمع کیا وہ آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ کس طرح قدم قدم پر آپ کو الٰہی تائید و نصرت حاصل تھی۔

ایک سال سے بھی کم مدت میں فتنۂ ارتداد اور بغاوت پر قابو پا لینا، سرزمین عرب پر اسلام کی حاکمیت کو دوبارہ قائم کر دینا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کے غلبہ سے بے حد خوشی تھی لیکن اس مسرت میں غرور اور تکبر کا نام تک نہیں تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ جو کچھ ہوا محض اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے ہوا۔ ان کی یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ مٹھی بھر مسلمانوں کے ذریعہ سے سارے عرب کے مرتدین کی جرار فوجوں کا مقابلہ کر کے انہیں شکست دے کر اسلام کا عَلَم نہایت شان و شوکت سے دوبارہ بلند کر سکتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے اب یہ مسئلہ تھا کہ وحدتِ دینی کو تقویت دینے اور اسلام کو بامِ عروج تک پہنچانے کیلئے کیا کیا اقدامات کیے جائیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سیاست کا محور صرف اور صرف رعبِ اسلام تھا اور یہی خواہش ہر لحظہ ان کے دل و دماغ میں رہتی تھی۔

(حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل، صفحہ 243-244، مترجم انجم سلطان شہباز، بک کارنر شوروم جہلم)

ہرچند کہ مرتد باغیوں کا قلع قمع کرنے کے بعد ہر شخص کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اب خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی فتنہ پرداز جم نہیں سکتا لیکن عام لوگوں کی طرح حضرت ابوبکرؓ کسی خوش فہمی کا شکار نہ تھے۔ آپؓ جانتے تھے کہ بیرونی طاقتیں ارتداد اور بغاوت کے فتنہ خوابیدہ کو پھر سے بیدار کر کے بدامنی پھیلانے کا موجب بن سکتی ہیں۔ یہ فتنہ عارضی طور پہ نہ سو گیا ہو۔ بیرونی طاقتیں جو مخالف ہیں اسلام کی وہ بڑی بڑی حکومتیں تھیں، وہ عرب کی سرحدوں پر دوبارہ بدامنی پھیلا سکتی ہیں اس لیے وہ کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں تھے۔ عرب قبائل کی اس متوقع شورش انگیزی سے بچنے کیلئے مناسب سمجھا گیا کہ عرب قبائل کی توجہ ایران اور شام کی طرف منعطف کی جائے تاکہ انہیں حکومت کے خلاف فساد برپا کرنے کا موقع نہ مل سکے اور اس طرح مسلمانوں کو اطمینان نصیب ہو اور وہ دلجمعی سے احکام دین پر عمل پیرا ہو سکیں۔ (سیدنا صدیق اکبر از حکیم غلام نبی ایم اے، صفحہ 178)

چنانچہ عرب کی سرحدوں کے دفاع اور اسلامی ریاست کو اپنے مضبوط حریفوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ضروری ہو گیا تھا کہ ان طاقتور قوموں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے تاکہ یہ قومیں اسلام کے عالمگیر پیغام کو تسلیم کر کے یا سمجھ کر خود بھی امن و سلامتی کے ساتھ اپنی زندگیاں بسر کریں اور دوسرے بھی ان کی چیرہ دستیوں سے محفوظ اور مامون ہو کر امن اور سلامتی کے ساتھ آزادانہ طور پر اپنے اپنے دین و مذہب پر کاربند ہو سکیں۔ بہرحال اس کیلئے حضرت ابوبکرؓ نے کیا طریق اور حکمت عملی اختیار کی۔ اس بارے میں تاریخ کی کتب میں لکھا ہے کہ مرتد باغیوں کی جنگوں اور مہمات کے ختم ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ آئندہ کے اقدامات کے متعلق غور و فکر میں مشغول تھے کہ عرب اور اسلام کی دیرینہ دشمن ایران اور روم کی سلطنتوں سے مستقل طور پر محفوظ رہنے کیلئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں بھی یہ دونوں طاقتیں عرب کو اپنے زیرِ نگیں رکھنا چاہتی تھیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بہت سے علاقوں اور قبائل میں ارتداد اور بغاوت کی آگ نے ریاستِ مدینہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو بعض جگہوں پر اس کے پیچھے ایک ہاتھ انہی طاقتوں کا بھی تھا اور اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہرَقل کی فوجیں شام میں اور ایران کی فوجیں عراق میں جمع ہونے لگیں۔ اس لیے ممکن ہی نہ تھا کہ حضرت ابوبکرؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں سب سے پہلے رومیوں کے خلاف پہلا لشکر حضرت اسامہؓ کی قیادت میں بھیج چکے تھے وہ ان غاصب اور جابر طاقتوں سے بے خوف ہو کر بے فکر رہ سکتے لیکن قبل اس کے کہ آپ ابھی کوئی لائحہ عمل سب کے سامنے رکھتے، آپ کو خبر ملی کہ حضرت مُثنّٰی بن حارِثہؓ جنہوں نے بحرین میں مرتد باغیوں کی بغاوت کو ختم کرنے میں مدد کی تھی انہوں نے اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لیا اور خلیج فارس کے ساحل کے ساتھ ساتھ شمال کی جانب عراق کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔

آخر وہ ان عربی قبائل میں جا پہنچے جو دِجلَہ اور فُرَات کے ڈیلٹائی علاقوں میں آباد تھے۔ حضرت مُثنّٰی بن حارثہؓ بحرین کے ایک قبیلہ بَکْر بن وَائِل سے تعلق رکھتے تھے۔ بحرین کا علاقہ یمامہ اور خلیج فارس کے درمیان واقع تھا اور اس میں موجودہ قطر اور امارت بحرین کے جزیرے بھی شامل تھے۔ اسکا دارالحکومت دَارِیْن تھا۔ بہرحال حضرت مُثنّٰی بن حارثہؓ حضرت علاء بن حضرمیؓ کے ساتھ مل کر باغیوں سے بھی جنگ کر چکے تھے اور بحرین اور اسکے نواح میں جو لوگ اسلام پر قائم رہے تھے اور جنہوں نے اسلامی فوجوں کے ساتھ مل کر باغیوں کی جنگوں میں حصہ لیا تھا حضرت مُثنّٰیؓ ان کے سردار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئندہ اقدام کے متعلق ابھی فیصلہ کرنے نہ پائے تھے کہ حضرت مُثنّٰیؓ خود مدینہ آ گئے اور حضرت ابوبکرؓ کو عراق کے حالات سے متعلق آگاہ کیا کہ جو عرب قبائل دِجلَہ اور فُرَات کے ڈیلٹائی علاقوں میں آباد ہیں وہ وہاں کے مقامی باشندوں کے ہاتھوں مصیبت میں ہیں، ان کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ عرب زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں اور جب فصل پک جاتی ہے تو مقامی لوگ لُوٹ لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مُثنّٰی بن حارثہؓ نے عرض کی کہ اسلامی فوجیں روانہ کر کے ان لوگوں کو مصیبت سے نجات دلائی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ کے اہل الرائے اصحاب سے مشورہ کیا اور حضرت مُثنّٰی بن حارثہؓ کی تجویز سامنے رکھی۔ چونکہ مدینہ کے لوگ عراق کے حالات سے ناواقف تھے اس لیے مشورہ دیا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کو بلا کر سارا معاملہ ان کے سامنے پیش کیا جائے، ان سے مشورہ لیا جائے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ ان دنوں یمامہ میں موجود تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں مدینہ طلب فرمایا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے مدینہ پہنچنے پر جب حضرت ابوبکرؓ نے عِراق پر فوج کشی کی، حضرت مُثنّٰی کی تجویز ان کے سامنے رکھی، تو حضرت خالد بن ولیدؓ کا بھی یہ خیال تھا کہ حضرت مُثنّٰیؓ نے حدودِ عراق میں ایرانیوں کے خلاف جو کارروائی شروع کی ہے اگر خدانخواستہ وہ ناکام ہو گئی اور حضرت مُثنّٰیؓ کی فِوج کو عرب کی جانب پسپا ہونا پڑا تو ایرانی حکام اَور دلیر ہو جائیں گے۔

وہ صرف حضرت مُثنّٰیؓ کی فوج کو عراق کی حدود سے باہر نکالنے پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ بحرین اور اس کے ملحقہ علاقوں پر دوبارہ اثر و رسوخ قائم کرنے اور تسلط بٹھانے کی بھی کوشش کریں گے اور ایسی صورتحال میں اسلامی حکومت کو خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ لہٰذا انہوں نے بھی یہ کہا کہ اس خطرہ سے بچنے کیلئے حضرت مُثنّٰیؓ کو قرار واقعی امداد مہیا کی جائے۔ وہاں فوج بھیجی جائے اور ایرانیوں کو عرب کی حدود میں اثر و رسوخ جمانے کی بجائے مزید پسپائی پر مجبور کیا جائے تاکہ ان کی جانب سے آئندہ کبھی عرب کو کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنی یہ رائے پیش کی تو آپ کی یہ رائے سن کے دیگر اصحاب نے بھی حضرت مُثنّٰیؓ کی تجاویز قبول کر لیں اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت مُثنّٰیؓ کو ان لوگوں کا سردار مقرر کر دیا جنہیں ہمراہ لے کر انہوں نے عراقی حدود میں پیش قدمی کی تھی اور حکم دیا کہ فی الحال وہاں کے عرب قبائل کو ساتھ ملانے اور اسلام قبول کرنے پر آمادہ کریں اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ جلد ہی مدینہ سے ایک لشکر بھی ان کی امداد کیلئے روانہ کر دیا جائے گا جس کی مدد سے وہ مزید پیش قدمی جاری رکھ سکیں گے۔

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ نہ مُثنّٰی امداد کی درخواست کرنے کیلئے مدینہ گئے اور نہ حضرت ابوبکرؓ سے ان کی ملاقات ہوئی بلکہ وہ اپنے لشکر کے ہمراہ ڈیلٹائی علاقے میں پیش قدمی کرتے ہوئے بہت دور نکل گئے اور آگے جا کر ایرانی سپہ سالار ہُرمُز کی افواج کا سامنا کرنا پڑا۔ ہُرمُز اس وقت سرحدی افواج کا افسر تھا اور کسریٰ کے نزدیک جو سب سے بڑا درجہ کسی شخص کو مل سکتا تھا ہُرمُز کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا۔ ابھی ہُرمُز اور مُثنّٰی کے درمیان جنگ جاری تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان واقعات کی خبر ہو گئی۔ وہ اس وقت مُثنّٰی کے نام سے بالکل بے خبر تھے۔ ان خبروں کے پہنچنے پر جب انہوں نے تحقیقات کیں تو معلوم ہوا کہ مُثنّٰی نے ارتداد اور بغاوت کی جنگوں کے دوران بحرین کے اندر متعدد کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے خالد بن ولید کو حکم دیا کہ حضرت مُثنّٰیؓ کی مدد کیلئے ایک لشکر کے ہمراہ عراق جائیں اور ہُرمُز پر فتحیاب ہو کر حِیرَہ کی جانب کوچ کریں۔

حِیرَہ بھی کوفہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک شہر ہے۔ بہرحال ساتھ ہی حضرت عِیاض بن غَنْمؓ کو حکم دیا کہ

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى قَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ ○ (ہود:70) ترجمہ: اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا۔ اس نے بھی کہا سلام اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بُھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔

طالب دعا : بی۔ ایم خلیل احمد ولد مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا (بنی اسرائیل:81) ترجمہ: اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کامار یڈی)

وہ دُوْمَۃُ الْجَنْدَل جائیں۔ دومۃ الجندل شام اور مدینہ کے درمیان ایک قلعہ اور بستی ہے جو مدینہ سے اس زمانے کے طریقۂ سفر کے مطابق پندرہ سولہ دن کی مسافت پر تھا اور وہاں کے سرکش اور مرتد باشندوں کو مطیع کر کے حِیرَہ پہنچیں۔ حضرت عِیَاض بن غَنْمؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ آپؓ نے صلح حدیبیہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور اس میں شامل بھی ہوئے تھے۔ حضرت اَبُوعُبَیْدَہؓ نے اپنی وفات کے وقت انہیں شام میں اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے انہیں اس منصب پر قائم رکھا اور فرمایا کہ میں اس امیر کو تبدیل نہیں کروں گا جسے حضرت اَبُوعُبَیْدَہؓ نے امیر مقرر کیا ہے۔

بہرحال حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ حضرت خَالِد بن وَلیدؓ اور حضرت عِیَاضِ بن غَنْمؓ میں سے جو پہلے حِیرَہ پہنچ جائے اسی کو اس علاقے میں جنگی کارروائی کرنے والی فوج کی قیادت حاصل ہوگی۔

(ماخوذ از حضرت ابوبکرؓ، صدیق اکبر از محمد حسین ہیکل مترجم، صفحہ 261 تا 266، اشاعت 2004ء)
(اٹلس سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ 68)(معجم البلدان، جلد 2، صفحہ 376، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)(فرہنگ سیرت، صفحہ 123)(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 315، دارالکتب العلمیۃ)

ایک روایت کے مطابق حضرت خالد بن ولیدؓ جب یمامہ سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے انہیں لکھا کہ فَرْجُ الْہِنْد یعنی اُبُلَّہ سے آغاز کریں اور عراق کے بالائی علاقے سے عراق پہنچیں اور لوگوں کو اپنے ساتھ ملائیں اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دیں۔ اگر وہ اسے قبول کر لیں تو ٹھیک ورنہ ان سے جزیہ وصول کریں اور اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو پھر ان سے قتال کریں اور حکم فرمایا کہ کسی کو اپنے ساتھ قتال کیلئے نکلنے پر مجبور نہ کریں اور اسلام سے مرتد ہونے والے کسی بھی شخص سے مدد نہ لیں خواہ وہ بعد میں اسلام میں واپس بھی آ چکا ہو اور جس مسلمان کے پاس سے گزریں تو اسے اپنے ساتھ ملا لیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ حضرت خالدؓ کی امداد کیلئے لشکر کی تیاری میں لگ گئے۔ (البدایہ والنہایۃ لابن اثیر، جلد 3، جزء 6، صفحہ 338، بعث خالد بن الولید الی العراق، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت خالد بن ولیدؓ نے یمامہ سے عراق کی طرف کوچ کے وقت اپنی فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور سب کو ایک ہی راستے پر روانہ نہیں کیا تھا بلکہ حضرت مُثَنّیٰؓ کو اپنی روانگی سے دو روز قبل روانہ کیا۔ ان کے بعد عَدِی بن حَاتِم اور عَاصِم بن عَمرو کو ایک ایک دن کے فاصلے سے روانہ کیا۔ سب کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ خود روانہ ہوئے۔ ان سب سے حَفِیر پر جمع ہونے کا وعدہ کیا تا کہ وہاں سے ایک دم اپنے دشمن سے ٹکرائیں۔ حَفِیر بصرہ سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے پہلی منزل ہے۔ اور یہ لکھا ہے کہ یہ سرحد فارس کی تمام سرحدوں میں شان وشوکت کے لحاظ سے سب سے بڑی اور مضبوط سرحد تھی اور اسکا حاکم ہُرمُز تھا۔ یہاں کا سپہ سالار ایک طرف خشکی میں عربوں سے نبرد آزما ہوتا تھا اور دوسری طرف سمندر میں اہل ہند سے۔

(تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 309، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2012ء)(معجم البلدان، جلد 2، صفحہ 319)(الکامل فی التاریخ، جلد 2، صفحہ 239، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

بہرحال حضرت خالدؓ کے لشکر کی تعداد بہت کم تھی کیونکہ ایک تو اس کا بہت حصہ جنگ یمامہ میں کام آ چکا تھا۔ دوسرے حضرت ابوبکرؓ نے انہیں ہدایت کی تھی کہ اگر کوئی شخص عراق نہ جانا چاہے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے اور اسکے ساتھ ہی ایک نہایت ہی اہم ہدایت یہ بھی دی کہ اسکے علاوہ کسی سابق مرتد کو جو دوبارہ اسلام لے بھی آیا ہو اس وقت تک اسلامی لشکر میں شامل نہ کیا جائے جب تک خلیفہ سے خاص طور پر اجازت حاصل نہ کر لی جائے۔ حضرت خالدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں مزید کمک بھیجنے کیلئے لکھا تو انہوں نے صرف ایک شخص قَعْقَاعْ بن عَمرو کو ان کی مدد کیلئے روانہ فرمایا۔ لوگوں کو بہت تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کیا آپ خالد کی مدد کیلئے صرف ایک شخص کو روانہ کر رہے ہیں حالانکہ لشکر کا بیشتر حصہ اب ان سے علیحدہ ہو چکا ہے، الگ ہو چکا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا جس لشکر میں قَعْقَاعْ جیسا شخص شامل ہو وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتا۔ پھر بھی قَعْقَاعْ کے ہاتھ آپؓ نے خالد کو ایک خط بھیجا جس میں لکھا کہ وہ ان لوگوں کو اپنے لشکر میں شامل ہونے کی ترغیب دیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بدستور اسلام پر قائم رہے اور جنہوں نے مرتدین کے خلاف جنگوں میں حصہ لیا۔ یہ خط موصول ہونے پر حضرت خالدؓ نے اپنے لشکر کو ترتیب دینا شروع کر دیا۔

(حضرت ابوبکرؓ، صدیق اکبر از محمد حسین ہیکل مترجم، صفحہ 268، اشاعت 2004ء)

عراق کے کاشتکاروں کے سلسلہ میں حضرت ابوبکرؓ نے جو وصیت کی تھی اور جو حکمتِ عملی تھی اس کے بارے میں لکھا ہے کہ عرب عراق کی سرزمینوں میں بطور کاشتکار کام کرتے تھے۔ فصل تیار ہونے پر انہیں بٹائی کا بہت تھوڑا حصہ ملتا تھا۔ اکثر حصہ ان ایرانی زمینداروں کے پاس چلا جاتا تھا جو ان زمینوں کے مالک تھے۔ یہ زمیندار غریب عربوں پر بے حد ظلم توڑتے تھے اور ان کے ساتھ غلاموں سے بھی بدتر سلوک کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عراق میں اپنے سالاروں کو حکم دے دیا کہ جنگ کے دوران میں ان عرب کاشتکاروں کو کوئی تکلیف نہ دی جائے اور نہ انہیں قتل کیا جائے اور نہ قیدی بنایا جائے۔ غرض ان سے کسی قسم کی بدسلوکی نہ کی جائے کیونکہ وہ بھی ان کی طرح عرب ہیں اور ایرانیوں کے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس دلانا چاہیے کہ یہاں عربوں کی حکومت قائم ہونے سے ان کی مظلومانہ زندگی کے دن ختم ہو جائیں گے اور اب وہ اپنے ہم قوم لوگوں کی بدولت حقیقی عدل وانصاف اور جائز آزادی اور مساوات سے بہرہ ور ہو سکیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ کی اس حکمت عملی نے مسلمانوں کو بے حد فائدہ پہنچایا۔ ان کی فتوحات کے راستے میں آسانیاں پیدا ہو گئیں اور انہیں یہ خدشہ نہ رہا کہ پیش قدمی کرتے وقت کہیں پیچھے سے حملہ ہو کر ان کا راستہ مسدود نہ ہو جائے۔

(حضرت ابوبکرؓ، صدیق اکبر از محمد حسین ہیکل مترجم، صفحہ 267-268، اشاعت 2004ء)

جب حضرت خالد بن ولیدؓ نے نِبَاج میں پڑاؤ ڈالا تو حضرت مُثَنّیٰؓ اس وقت اپنی فوج کے ساتھ خَفَّان میں موجود تھے۔

نِبَاج بصرہ اور یمامہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ خَفَّان کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ حضرت خالدؓ نے حضرت مُثَنّیٰ کی طرف ایک خط لکھا کہ وہ آپؓ کے پاس آئیں اور اسکے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا وہ خط بھی بھیجا جس میں حضرت ابوبکرؓ نے حضرت مُثَنّیٰ بن حَارِثہؓ کو حضرت خالدؓ کی اطاعت کا حکم دیا تھا۔

(تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 308، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2012)(فرہنگ سیرت، صفحہ 296)(معجم البلدان، جلد 2، صفحہ 434، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یہ ساری تاریخ طبری کی روایت ہے۔ پہلے تو وہ تھی پھر یہ تھا کہ خالدؓ کو حضرت ابوبکرؓ نے خود بھیجا تھا۔ بہرحال پھر جنگیں ہوئیں۔ کون کون سی جنگیں ہیں؟ کیا ان کے نام تھے اور ان کی فتوحات کا تذکرہ ان شاء اللہ آئندہ ہوگا۔ یہ جنگیں جو مسلمانوں نے ایرانیوں کے خلاف عراق کے علاقے میں لڑیں اور اللہ تعالیٰ نے ان میں مسلمانوں کو حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں جو فتوحات عطا فرمائیں ان کا ذکر ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

127واں جلسہ سالانہ قادیان
23، 24اور 25/دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24اور 25/دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سالانہ اجتماعات 2022ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 21، 22، 23/اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے
اور جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کی عزت کرے اور جو شخص
اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

طالبِ دُعا: نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں وہ زبان پر ہلکے ہیں مگر تول میں وزنی ہیں اور وہ ہیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، حدیث نمبر 6682)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سلطنت ہائے روم وفارس کی باہمی جنگ اوراسکے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی

اسلام سے قبل اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تمام متمدن دُنیا میں سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ وسیع سلطنتیں دو تھیں۔ سلطنتِ فارس اور سلطنت روم اور یہ دونوں سلطنتیں عرب کے قریب واقع تھیں۔ سلطنت فارس عرب کے شمال مشرق میں تھی اور سلطنتِ روم شمال مغرب میں۔ چونکہ ان سلطنتوں کی سرحد ملتی تھی اس لیے بعض اوقات ان کا آپس میں جنگ وجدل بھی ہوجاتا تھا۔ اس زمانہ میں بھی جس کا اب ہم ذکر کر رہے ہیں یہ سلطنتیں برسر پیکار تھیں اور سلطنت فارس نے سلطنت روم کو زیر کیا ہوا تھا اور اس کے کئی قیمتی علاقے چھین لیے تھے اور اُسے برابر دباتی چلی جاتی تھی۔ قریش چونکہ بُت پرست تھے اور فارس کا بھی قریباً قریباً یہی مذہب تھا۔ اس لیے قریشِ مکّہ فارس کی ان فتوحات پر بہت خوش تھے۔ مگر مسلمانوں کی سلطنت روم سے ہمدردی تھی کیونکہ رومی سلطنت عیسائی تھی اور عیسائی بوجہ اہل کتاب ہونے اور حضرت مسیحؑ ناصری سے نسبت رکھنے کے بُت پرست اور مجوس اقوام کی نسبت مسلمانوں کے بہت قریب تھے۔ ایسے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر پیشگوئی فرمائی کہ گو اس وقت رُوم فارس سے مغلوب ہو رہا ہے مگر چند سال کے عرصہ میں وہ فارس پر غالب آجائے گا اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ یہ پیشگوئی سُن کر مسلمانوں نے جن میں حضرت ابوبکرؓ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے مکّہ میں عام اعلان کرنا شروع کیا کہ ہمارے خدا نے ہم کو بتایا ہے کہ عنقریب رُوم فارس پر غالب آئے گا۔ قریش نے جواب دیا کہ اگر یہ پیشگوئی سچی ہے تو آؤ شرط لگالو۔ چونکہ اس وقت تک اسلام میں شرط لگانا ممنوع نہیں ہوا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اسے منظور کرلیا اور رؤساء قریش اور حضرت ابوبکرؓ کے درمیان چند اُونٹوں کی ہار جیت پر شرط قرار پاگئی اور چھ سال کی میعاد مقرر ہوئی مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا۔ ”چھ سال کی میعاد مقرر کرنا غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو میعاد کے متعلق بِضْعِ سِنِیْنَ کے الفاظ فرمائے ہیں جو عربی محاورہ کی رُو سے تین سے لے کر نوتک کے لیے بولے جاتے ہیں۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ آپؐ مکّہ میں ہی مقیم تھے اور ہجرت نہیں ہوئی تھی اس کے بعد مقررہ میعاد کے اندر اندر ہی جنگ نے اچانک پلٹا کھایا اور روم نے فارس کو زیر کرکے تھوڑے عرصہ میں ہی اپنا تمام علاقہ واپس چھین لیا۔ یہ ہجرت کے بعد کی بات ہے۔ اس واقعہ کا سر ولیم میور نے اپنی کتاب میں یوں ذکر کیا ہے کہ:

”جب فارس کی فتوحات کا سیلاب ابھی تک برابر بڑھا چلا جاتا تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی تیسویں سورۃ میں یہ پیشگوئی کی کہ عنقریب رُوم فارس پر غالب آئے گا اور جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں واقعات نے اس پیشگوئی کو سچا ثابت کیا۔“

قبائل عرب کو تبلیغ اسلام

قبائل کے دورہ کے متعلق مختصراً اُوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ انبیاء تو کبھی بھی مایوس نہیں ہوتے مگر ظاہری حالات کے لحاظ سے مکّہ کی حالت اس وقت سخت مایوس کُن تھی۔ قریش عداوت اور ایذا رسانی میں دن بدن ترقی کرتے جاتے تھے اور موجودہ صورت میں اُن کے مسلمان ہونے کی بظاہر بہت ہی کم اُمید تھی۔ دُوسری طرف آپؐ کے طائف کے سفر نے اس شہر کے متعلق بھی فی الحال کوئی اُمید پیدا نہیں کی تھی۔ انہیں حالات کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدن اپنی توجہ کو دیگر قبائل عرب کی طرف زیادہ پھیرتے جاتے تھے اور چونکہ قبائل کی تبلیغ کا بہترین ذریعہ یہ تھا کہ حج کے موقع پر مکّہ اور منیٰ میں اوراشہر حرم کے دیگر ایام میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز کے میلوں کے موقع پر ان کے پاس جاکر تبلیغ کی جاوے، اس لیے آپؐ نے ان موقعوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا شروع کیا اور کثرت کے ساتھ قبائل کا دورہ شروع کر دیا۔ بعض اوقات حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ یا زیدؓ بن حارثہ بھی آپؐ کے ساتھ ہوتے تھے۔ مگر جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے قریش نے اس میں بھی روک ٹوک شروع کردی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابولہب نے تو گویا اپنا یہ معمول کرلیا تھا کہ جہاں آپؐ تشریف لے جاتے وہ آپؐ کے پیچھے پیچھے جاتا اور جب آپؐ اپنی تقریر شروع فرماتے تو وہ شور کرنے لگتا اور لوگوں سے کہتا کہ اس کی بات نہ مانو کیونکہ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے اور تمہارا دین بھی بگاڑنا چاہتا ہے۔ لوگ جب دیکھتے کہ آپؐ کے اپنے رشتہ دار ہی آپؐ کو جھٹلا رہے ہیں تو وہ بھی تکذیب کرتے۔ اور بعض وقت ہنسی اور مذاق بھی اڑاتے۔ ابولہب کے علاوہ ابوجہل نے بھی کئی دفعہ آپؐ کے پیچھے جاکر لوگوں کو آپؐ سے بدظن کرنے کی کوشش کی، چنانچہ ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا، مَیں نے آپؐ کو ذوالمجاز میں دیکھا کہ آپؐ لوگوں کے مجمعوں میں گھس کر توحید کا وعظ فرماتے پھرتے تھے۔ اُس وقت ابوجہل آپؐ کے پیچھے پیچھے تھا اور آپؐ پر خاک پھینکتا جاتا تھا اور کہتا تھا۔ ”اے لوگو! اس کے فریب میں نہ آنا۔ یہ چاہتا ہے کہ تم کو لات وعزیٰ کی پرستش سے پھیر دے۔“

ایک دفعہ آپؐ بنوعامر بن صعصعہ کے ڈیرے میں تشریف لے گئے۔ خوش قسمتی سے اس وقت کوئی قریش آپؐ کے ساتھ نہ تھا۔ آپؐ نے انہیں توحید کا وعظ فرمایا اور اسلام کی تائید میں اُن سے مدد چاہی۔ جب آپؐ تقریر ختم کرچکے تو ان میں سے بحیرہ بن فراس نامی ایک شخص بولا۔ ”واللہ اگر یہ شخص میرے ہاتھ آجاوے تو میں سارے عرب کو زیر کرلوں۔“ اور پھر آپؐ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔ ”اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ہم نے تمہارا ساتھ دیا اور تم اپنے مخالفوں پر غالب آگئے تو تمہارے بعد حکومت میں ہمارا حصہ ہوگا یا نہیں؟“ آپؐ نے فرمایا: حکومت کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔“ اُس نے کہا ”خوب! تمام عرب کے سامنے سینہ سپر ہم ہوں اور حکومت غیر کے ہاتھ میں جاوے! جاؤ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں۔“ غرض آپؐ نے مختلف قبائل کا دورہ فرمایا اور بنوعامر بن صعصعہ، بنومحارب، فزارہ، غسان، مرّہ، حنیفہ، سلیم، عبس، کندہ، کلب، حارث، عذرہ، حضارمہ، وغیرہ سب کو باری باری اسلام کی دعوت دی، مگر سب نے انکار کیا۔ اور سب سے زیادہ سختی کے ساتھ انکار کرنے والے بنوحنیفہ تھے جو یمامہ کے رہنے والے تھے۔ مسیلمہ کذاب جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر عہد میں نبوت کا دعویٰ کیا اسی قبیلہ کا رئیس تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبائل کا دورہ بھی ایک عجیب منظر پیش کرتا ہے۔ ہر دو جہان کا بادشاہ جس کا نام لینے پر بعد کے مسلمان شہنشاہ جن کے نام سے دُنیا کانپتی تھی اپنے تختوں سے نیچے اُتر آتے تھے، قبائل عرب کے بدوی رئیسوں کے خیموں میں جاتا ہے اور ایک ایک رئیس کے خیمہ پر دستک دے کر خالق کونین کا پیغام پیش کرتا ہے اور پیچھے پڑ پڑ کر استدعا کرتا ہے کہ یہ تمہارے بھلے کی چیز ہے اسے لے لو۔ مگر ہر دروازہ اس کے لیے بند کیا جاتا ہے اور ہر خیمہ سے اس کو یہ آواز آتی ہے کہ جاؤ یہاں تمہارا کوئی کام نہیں اور خدا کا یہ بندہ اپنے مقدس مال کی گٹھڑی اٹھا کر اگلے خیمے کا راستہ لیتا ہے۔

بہر حال اب اسلامی منظر چاروں طرف تاریک وتار تھا۔ مکّہ میں قریش اسلام کے جانی دشمن تھے اور ہر وقت اُسے نیست ونابود کر دینے کی فکر میں رہتے تھے۔ طائف والوں نے اسلام کا نام لینے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسادیے تھے۔ دیگر قبائل عرب آپؐ کو صاف صاف جواب دے چکے تھے۔ گویا ظاہری اسباب کے لحاظ سے اب اسلام کے لیے ”نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن“ کی حالت تھی، مگر اسلام خدا کا بھیجا ہوا دین تھا اور اُسی نے اسے قائم کرنے کا وعدہ فرمایا تھا اور اس زمانہ میں بھی اس کی تائید ونصرت کے وعدے ہو رہے تھے بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ اس زمانہ کی وحیٔ الٰہی میں خصوصیت کے ساتھ بڑے پُرشوکت اور پُررُعب الفاظ میں اسلام کی آئندہ ترقی اور فتوحات کے نقشے کھینچے جارہے تھے اور مخالفین اسلام کی آئندہ ناکامیاں اور ان کی ہلاکت کی پیشگوئیاں دُنیا کو سُنائی جارہی تھیں۔ قریش ان باتوں کو سُنتے اور بے اختیار ہنس دیتے۔ مگر خداوندِ عالمیان اپنی قدرت کے زور سے یہ سب نظارے دکھانے والا تھا اور پردۂ غیب سے عنقریب کچھ ظاہر ہونے والا تھا؛ چنانچہ ناگاہ یثرب کی جانب کا کنارہ ٹوٹ کر گرا اور اسلامی چشمہ کا پانی جو چاروں طرف راستہ بند ہونے کی وجہ سے اب تک اپنے کناروں کے ساتھ ٹکرا ٹکرا کر رہ جاتا تھا بڑے زور کے ساتھ اس راستہ سے بہ نِکلا۔ مگر پیشتر اسکے کہ ہم اس کی کیفیت بیان کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یثرب اور اہلِ یثرب کا مختصر سا حال تحریر کر دیں تا کہ ان واقعات کا سمجھنا آسان ہو جاوے۔

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 216 تا 219، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......

ایک احمدی بچی کا حفظ قرآن

عزیزہ امۃ الہادی بنت مکرم امتیاز احمد خان صاحب آف حیدر آباد، حیدر آباد کے گورنمنٹ اسکول کی طالبہ ہے۔ ان کے اسکول میں قرآن پڑھایا اور حفظ کروایا جاتا ہے۔ عزیزہ نے اسکول میں دی گئی اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآن مجید حفظ کرنیکی سعادت پائی ہے۔ انہیں انکی والدہ کی طرف سے قرآن حفظ کرنے میں مکمل تعاون ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ اور اس کے خاندان کو یہ اعزاز بہت مبارک فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)
ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائز ڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab, Thyrocare Mumbai
چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان　لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ　فون نمبر: +91-96465-61639, +91-85579-01648

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔رضی اللہ عنہ)

(684) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کے مقدمہ میں گورداسپور تشریف لے گئے تو ایک دن جبکہ آپ نے گورداسپور کی کچہری کے پاس جو جامن ہے اسکے نیچے ڈیرا لگایا ہوا تھا۔خواجہ کمال الدین صاحب جنہوں نے اس وقت اپنے سر کی ٹنڈ کرائی ہوئی تھی اس جامن کے نیچے ٹہل رہے تھے۔ حضرت صاحب نے جب خواجہ صاحب کا سر منڈا ہوا دیکھا تو اُسے ناپسند فرمایا اور آئندہ کیلئے روکنے کے خیال سے فرمایا کہ یہ علامت منافق یا یہود کی ہے۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ ان دونوں لفظوں میں سے حضور نے علامتِ منافق یا علامتِ یہود کونسا لفظ فرمایا مگر آپ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ ضرور نکلے تھے کہ منافق یا یہود۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت صاحب یہ فرمایا کرتے تھے کہ سر منڈانا خوارج کی علامت ہے اور اُسے ناپسند فرماتے تھے۔

(685) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جس وقت حضرت اقدس نے مینار کی بنیاد رکھوائی تو اس کے بعد کچھ عمارت بن کر کچھ عرصہ تک مینار بننا بند ہو گیا تھا۔ اس پر حضور نے ایک اشتہار دیا کہ اگر سو آدمی ایک ایک سو روپیہ دے دیویں تو دس ہزار روپیہ جمع ہو جائے گا اور مینار تیار ہو جائے گا۔ اور ان دوستوں کے نام مینار پر درج کئے جائینگے ہم تینوں بھائیوں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ہم مع والد یکصد روپیہ مل کر ادا کر سکتے ہیں اگر حضور منظور فرمائیں؟ تو حضور نے بڑی خوشی سے منظور فرمایا۔ اور ہم نے سو روپیہ ادا کر دیا۔

(686) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطرات کے وقت ہمیشہ احتیاط کا پہلو مدّنظر رکھتے تھے۔ چنانچہ طاعون کے ایام میں دروازہ پر پہرہ رہتا تھا کہ دیہات کی ہر کس و ناکس عورت گندے کپڑوں کے ساتھ اندر نہ آنے پائے (کیونکہ گھی وغیرہ فروخت کرنے کیلئے دیہات کی عورتیں آتی رہتی تھیں) اسی طرح آپ کو شہتیر والا مکان ناپسند تھا اور فرماتے تھے کہ ایسی چھت خطرناک ہوتی ہے۔خود اپنی رہائش کے دالان کی چھت جس میں چار شہتیر تھے بدلوا کر صرف کڑیوں والی چھت ڈلوائی تھی۔ اسی طرح آپ نے لدھیانہ سے دہلی جاتے ہوئے 1891ء میں کرنال والی لائن سے سفر کیا کیونکہ دوسری طرف سے راستہ میں دو دفعہ دریا کا پُل آتا تھا۔ اور ان دنوں میں کچھ حادثات بھی ریلوں کے زیادہ ہوئے تھے۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے بھتیجے نے جو ایک نشہ باز اور خطرناک آدمی تھا، حضور کو ایک خط تحریر کیا اور اس میں قتل کی دھمکی دی۔ کچھ دن بعد وہ خود قادیان آ گیا۔آپ نے جب سُنا تو حضرت خلیفہ اولؓ کو تاکیداً کہلا بھیجا کہ اسے فوراً رخصت کر دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اُس کچھ دے دلا کر رخصت کر دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لکڑی کے شہتیر ہوتے تھے جن سے یہ خطرہ ہوتا تھا کہ اگر شہتیر ٹوٹے تو ساری چھت گر جائے گی مگر آجکل لوہے کے گاڈر نکل آئے ہیں جو بہت محفوظ ہوتے ہیں۔

(687) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب ارکانِ اسلام میں سب سے زیادہ نماز پر زور دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''نمازیں سنوار کر پڑھا کرو۔''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سنوار کر پڑھنے سے یہ مراد ہے کہ دل لگا کر پوری توجہ کے ساتھ ادا کی جائے۔ اور نماز میں خشوع خضوع پیدا کیا جائے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسی کیفیت پیدا کر لے تو وہ گویا ایک مضبوط قلعہ میں آ جاتا ہے۔

(688) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی وہ مدتوں قادیان آ کر حضور کے مکان میں رہی اور حضور کی خدمت کرتی تھی۔ اس بیچاری کو سل کی بیماری تھی۔ جب وہ فوت ہو گئی تو اسکا ایک دوپٹہ حضرت صاحب نے دعا کیلئے یاد دہانی کیلئے بیت الدعا کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹرنی مرحومہ بہت مخلصہ تھی اور اسکی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کا اخلاص بھی ترقی کر گیا تھا۔

(689) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ قریباً 93ء تک گول کمرہ ہی مہمان خانہ ہوتا تھا۔ پھر اس میں پریس آ گیا۔ جب یہاں مہمان خانہ تھا تو یہیں کھانا وغیرہ کھلایا جاتا تھا اور کاتب بھی اسی جگہ مسودات کی کاپیاں لکھا کرتا تھا اور حضرت صاحب کا ملاقات کا کمرہ بھی یہی تھا۔ ان دنوں میں مہمان بھی کم ہوا کرتے تھے۔ 95ء میں حضرت والد صاحب یعنی میر ناصر نواب صاحب پنشن لیکر قادیان آ گئے اور چونکہ اس وقت پریس اور مہمانوں کیلئے فصیل قصبہ کے مقام پر مکانات بن چکے تھے اس لئے میر صاحب گول کمرہ میں رہنے لگے اور انہوں نے اسکے آگے دیوار روک کر ایک چھوٹا سا صحن بھی بنا لیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ گول کمرہ اس کمرہ کا نام ہے جو مسجد مبارک کے قریب احمدیہ چوک پر واقع ہے اسکے ماتھے کی دیوار گول ہے۔ ابتداء زمانہ خلافت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بھی کئی سال تک اس میں اپنا دفتر رکھا تھا۔

(690) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب قادیان کی فصیل کی جگہ پر مکانات بنے تو سب سے پہلے دو بڑے کمرے اور دو کوٹھڑیاں شمالی جانب تعمیر ہوئیں۔ وہ بڑا کمرہ جو اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا موٹر خانہ ہے، یہ ضیاء الاسلام پریس کیلئے بنا تھا اور اسکے ساتھ کا کمرہ مہمانوں کیلئے تھا جس میں حضرت خلیفہ اولؓ مدت العمر مطب کرتے رہے۔ اس کے ساتھ شمالی جانب دو کوٹھڑیاں بنیں۔ ایک شرقی جانب جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کتب خانہ رہتا تھا اور دوسری غربی جانب جس میں خاص مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی اور دیگر معزز مہمان ان ایام میں اسی کوٹھڑی میں ٹھہرتے تھے۔

(692) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مَیں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے ''مع اہل بیت'' کے الفاظ بھی زائد کئے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 97،1896ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجامِ آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313، اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45)

(693) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ طاعون دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گی کہ یا تو یہ گناہ کو کھا جائے گی اور یا آدمیوں کو کھا جائے گی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ معنوی رنگ میں طاعون کے اندر وہ دوسرے عذاب بھی شامل ہیں جو خدا کی طرف سے اپنے مسیح کی تائید کے لئے نازل ہوئے یا آئندہ ہوں گے۔

(694) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بسا اوقات اگر کوئی شخص اس گورنمنٹ کے آگے سچ بولے تو وہ پکڑا جاتا ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ کے سامنے سچ بولے تو چھوٹ جاتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ واقعی دنیوی اور آسمانی حکومتوں میں یہ ایک بڑا لطیف فرق ہے اور یہ اسی فرق کا نتیجہ ہے کہ دنیوی حکومتیں بسا اوقات جھوٹ کو ترقی دینے والی بن جاتی ہیں حالانکہ آسمانی حکومت جھوٹ کو مٹاتی ہے۔

(695) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے دَوران میں لالہ آتما رام مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں بعض سوالات کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کرم دین نے اپنے اپنے عقائد بیان کئے تھے۔ اس بیان کی مصدّقہ نقل میرے پاس موجود ہے جس میں ایک نقشہ کی صُورت میں جوابات درج ہیں۔ یہ جوابات جو بعض اہم مسائل پر مشتمل ہیں۔ بصورت ذیل ہیں:

عقائد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی	مستغیث (یعنی مولوی کرم دین) کا جواب
(1) حضرت عیسٰے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں	عیسٰے علیہ السلام زندہ ہیں
(2) حضرت عیسٰے علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے تھے اور غشی کی حالت میں زندہ ہی اتار لئے گئے تھے۔	نہیں
(3) حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر مع جسمِ عنصری نہیں گئے	گئے
(4) حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان سے نہیں اُتریںگے اور نہ کسی قوم سے وہ لڑائی کریں گے	آسمان سے اُتریں گے۔ اگر لڑائی کی ضرورت ہو گی تو لڑائی کریں گے۔ اگر امن کا زمانہ ہو گا تو نہیں کریں گے
(5) ایسا مہدی کوئی نہیں ہو گا جو دُنیا میں آ کر عیسائیوں اور دُوسرے مذاہب والوں سے جنگ کرے گا اور غیر اسلام اقوام کو قتل کر کے اسلام کو غلبہ دیگا	مہدی علیہ السلام آئیں گے اور ایسے زمانہ میں آئیں گے جب بدامنی اور فساد دُنیا میں پھیلا ہو گا۔ فسادیوں کو مٹا کر امن قائم کریں گے
(6) اِس زمانہ میں جہاد کرنا یعنی اسلام پھیلانے کیلئے لڑائی کرنا بالکل حرام ہے	اِس زمانہ میں برٹش انڈیا میں جہاد کرنا حرام ہے۔
(7) یہ بالکل غلط ہے کہ مسیح موعود آ کر صلیبوں کو توڑتا اور سؤروں کو مارتا پھرے گا	یہ مسئلہ بحث طلب ہے
(8) مَیں مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود اور امام زمان اور مجدّد وقت اور ظلی طور پر رسول اور نبی اللہ ہوں اور مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے	میں نہیں مانتا
(9) مسیح موعود اس امت کے تمام گذشتہ اولیاء سے افضل ہے	مسیح موعود مرزا صاحب نہیں اور نہ وہ کسی سے افضل ہیں
(10) مسیح موعود میں خدا نے تمام انبیاء کے صفات اور فضائل جمع کر دیئے ہیں	مرزا صاحب نہ مسیح موعود ہیں اور نہ ان میں اوصافِ نبوّت میں سے کوئی ہیں
(11) کافر ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے	بحث طلب ہے
(12) مہدی موعود قریش کے خاندان سے نہیں ہونا چاہیئے	مہدی موعود قریش کے خاندان سے ہو گا
(13) امتِ محمدیہ کا مسیح اور اسرائیلی مسیح دو الگ الگ شخص ہیں اور مسیح محمدیؐ اسرائیلی مسیح سے افضل ہے	مسیح ایک ہی ہے اور وہ اسرائیلی ہے
(14) حضرت عیسٰے علیہ السلام نے کوئی حقیقی مُردہ زندہ نہیں کیا	حضرت عیسٰے علیہ السلام نے مُردے زندہ کئے
(15) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج جسمِ عنصری کے ساتھ نہیں ہوا	آنحضرت کا معراج جسمِ عنصری کے ساتھ ہوا
(16) خدا کی وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منقطع نہیں ہوئی	منقطع نہیں ہوئی

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ مقدمہ 1903ء و 1904ء میں بمقام گورداسپور ہوا تھا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عدالت کے ان سوالوں کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جو جوابات دیئے ہیں وہ سب کے سب اہم مسائل پر مشتمل ہیں اور آپ کے جوابات سے نبوّت اور افضلیت بر مسیحِ ناصری وغیرہ کے مسائل بھی خوب واضح ہو جاتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

2009-2008ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کا نہایت ایمان افروز اجمالی تذکرہ

خلافت جوبلی فنڈ کے مصارف کا تذکرہ، جو منصوبے اپنی تکمیل کیلئے کئی سال لے سکتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس فنڈ سے احسن رنگ میں مکمل ہو گئے

اس سال دو نئے ممالک سربیا اور لتھوینیا میں احمدیت کا نفوذ ہوا، اس طرح اب تک 195 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

دوران سال 531 نئی جماعتوں کا قیام ہوا، مساجد کی تعداد میں 399 کا اضافہ ہوا،
ان میں سے 164 نئی تعمیر ہوئیں اور 235 بنی بنائی عطا ہوئیں، مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

دوران سال تبلیغی مراکز میں 106 کا اضافہ ہوا، کئی ممالک میں جماعت کے پہلے تبلیغی مرکز کا قیام عمل میں آیا

اس سال اشانٹی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پہلی بار شائع ہوا، اس طرح تراجم قرآن کریم کی تعداد 69 ہوگئی ہے

دوران سال 31 زبانوں میں 523 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز 24 لاکھ 86 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے
مختلف زبانوں میں منتخب آیات قرآن کریم، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم شائع ہوئے

اس سال 18 زبانوں میں منتخب آیات قرآن کریم، 24 زبانوں میں منتخب احادیث اور 19 زبانوں میں منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی CDs تیار کی گئیں

رقیم پریس کی مساعی کا مختصر تذکرہ، ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل کی مساعی کا مختصر تذکرہ، ایم.ٹی.اے العربیہ کی وسعت، ایم.ٹی.اے کے ذریعہ بیعتیں

مختلف ممالک میں امسال 1159 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 769 گھنٹے اور 40 منٹ کا وقت ملا
اس طرح مختلف ملکی ریڈیو سٹیشنز پر 3788 گھنٹوں پر مشتمل 5488 پروگرام نشر ہوئے اور کروڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا

امسال 527 نمائشوں، 790 بکسٹالز اور 48 بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کے پیغام کی تشہیر

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 25/جولائی 2009ء بروز ہفتہ بعد دوپہر کے اجلاس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

(قسط اول)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج کے دن جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اُس رپورٹ کا کچھ حصہ پیش کیا جاتا ہے اور اُن افضال کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے جو دورانِ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر فرمائے۔ لیکن اس سے پہلے جیسا کہ ابھی چوہدری شبیر احمد صاحب نے ایک سپاسنامہ پڑھا، اُسکے بارے میں بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور اُسکے بارہ میں بتانا بھی چاہتا ہوں۔

خلافت جوبلی فنڈ کے مصارف

یہ سپاسنامہ قادیان کے جلسہ پر دسمبر 2008ء میں پڑھا جانا تھا اور اس کے ساتھ مختلف براعظموں کے نمائندوں نے اپنے اپنے ملکوں کی نمائندگی میں یا براعظموں کی نمائندگی میں یا زبانوں کے لحاظ سے جو تقسیم کی گئی تھی اُسکے لحاظ سے مختصر سپاس نامے پڑھنے تھے اور خلافت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہدِ بیعت سے اپنی وفا کا اظہار کرنا تھا۔ لیکن بعض حالات کی وجہ سے وہ جلسہ منعقد نہیں ہوسکا تو انتظامیہ نے، صدر صاحب خلافت جوبلی کمیٹی نے یہ درخواست کی تھی کہ اس جلسے پر اس کو پڑھ دیا جائے اور ملکوں کے نام بھی سنا دیئے جائیں جنہوں نے اس جوبلی فنڈ میں حصہ لیا۔

سب سے پہلے تو مَیں تمام جماعتوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے جوبلی فنڈ میں حصہ لیا اور ایک بہت بڑی رقم اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت جوبلی فنڈ کیلئے پیش کی اور جس کی وجہ سے بہت سے ایسے منصوبے جن کے بارے میں مجھے فکر تھی کہ تکمیل کس طرح ہوگی یا فیزز (Phases) میں ہوگی اور اُن کو کئی سالوں پر پھیلانا ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئے۔ کیونکہ جوبلی فنڈ جس جس طرح جمع ہوتا رہا، خلافت جوبلی کمیٹی کی طرف سے مرکز میں آتا رہا اور فائنل انہوں نے دسمبر میں پیش کرنا تھا، اُسکے بعد سے اخراجات بھی ہوئے وہ منصوبے تو مَیں نے شروع کر دیئے تھے اور جوں جوں یہ رقم ملی اُس پر خرچ بھی ہوتے چلے گئے۔ تو جوبلی سال میں افریقہ کے ممالک میں بعض بڑی مساجد کی تعمیر کی گئی۔ مشن ہاؤسز پر اخراجات کئے گئے اور اُن پر یہ رقم خرچ کی گئی کیونکہ ہوسکتا تھا کہ اگر یہ فنڈ اکٹھا نہ ہوتا تو یہ منصوبے چند سالوں پر پھیلا دیئے جاتے۔ اس میں سے افریقہ کے ممالک میں جو رقم خرچ کی گئی، وہ تقریباً دس لاکھ پینسٹھ ہزار پاؤنڈ ہے۔

پھر ہمارے انجنیئر ز ایسوسی ایشن کے ذریعے سے افریقہ میں ونڈ ملز (Wind Mills) اور واٹر فار لائف (Water for Life) اور سولر سسٹم (Solar System) وغیرہ کیلئے کچھ گرانٹ دی گئی۔ پھر مسجد اقصیٰ قادیان میں توسیع کی گئی اور ایک نیا بہت خوبصورت تین منزلہ حصہ اُسکے پچھلے صحن کے بعد کچھ عمارات گرا کر وہاں تعمیر کیا گیا ہے، اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد اقصیٰ قادیان میں پانچ ہزار نمازیوں کی مسقّف حصہ میں مزید گنجائش پیدا ہو چکی ہے۔ اسی طرح وہاں لائبریری کی ایک بڑی بلڈنگ بنائی گئی ہے جس میں کئی لاکھ کتابیں آ سکتی ہیں۔ اسی طرح پریس کی تعمیر کی گئی۔ وہ رپورٹوں میں بھی ذکر آ جائے گا۔ پھر ایک بڑا گیسٹ ہاؤس بنایا گیا۔ مختلف ممالک کے معزز مہمان آتے ہیں، اُن کے ٹھہرانے کیلئے جگہ نہیں تھی۔ تو یہ رقم اُن جگہوں پر خرچ کی گئی۔ یہاں بھی کوئی اندازاً سات آٹھ لاکھ پاؤنڈ اس فنڈ میں سے لئے گئے۔ باقی کچھ مرکز سے دیئے۔ پھر بنگلہ دیش میں مساجد کی تعمیر کیلئے رقم دی گئی۔ یورپ میں مساجد اور مشن ہاؤسز خریدنے کیلئے تقریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ کی رقم دی گئی۔ تو اس طرح یہ کل رقم جسکی تفصیل اس وقت بتائی ہے، جو کام ہوئے ہیں اُن کی مکمل تفصیلات اگر مَیں بتاؤں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ تقریباً یہ پچیس لاکھ پاؤنڈ جو پیش کئے گئے تھے یعنی دو اعشاریہ پانچ ملین، اس طرح ان کی یہ تقسیم ہوئی اور افریقہ اور قادیان اور یورپ کے کچھ علاقے اور بعض غریب ایشین ممالک میں اُن کے پراجیکٹس کو مکمل کرنے میں یہ رقم خرچ ہوئی۔ اس لئے اس لحاظ سے مجھے آسانی پیدا ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا فرما دیئے کہ جو منصوبے جیسا کہ میں نے کہا کئی سال لے سکتے تھے یا اُس طرح احسن رنگ میں اُن کی تکمیل نہیں ہوسکتی تھی جو اس فنڈ مہیا ہونے سے ہوگئی۔ تمام احباب جماعت کا جنہوں نے حصہ لیا اُن کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

اب جیسا کہ روایت ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا کچھ ذکر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 195 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اس سال دو نئے ممالک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ملے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ شاید کوئی نیا ملک شامل نہیں ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، دعاؤں کو قبول کیا اور سربیا (Serbia) اور لتھوینیا (Lithuania) میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔

جو رپورٹ ہے وہ پوری تو بیان نہیں کی جاسکتی جس طرح کہ مَیں نے کہا کچھ حصہ لیا تھا وہ بھی نہیں بیان ہوسکتا۔ بہرحال یہ دو ممالک اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سال دیئے۔

پرانے رابطوں کی بحالی

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اڑتیس (38)

ایسے ممالک ہیں جن میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ ان میں الجزائر ہے، یہاں بھی نئے رابطے ہوئے، ایم ٹی اے کے ذریعہ سے نئی بیعتیں بھی وہاں ہو رہی ہیں۔ تبلیغی نشستیں بھی وہاں منعقد کی گئیں۔ تیونس (Tunisia) ہے، اسی طرح رومانیہ (Romania) ہے، میسیڈونیا (Macedonia) ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطے بھی ہوئے ہیں اور بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد 531 ہے۔ ان 531 جماعتوں کے علاوہ 790 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 1321 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ان میں مالی سرِ فہرست ہے۔ یہاں 155 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسکے بعد دوسرے نمبر پر ہندوستان ہے جہاں 104 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ یہاں بھی مخالفت بڑے زوروں پر ہے اور مُلّاں پاکستانی مُلّاؤں کے زیرِ اثر یا خود کہنا چاہئے کیونکہ وہاں کی اصل جاگ تو وہیں نام نہاد علماء میں لگی ہوئی ہے، احمدیت کی مخالفت کر رہے ہیں اور جتنی مخالفت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ کے اتنے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ سیرالیون میں 47۔ کانگو، آئیوری کوسٹ، سینیگال، کینیا، برکینا فاسو، مڈغاسکر وغیرہ اس طرح بہت سارے ممالک میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

لوگوں کو واقعات سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ قرغزستان کاشغر کے علاقے میں جماعت کے قیام کا ایک واقعہ ہے۔ شیر علی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز کاشغر گاؤں کے ایک غیر احمدی دوست اکمل صاحب مجھے گھر کے سامنے ملے۔ میں ان کو اندر لے گیا، ان کو احمدیت کا تعارف کروایا۔ اس دوران اکمل صاحب جماعت کی ایک کتاب اُٹھا کر کھولتے ہیں اور وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ اس انسان کو میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ہمارے گاؤں کے مشرق میں پہاڑ کی طرف سیدھے کھڑے تھے اور ہمارے گاؤں کی طرف منہ کر کے دعا کر رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے ڈیڑھ سال میں ساٹھ پینسٹھ افراد پر مشتمل یہ جماعت یہاں قائم ہو چکی ہے۔

پھر احمد جبرائیل صاحب نے لکھا ہے کہ غانا کے شمال میں بارڈر سے قریباً پندرہ کلومیٹر دور ٹوگو کے اندر جا کر ایک علاقے میں تبلیغ کیلئے ایک ٹیم وہاں بھجوائی گئی تھی۔ خاکسار بھی اپنی اس ٹیم سے وہاں جا کر ملا اور علاقے کے لوگوں سے ملاقات کی اور اس موقع پر وہاں کے عیسائی اور روایتی مذہب کے لوگوں کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی غرض سے مطلع کیا۔ اس موقع پر ایک بزرگ آدمی نے کھڑے ہو کر بڑے جذباتی انداز میں خطاب کیا اور کہا کہ اسلام یہاں سینکڑوں سال تک رہا ہے مگر چالیس سال قبل اسلام ہمارے گاؤں سے غائب ہو گیا اور میں آج بھی آپ کو اس علاقے میں اُسکے آثار دکھا سکتا ہوں۔ میری عمر ستّر سال سے زائد ہے اور تب سے مَیں ایک کیتھولک عیسائی ہوں۔ میرے لئے بہت مشکل ہے کہ میں واپس اسلام کی طرف لوٹ جاؤں لیکن چونکہ ایمان ابھی تک ہمارے خون میں ہے اس لئے ہمارے بچوں اور نئی نسل کو اختیار ہے کہ وہ آزادی سے اسلام قبول کریں اور آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ چنانچہ اس وقت تبلیغی نشست میں تینتالیس (43) لوگوں نے بیعت کی۔

اسی طرح کونگو (Congo) میں ایک گاؤں سے ایک وفد کنشاسا آیا تھا اور یہ وفد بھی اپنے علاقے میں جو امام تھا اسکے ساتھ آیا تھا۔ جلسہ کے بعد ان کی تربیتی کلاس ہوئی چنانچہ واپس جا کر انہوں نے احمدیت کا پیغام پہنچایا تو علاقے میں 250 سے زائد بیعتیں ہوئیں۔

اسی طرح لائبیریا ہے، مختلف علاقے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لوگوں کے دل کھولے اور خوابوں کے ذریعہ یا کسی اور ذریعہ سے انہوں نے بیعت کی۔

مساجد کی تعمیر

جماعت احمدیہ کو دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی، اُن کی مجموعی تعداد 399 ہے جس میں سے 164 نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 235 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں اور اس میں امریکہ، یورپ، افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا مختلف علاقوں کی مساجد ہیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کی جہاں پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے، اُن میں چاڈ (Chad) ہے۔ یہاں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ کونگو برازاویل میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ وینزویلا میں جماعت کو ملک کے جنوبی حصے میں میراکیبو (Maracaibo) کے علاقے میں پہلی مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی اور اس علاقے میں ایک تبلیغی پروگرام کے تحت پندرہ بیعتیں بھی ہوئیں۔ پھر ایکوٹوریل گنی (Equatorial Guinea) میں اس سال پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔ بولیویا (Bolivia) میں ایک قطعہ زمین مسجد کے لئے خرید لیا گیا ہے اور اسی طرح بہت سارے علاقے ہیں جہاں مسجد کیلئے زمینیں خرید لی گئی ہیں۔

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات

مساجد کے ضمن میں جو بعض ایمان افروز واقعات ہیں، اُن کا ذکر کرتا ہوں۔

بینن (Benin) میں بوئی کون (Bohicon) ریجن ہے، اس گاؤں میں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ وہاں بھی مسلمانوں کی تعداد کافی ہے۔ جب اس مسجد کے سنگِ بنیاد کی اطلاع اس علاقے کے بڑے امام کو ہوئی کہ احمدی یہاں مسجد بنانے لگے ہیں، تو اس نے گاؤں کے مُلّاں کو پیغام بھیجا کہ مَیں احمدیت کے مقابلے پر دو منزلہ بڑی مسجد بناؤں گا جو نہایت ہی عالیشان ہوگی۔ جب اُس کا یہ دعویٰ وہاں کے تحصیلدار نے سنا، وہ عیسائی ہے لیکن شریف النفس ہے تو اُس نے کہا کہ اب چاہے یہ دس منزلہ مسجد بنائے پہلی مسجد تو اس علاقے میں جماعت احمدیہ ہی کی ہے۔

پھر بینن میں ہی پوبے (Pobe) ریجن کے غیر احمدی مولویوں نے سارے زون کا دورہ کر کے علاقے کے تینوں بڑے قصبوں میں جا کر غیر احمدی ملاؤں سے مل کر ایک میٹنگ کا اہتمام کیا اور آٹھ گاڑیوں پر مشتمل مولویوں کا وفد ایک دن وہاں میٹنگ کیلئے گیا۔ میٹنگ میں اس بات پر گفتگو ہوئی کہ احمدیت اس زور شور سے پھیلتی چلی جا رہی ہے اور جماعت کی ترقیاتی منصوبوں اور تربیتی کلاسز اور تعمیر مساجد کا ذکر کیا اور پھر کہا کہ ہم کیا کریں کہ اسلام ترقی کرے؟ اسلام کو طاقت نصیب ہو اور احمدیت کا خاتمہ ہو۔ یہ مولویوں کے ارادے تھے۔ اس سوال پر وہاں موجود دوسرے لوگوں نے اُن ملاؤں کو کہا کہ تم احمدیت کو بھلا کس طرح ختم کر سکتے ہو۔ وہ لوگ تو دور دور دیہاتوں میں جا کر بھی مساجد تعمیر کرتے ہیں اور لوگوں کو قرآن اور اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور اگر واقعہ میں تم اُن کو ختم کرنا چاہتے ہو تو پہلے اُن جیسے کام تو کرو۔ شہروں کے بجائے دور دراز علاقوں میں مساجد کی تعمیر کرو، بچوں کی اسلامی تعلیم کیلئے مدرسے قائم کرو، لوگوں کو یہ باور کراؤ کہ تم بھی اسلام کی ترقی کیلئے کچھ کام کر سکتے ہو۔ چنانچہ بحث و تمحیص کے بعد یہ قصہ ختم ہو گیا۔

پھر آئیوری کوسٹ کی ایک رپورٹ ہے کہ وہاں پیدرو ریجن کے شہر گابیاجی (Gabiaji) کے بڑے امام سمیت کچھ افراد نے احمدیت قبول کی۔ امام صاحب ایک دولتمند اور انتہائی سادہ مزاج انسان ہیں۔ انہوں نے اپنے ذاتی پلاٹ پر اپنے خرچ سے مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔ جب یہ بڑی پختہ مسجد تعمیر کے آخری مراحل میں تھی تو اُس شہر کے مُلّاؤں نے امام کے پاس جا کر احمدیت کے خلاف باتیں کرنی شروع کر دیں اور امام صاحب سے کہا کہ یہ مسجد احمدیوں کو نہ دیں اور اگر آپ نے ایسا کیا تو شہر کے تمام مسلمان آپ کا بائیکاٹ کر دیں گے اور اسکے علاوہ مالی نقصان کی دھمکیاں بھی دیں۔ امام جو بڑے ضعیف العمر تھے یہ بات سن کر گھبرا گئے اور مسجد کی نگرانی مُلّاؤں کے سپرد کر دی اور کہا کہ مَیں دل سے احمدی تھا اور اب بھی ہوں مگر مُلّاؤں نے میرے گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے آپ میرے لئے دعا کریں۔ آخر کچھ دن کے بعد شہر میں ایک بڑے جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں امام نے، جنہوں نے مسجد بنائی تھی، اپنا فیصلہ سنانا تھا تو انہوں نے یہاں دعا کیلئے بھی مجھے لکھا کہ یہ حالات ہیں اللہ تعالیٰ امام کو ثباتِ قدم عطا کرے۔ چنانچہ رات کو شہر کی مین شاہراہ پر جلسہ منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امام نے اُس دن بڑی جرأت سے حاضرین کے سامنے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا اور مسجد کے کاغذات اور چابی جماعت کے سپرد کر دی۔

تو اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں اور ہماری جماعت کی جو مساجد ہیں وہاں تو غیر از جماعت جو ہیں وہ بھی آ کے دعا کرتے ہیں اور سکون پاتے ہیں۔ کئی ایسے واقعات ہیں۔ کینیڈا میں بھی ایک ہوا ہے۔

جماعت کو معجزانہ رنگ میں مسجد کی زمین ملنے کا ایک واقعہ ہے۔ آئیوری کوسٹ میں بندوقو (Bandoukou) کا شہر مُلّاؤں کا شہر کہلاتا ہے، یہ بندوقو شہر کا نام ہے۔ یہ اردو کا بندوق نہیں ہے جو اکثر مولویوں کے پاس ہوتی ہے۔ کٹّر قسم کے مُلّاں یہاں رہتے ہیں اور اس شہر کو ہزار مساجد کا شہر کہا جاتا ہے۔ اس شہر پر بڑے امام کا مکمل کنٹرول ہے جو جماعت کا شدید مخالف ہے۔ کہتے ہیں جب جماعت نے مسجد کیلئے قطعہ زمین کی تلاش شروع کی تو یہاں کے مولویوں کی طرف سے ایک وفد میئر کو ملنے گیا اور کہا کہ ایک تو یہ مسلمان نہیں ہیں اور دوسرا پاکستانی دہشتگرد ہیں ان کو بالکل زمین نہیں دینی۔ چنانچہ میئر نے ہماری درخواست ردّ کر دی۔ پھر گورنر کو درخواست دی گئی۔ گورنر کے پاس بھی یہ وفد گیا اُس نے بھی ردّ کر دی۔ وہ پریشان تھے، آخر دعاؤں میں لگے رہے مجھے لکھتے رہے اور 27 مئی 2008ء کو خلافت جوبلی کی جو صد سالہ تقریبات ہوئیں اُس میں انہوں نے گورنر، میئر اور پولیس اور ملٹری افسران کو بلایا اور بڑی اچھی تقریب ہوئی۔ اُس دن جماعت کے احباب نے دعائیں بھی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ
اس کیلئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 406، ایڈیشن 1984ء)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ
کوئی اپنے پیارے کیلئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے
حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیلئے برکت چاہیں۔ (مکتوبات احمد، جلد اول، صفحہ 24)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

بہت کیں، اس مسجد کیلئے بھی تہجد میں دعائیں کی گئیں۔ گورنر نے یہ تقریب اٹینڈ (Attend) کرنے کے بعد واپس جا کر اگلے دن ہمارے مشنری کو بلایا اور کہا کہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ جماعت احمدیہ ایسے کام کر رہی ہے اور اس طرح امن پسندی کی تعلیم دیتی ہے اور خدمتِ انسانیت کر رہی ہے۔ اس لئے آپ جس جگہ، جہاں چاہتے ہیں مَیں آپ کو زمین دیتا ہوں، بیشک مولوی مخالفت کرتے رہیں۔ چنانچہ انہوں نے بڑی اچھی جگہ پر گورنمنٹ کی زمین پر ہمیں ایک پلاٹ دے دیا۔ حالانکہ وہاں بہت ساری دوسری کمپنیوں کی بھی درخواستیں آئی ہوئی تھیں۔

مشن ہاؤسز/تبلیغی مراکز میں اضافہ

پھر کئی ممالک ایسے ہیں جن میں جماعت کا پہلا تبلیغی مرکز قائم ہوا۔ چار یورپین ممالک ہیں۔ افریقہ میں Cape Varde آئی لینڈ ہے۔ یورپ میں میسیڈونیا، سلووینیا، استونیا اور آئس لینڈ ہیں۔ یونان میں بھی قائم کیا گیا۔ ترکی میں ایک عمارت خریدی گئی۔ کوسوو میں بھی جماعت کا اپنا مرکزی سینٹر اور مرکز نماز جو ہے تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔

مشن ہاؤسز۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے تبلیغی مراکز میں 106 کا اضافہ ہوا ہے اور اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 102 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد 2117 ہو چکی ہے۔ اور اس میں بھی ہندوستان کی جماعت سرِ فہرست ہے، یہاں 36 مراکز قائم ہوئے۔ میلبرن سینٹر کو مسجد اور کمیونٹی کیلئے استعمال کی کونسل نے مخالفت کے باوجود اجازت دے دی۔ علاقے کے لوگوں نے بہت مخالفت کی لیکن کونسل نے اجازت دے دی۔ ایک شخص نے عدالت میں اپیل کر دی اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے پریشان تھے، مجھے بھی لکھتے رہے اور کہتے ہیں کہ اُن کو میرا یہ جواب گیا کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو خود دور کر دے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور انہوں نے لکھا ہے کہ چند دن ہوئے کورٹ کا فیصلہ جماعت کے حق میں ہو گیا اور یہ بھی کہ اب کسی جگہ بھی اسکے خلاف اپیل نہیں ہو سکتی، یہ کورٹ نے فیصلہ کیا ہے۔

سٹاک ہالم (سویڈن) میں بھی جماعتی سینٹر خریدا گیا اور بڑی اچھی جگہ ان کو مل گیا اور بڑا استامل گیا۔ جب یہ خریدا جانے والا تھا تو ساڑھے چار ملین کرونر کی ڈیمانڈ تھی اور یہ مجھے لکھ رہے تھے کہ ہمارے پاس اتنی رقم نہیں ہے۔ اُن کو میں نے یہی جواب دیا تھا جو بھی ہوگا مرکز مدد نہیں کرے گا، اپنے وسائل اور ذرائع سے ہی یہ مرکز خریدیں۔ چنانچہ ایک کوشش وہ کرتے رہے۔ پھر کچھ تھوڑی سستی قیمت ہوئی۔ پھر انہوں نے لکھا تو مَیں نے کہا آپ جلدی نہ کریں مل جائے گا انشاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو کرائسز (Crises) آیا، ساری جائیدادوں کی قیمتیں نیچے چلی گئیں، اُس میں جتنی رقم اُن کے پاس موجود تھی اُسی میں یہ مل گیا۔ تو اس لحاظ سے یہ کرائسز ہمارے لئے تو فائدہ مند ہوا ہے۔

تراجم قرآن کریم

وکالتِ تصنیف کی رپورٹ ہے کہ گزشتہ سال تک تراجم قرآن کریم کی کل تعداد 68 تھی، اور اب اس سال ایک مزید شائع ہوا ہے، تو یہ تعداد 69 ہو گئی ہے اور نیا شامل ہونے والا ترجمہ قرآن اشانٹی زبان میں ہے جو گھانا کی ایک علاقائی زبان ہے، اُس میں ترجمہ ہوا ہے اور اس ترجمہ میں الحاج یوسف ایڈوسئی صاحب نے بڑا کام کیا ہے اور ان کے ساتھ اور دوسرے ساتھی بھی تھے۔ اس کو انہوں نے لانچ کیا اور وہاں بڑی تقریب ہوئی اور بڑا سراہا گیا کہ اس زبان میں کوئی بھی مذہبی کتاب یا الٰہی صحیفہ جسے کہتے ہیں وہ صرف واحد قرآنِ کریم ہے جس کا اس زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ اسی طرح تراجم قرآن اور بھی شائع ہو رہے ہیں اور منتخب آیات کے بھی تراجم ہوئے ہیں۔ مختلف زبانوں میں دیگر کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔ عربی زبان میں تفسیر کبیر حضرت مصلح موعود کی آٹھویں جلد شائع ہوئی ہے، پچھلے سال بھی شاید تھی یا جلسہ کے بعد میں آئی تھی۔ بہر حال یہ پچھلے سال کام ہوا تھا۔

دیگر کتب کی اشاعت

اس سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات کے مجموعہ روحانی خزائن کی پہلی بارہ جلدیں کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن پہلی بار شائع ہوا ہے۔ یہ جلدیں پاکستان کے علاوہ انڈیا اور یو.کے سے بھی شائع ہوئی ہیں۔ پھر تذکرہ انگریزی زبان میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کا مجموعہ ہے، وہ بھی نظر ثانی شدہ ایڈیشن بہت خوبصورت جلد اور انڈیکس کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ یہ ہے تذکرہ جو نیا شائع کیا گیا ہے اور یہ جو کتابیں پڑی ہیں سب روحانی خزائن کی کتابیں ہیں جیسا کہ سامنے ہیں اور کچھ قرآنِ کریم ہیں۔ اس طرح بیشمار مختلف زبانوں میں فولڈرز شائع کئے گئے اور کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔ ’’تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک‘‘ کی اشاعت جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 1948ء سے لے کر 1964ء تک کے خطبات اور خطابات اور ارشادات پر مشتمل ہے، وہ شائع ہو چکی ہے۔ تین جلدوں میں یہ شائع ہوئی ہے اور اس سلسلے کی چوتھی جلد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور ارشادات پر مشتمل ہے شائع ہو رہی ہے۔

اسی طرح شعبہ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق 40 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 523 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر وغیرہ 31 مختلف زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 2486000 ہے۔ اس میں کوئی دس پندرہ زبانیں ہیں جن میں شائع ہوا ہے۔

اس سال پہلی دفعہ قرغز زبان میں منتخب آیات قرآنِ کریم، منتخب احادیث اور منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تراجم شائع ہوئے۔ تھائی اور کوزا (Xoza) زبانوں میں منتخب آیات قرآنِ کریم کے تراجم شائع ہوئے۔ سربو کروایشین (Serbo Croatian) زبان میں منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلی دفعہ شائع ہوئے۔

منتخب آیات، احادیث اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف زبانوں میں CDs کی تیاری

25 زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات، قرآنِ کریم کی آیات اور منتخب احادیث کی سی ڈیز بنائی گئیں، جن میں بوسنین، ترکی، رومانین، سواحیلی، ملایا، لوگنڈا، فانٹی، اشانٹی، فرنچ، کریول، ٹمنی، مینڈے، ہاؤسا، چینی، سپینش، ڈینش، جرمن، تھائی، سنہالہ، پشتو، انگریزی، ڈچ، اردو، عربی وغیرہ شامل ہیں۔

منتخب آیات قرآنِ کریم کی 18 زبانوں میں سی ڈیز تیار ہوئی ہیں۔ منتخب احادیث کی 24 زبانوں میں سی ڈیز تیار ہوئی ہیں۔ منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی 19 زبانوں میں سی ڈیز تیار ہوئی ہیں اور باقی تیاری کے مراحل میں، تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

رقیم پریس

اس وقت رقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں افریقہ کے آٹھ ممالک غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور بورکینا فاسو میں پریس کام کر رہے ہیں۔ اس سال صرف لندن کے رقیم پریس سے طبع ہونے والی کتب اور رسائل کی تعداد دو لاکھ بارہ ہزار پانچ سو (2,12,500) ہے۔ افریقہ میں طبع ہونے والی مختلف کتب کی تعداد چار لاکھ چھیاسی ہزار (4,86,000) ہے۔ اور پریسوں کو اَپ ڈیٹ کرنے کیلئے اُن کو نئی جدید مشینیں بھی بھیجی گئی ہیں اور جس طرح کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ روحانی خزائن کا سیٹ شائع ہو گیا ہے، 12 کتب تو آ گئی ہیں اور باقی 11 بھی انشاء اللہ جلد ہی آ جائیں گی۔ ان میں ایک تو یہ خصوصیت ہے کہ سیٹ کی جلد نمبر 2 اور نمبر 4 میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین اہم مضامین کو شاملِ اشاعت کر لیا گیا ہے جو کہ گزشتہ ایڈیشنوں میں نہیں تھے۔ تو اس طرح نئی چھوٹی کتب بیچ میں شامل ہو گئیں، اور یہ تیئیس جلدوں کی قیمت جو ہے وہ سو پاؤنڈ رکھی گئی ہے جو آجکل کے حالات کے مطابق بڑی مناسب ہے۔

ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل

ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل میں اس وقت مینجمنٹ بورڈ کے ماتحت 14 ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جن میں کل 116 مرد اور 46 خواتین ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوبیس گھنٹے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی Reuters کے ساتھ نیا معاہدہ بھی ہو گیا ہے جو ایم.ٹی.اے کو عالمی ویڈیو رپورٹ پر مبنی روزانہ نیوز بلیٹن دیتا ہے۔ ایم.ٹی.اے نے جماعت کے تعارف پر مبنی ڈاکومنٹریز بنائیں، خلفائے احمدیت کے حالاتِ زندگی پر مبنی ڈاکومنٹریز بنائیں، دنیا بھر کے مختلف قومیتوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے معززین کی خلافت اور جماعت سے متعلق تأثرات پر پروگرام بنایا۔ یورپ میں گزشتہ برس نئی تعمیر شدہ مساجد سے متعلق پروگرام بنایا۔

ایم.ٹی.اے العربیہ کی وسعت۔ اب یہ ہاٹ برڈ کے ساتھ ساتھ عرب دنیا میں دو انتہائی مقبول سیٹلائٹس جو ہیں اٹلانٹک برڈ 4 (Atlantic Bird 4) اور یورو برڈ 9 اے (Euro Bird 9A) پر شروع کر دیا گیا ہے۔ اسکے نتیجہ میں عرب دنیا میں ہر جگہ ایم ٹی اے دیکھا جا سکتا ہے۔ اسکے علاوہ ایم ٹی اے کا یوٹیوب پر بھی ایک آفیشل چینل کے طور پر اجراء کیا گیا ہے اور اب ایم ٹی اے کے متعدد پروگرام یوٹیوب پر بھی دیکھے جا سکتے ہیں اور تمام خطبات، خطابات اس میں سنے جا سکتے ہیں۔

ایم.ٹی.اے کے ذریعہ بیعتیں

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے کئی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ مثلاً امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست جن کا نام اماس کارہ (Amas Cara) بتاتے ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا اور روزانہ کلمہ شہادت پڑھ کر سوتے تھے۔ جب اُن پر یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی مسیح موعود علیہ السلام ہیں تو ان کو فکر ہوئی کہ اگر آج

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایم.ٹی.اے کے پروگراموں سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں
اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2021ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

میرے خطبات باقاعدگی سے سُنیں۔ اسکے نتیجہ میں آپ کا تعلق
خلافت سے بڑھے گا اور خلافت کی برکات سے بھی حصہ پائیں گے۔
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2021ء)

طالب دعا : محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی۔ ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیربھوم، بنگال)

رات مَیں فوت ہوگیا تو خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے کمبل میں سر دیا اور کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب ہی مسیح موعود ومہدی معہود ہیں اور کہا کہ اے اللہ! یہی میری بیعت ہے۔ (کیونکہ جماعت سے رابطہ نہیں ہورہا تھا)

ایم ٹی اے میں سپین کے بہت سارے واقعات ہیں۔ سپین کے شمالی شہر لیون (Leon) کے ایک قصبہ میں ایک مراکشی دوست حسان صاحب کو مع فیملی بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ ان کا بھی جماعت سے رابطہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا۔ ایم ٹی اے سے ہی جماعت کے عقائد کا پوری طرح علم حاصل کر کے اُن کی تسلی ہوگئی۔ چونکہ سپین میں جماعت کا علم نہیں تھا انہوں نے اپنا اور فیملی کی بیعت کا خط ایم ٹی اے کے توسط سے مجھے یہاں لکھا۔ لندن سے اُن کا خط سپین بھجوایا گیا۔ اُن سے رابطہ کیا گیا، اُنہیں دنوں میں جلسہ سالانہ سپین منعقد ہونے والا تھا، اُنہیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ قریباً آٹھ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مسجد بشارت پہنچے اور اپنے ساتھ مزید تین دوست بھی لے کر آئے اور واپس جا کر انہوں نے چندہ بھی بھجوانا شروع کر دیا۔

اسی طرح مراکش میں اور بہت ساری اَور جگہوں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب دنیا میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔ بعض جگہ ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر لوگوں نے بیعتیں کیں۔

فرانس کے ایک علاقہ لمل (Limel) سے الجزائر کے ایک دوست علی شریف صاحب کا خط ملا ہے کہ خاکسار ایک داعی الی اللہ کے ساتھ اُن کے گھر چلا گیا۔ بڑی محبت سے ملے اور یوں لگتا تھا کہ پہلے سے احمدی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایم ٹی اے چینل جب بھی میرے سامنے آتا تھا تو مَیں استغفار کر کے اُسے بند کر دیتا تھا اور بیسیوں بار ایسا ہوا کہ مَیں نے ایم ٹی اے کو بند کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جب مَیں ایم ٹی اے سامنے آیا تو میری بیوی بھی ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اُس وقت ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر تھی، اُن کی بیوی نے کہا کہ یہ شکل تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے۔ مَیں نے خواب میں اس تصویر کو دیکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسکے بعد تین گھنٹے لگاتار ہم نے الحوار المباشر پروگرام دیکھے اور میری بیوی نے کہا مَیں تو احمدی ہوتی ہوں، اُس وقت سے ہم آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں اور ہم احمدی ہیں۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

پھر اب ہے دیگر ٹی وی ریڈیو پروگرام۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ امسال 1159 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 769 گھنٹے اور 40 منٹ وقت ملا اور دس کروڑ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

اسی طرح ریڈیو کے ذریعہ سے پیغام پہنچایا گیا۔ مختلف ملکی ریڈیو اسٹیشنز پر 3788 گھنٹوں پر مشتمل مختلف ملکوں میں 5488 پروگرام نشر ہوئے، جن کے ذریعہ سے محتاط اندازے کے مطابق سات کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

پھر بورکینا فاسو اور دوسرے ملکوں میں اپنے ریڈیو اسلامک احمدیہ بھی چل رہے ہیں۔ ان کے ذریعے سے بھی لاکھوں احباب تک احمدیت کا پیغام، حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ گھانا میں بھی کوریج ملی، مختلف ممالک میں اللہ کے فضل سے کوریج مل رہی ہے۔ احمدیہ مسلم ریڈیو سٹیشن خدا کے فضل سے تبلیغ کے میدان میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ جماعت کی نیک نامی اور جماعت کے عقائد کے بارے میں بھرپور انداز میں بتایا جارہا ہے۔ اور اس ریڈیو کی تبلیغ سے بھی لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہورہے ہیں۔

گزشتہ دنوں سیرالیون میں ایک لائیو پروگرام میں جب ٹیلی فون لائن آن کی گئی تو کہتے ہیں کہ واٹرلُو کے مقام سے لوکو (Loco) قبیلے کے ویسٹرن ایریا میں نائب سردار نے فون کیا کہ وہ گزشتہ کئی دنوں سے ہمارا ریڈیو سن رہے ہیں۔ اُن پر احمدیت کی حقیقت واضح ہوگئی ہے اور احمدیت کی سچائی کو تسلیم کرتے ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ مشن ہیڈ کوارٹر آنے کو کہا گیا تو اگلے دن وہ آئے اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئے۔

اس طرح کے اَور بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ پھر لوگوں میں اپنی اصلاح کی طرف بھی انقلابی تبدیلی پیدا ہورہی ہے یا ریڈیو کے پروگرام سن کے توجہ پیدا ہوتی ہے۔

نمائشیں، بکسٹال

تصویروں وغیرہ کی نمائش اور بک سٹال۔ امسال 257 نمائشوں کے ذریعہ چار لاکھ اکہتّر ہزار افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ 790 بک سٹالز اور 48 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ بیس لاکھ ستانوے ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔ مختلف ملکوں میں، یورپ میں بھی یہ سٹال لگائے گئے۔ ناروے، سویڈن وغیرہ میں، اور اس کے بھی کئی واقعات ہیں۔

ایک عیسائی پادری ہیں امانوئیل اوجو، کرسچن چرچ آف کورٹ ابیکوٹا کے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ پہلے میں صرف عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جانتا تھا لیکن آج چالیس سال بعد میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے اور یہ اضافہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تعلیمات کے ذریعہ سے ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ ہر گھر کا سربراہ احمدی ہو اور جو مرضی حالات ہوں ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہر سال یہاں بک سٹال لگایا کریں تا کہ زندگیوں میں کامیاب تبدیلی لائی جائے۔

اخبارات میں تشہیر

اخبارات کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تعارف کا موقع مل رہا ہے۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک پمفلٹ شائع کرتا ہے، کتابیں شائع کرتا ہے اور اس سال انہوں نے ''التقویٰ'' کا بڑا خوبصورت خلافت جوبلی نمبر بھی شائع کیا ہے اور اس میں عبادہ بربوش صاحب نے بڑی محنت کی ہے۔ تصویروں کے معاملہ میں تو بڑے وہ کانشیئس (Conscious) تھے۔ ایسی تصویریں جو بعض جماعتوں نے اپنے اپنے رسائل میں اور سوونیئرز میں شائع کی ہیں، جو کوالٹی کے لحاظ سے اتنی اچھی نہیں ہیں اور شائع نہیں ہونی چاہئے تھیں، تو انہوں نے بڑی محنت سے اُن کو علیحدہ کیا، اُن کی چھانٹی کی اور میرے پاس تصویریں لے کے آتے رہے۔ اور اُن کی رائے بڑی صحیح ہوتی تھی۔ اللہ کے فضل سے ''التقویٰ'' کا یہ سوونیئر خلافت جوبلی بڑا اچھا شائع ہوا ہے۔

اسی طرح مختلف کتابیں پریس میں موجود ہیں جو انشاء اللہ جلدی آجائیں گی۔ اگلے سال کی رپورٹ میں اُن کا ذکر ہوجائے گا۔ عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب شائع ہو رہی ہیں۔ پھر عربی ویب سائٹ ہے۔ آج سے پانچ سال قبل جماعت کبابیر نے عربی ویب سائٹ تیار کی تھی اس میں اب تک چھپنے والی سب عربی کتب، بہت سے مضامین اور سینکڑوں سوالوں اور اعتراضات کے مفصل جواب ڈالے جاچکے ہیں۔ اور حال ہی میں عربی کی ایک نئی ویب سائٹ کتابی ڈاٹ نیٹ kitaabee.net کے نام سے جاری کی گئی ہے اور اس کا لنک ہماری مرکزی سائٹ alislam.org اور عربی سائٹ alislamahmadiyya.net پر بھی موجود ہے۔ اس سائٹ پر جماعت کی تمام عربی کتب خریداری کیلئے موجود ہوں گی۔ جو دوست کوئی کتاب خریدنا چاہیں وہاں سے خرید سکتے ہیں اور اسی طرح خطبات وغیرہ بھی اور بہت سے دوسرے پروگرام بھی اس میں ڈالے جارہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک ہے، انہوں نے بھی خطبات اور بعض کتب کے ترجمے کئے ہیں اور شائع کئے ہیں اور کچھ پروگرام ایم.ٹی.اے کیلئے بنائے ہیں اور ویب سائٹ کیلئے بنائے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے، یہ بھی جو لقاء مع العرب کے مختلف پروگرام، دوسرے سوال و جواب کے پروگرام، خطبات ہیں، تقاریر ہیں، ترجمہ کر کے انہوں نے کتب اور پمفلٹ کی صورت میں شائع کئے ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک نے بعض کتب کے ترجمے شائع کئے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک ہے، یہ بھی کام کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ترکی زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ نئے سرے سے نظرثانی ہو کر آرہا ہے، خطبات وغیرہ بھی اب دیئے جاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1 و 8/اگست 2014)

......☆......☆......☆......

شادی کے موقع پر جہیز کا مطالبہ

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''بعض لوگ جہیز کی شرطیں لگاتے ہیں، اتنا سامان ہو تو ہم شادی کریں گے۔ یہ سب لغو ہے۔ میں متواتر سالہا سال سے جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اگر جماعت کے لوگ اس طرف توجہ کریں تو بہت جلد اصلاح ہوسکتی ہے۔ اگر وہ عہد کرلیں کہ ہر ایسی شادی جس میں فریقین میں سے کسی کی طرف سے بھی شرطیں عائد کی گئی ہوں تو ہم اس میں شریک نہ ہوں گے تو دیکھ لو تھوڑے ہی عرصہ میں وہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگیں گے اور ان شنیع حرکات سے باز آجائیں گے۔ بھلا اس سے زیادہ اور کیا ذلیل کن بات ہوسکتی ہے کہ لڑکیوں کے چارپایوں کی طرح سودے کئے جائیں اور منڈی میں رکھ کر ان کی قیمت بڑھائی جائے۔ پس ہماری جماعت کو ایسی شنیع حرکات سے بچنا چاہئے اور عہد کرنا چاہئے کہ ایسی شادی میں کبھی شامل نہ ہونگے خواہ وہ سگے بھائی بہن کی ہو۔'' (الفضل 18/اپریل 1947)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ ✡ سر پہ طاعوں ہے پھر بھی غفلت ہے

ایک دنیا ہے مر چکی اب تک ✡ پھر بھی توبہ نہیں یہ حالت ہے

طالب دعا: رحیمت بی بی صاحب (مکرم شجاعت علی کان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دارالفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال ✡ دِل میں آتا ہے مِرے سَو سَو اُبال

آنکھ تر ہے دِل میں میرے درد ہے ✡ کیوں دِلوں پر اِس قدر یہ گرد ہے

طالب دعا: ضیاالدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

اس حدیث کے مطلق یہ معانی کہ عورت، گھوڑا اور گھر نحوست کا باعث ہیں درست نہیں ٹھہرتے کیونکہ آنحضور ﷺ نے ان تینوں چیزوں کو پسند فرمایا اور ان کی تعریف فرمائی

’’تمام تاثیریں عدویٰ وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اس کے حکم اور ارادہ اور مشیت کے اس عالم کون اور فساد میں کوئی مؤثر نہیں‘‘

پس عورت ہو یا انسان کی سواری ہو یا اس کا گھر ہو، ان تمام چیزوں کے اچھے یا بُرے اثرات خدا تعالیٰ کے اذن سے ہی دوسرے شخص پر پڑ سکتے ہیں

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:37)

سوال: ایک دوست نے حضور انور کی خدمت اقدس میں لکھا کہ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق مردوں کو زرد رنگ کا لباس پہننے کی مناہی ہے۔ لیکن حضرت عثمانؓ کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ وہ اس رنگ کا لباس استعمال کرتے تھے۔ ہر دو باتوں کی تطبیق کس طرح ہوسکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 24 مئی 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: کتب احادیث سے پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے مردوں کیلئے معصفر، ورس اور زعفران سے رنگے کپڑوں (جو عموماً زرد اور سرخ رنگ یا ان سے ملتے جلتے رنگ ہوتے تھے) نیز خالص ریشم یا قسّی (ایک قسم کا ریشم) کا لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ) (صحیح بخاری، کتاب المرضی، بَاب وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ) (صحیح بخاری، کتاب اللباس، بَاب الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ) جبکہ اصفر اور صفرہ (یہ بھی زرد رنگ ہی تھا) کا حضور ﷺ نے خود بھی استعمال فرمایا اور خلفائے راشدین اور دیگر صحابہؓ بھی یہ رنگ استعمال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے سرخ اور زرد رنگ کا جبہ (حُلَّةٌ حَمْرَاء) پہنا۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، بَاب الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو زرد رنگ سے اپنے (بالوں اور داڑھی) کو رنگتے ہوئے دیکھا اس لیے میں بھی اپنے (بالوں اور داڑھی) کو اس رنگ سے رنگتا ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، بَاب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ) اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر حضور ﷺ نے زرد رنگ دیکھا تو حضور ﷺ کے پوچھنے پر انہوں نے عرض کی کہ انہوں نے شادی کی ہے، اس لیے ان پر زرد رنگ لگا ہوا ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، بَاب الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي ثِيَابِهِ)

رنگوں کی کئی اقسام اور کئی Shades ہوتے ہیں۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے کسی خاص قسم کے زرد رنگ سے منع فرمایا تھا جسے یا تو اس زمانے میں، اس علاقے میں عورتیں استعمال کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کو گلابی مائل زرد (بِعُصْفُرٍ مُوَرَّد) کپڑا پہنے دیکھا تو اسے ناپسند فرمایا۔ جس پر حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے اس کپڑے کو جلا دیا۔ حضور ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے جلانے کی بجائے اپنی کسی بیوی کو دے دیتے۔ (سنن ابی داؤد کتاب اللباس بَاب فِي الْحُمْرَةِ) یا پھر کفار اس زرد رنگ کو پہنتے تھے۔ لہٰذا حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو کفار سے مشابہت سے بچانے کیلئے اس رنگ کے استعمال سے انہیں وقتی طور پر منع فرمایا۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ)

جس طرح حضور ﷺ نے بعض ایسے برتنوں کے استعمال سے صحابہ کو وقتی طور پر منع فرمایا تھا جو ان کے علاقے میں شراب کشید کرنے کیلئے استعمال ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، بَاب أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ)

سورۃ البقرۃ میں بنی اسرائیل کی گائے کے رنگ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’بعض رنگ باہم مشابہ ہوتے ہیں اور مختلف نقطہ نگہ سے ان پر مختلف الفاظ بول لئے جاتے ہیں۔ گہرا زرد رنگ بھی ایسے ہی رنگوں میں سے ہے۔ کوئی دیکھنے والا اسے زرد قرار دیدیتا ہے اور کوئی سرخ جیسے زعفران ہے۔ زعفران اگر مختلف لوگوں کے سامنے رکھا جائے تو بعض لوگ اسکا رنگ سرخ بتائیں گے اور بعض اسکا زرد رنگ قرار دیں گے۔ (تفسیر کبیر، جلد اوّل، صفحہ 505 تا 506)

پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ معصفر، ورس اور زعفران سے رنگا جانے والا کپڑا زیادہ قیمتی ہو اور ریشم کے لباس کی طرح اس زمانے میں تکبر اور فخر کی علامت سمجھا جاتا ہو۔ اس لیے حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کی تربیت کے پیش نظر اور انہیں دنیوی آسائشوں کی بجائے اخروی نعماء کی طرف مائل کرنے اور ان میں فخر و مباہات کی بجائے عاجزی اور انکساری پیدا کرنے کیلئے اس قسم کے قیمتی لباس کے استعمال سے منع فرمایا ہو اور اسکے مقابلے پر عام زرد رنگ کے استعمال یا عام زرد رنگ کے لباس کے استعمال جس کے نتیجے میں ان برائیوں اور ان دنیوی آسائشوں کی طرف میلان نہ پیدا ہوتا ہو، اس کی اجازت دی ہو۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ، تابعین اور بعد میں آنے والے علماء وفقہاء کا مردوں کیلئے اس رنگ کے لباس کے استعمال میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اکثریت نے جن میں حضرت ابو حنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ شامل ہیں اسکے استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض نے اسے مکروہ تنزیہی (جس کام کے ترک کرنے میں سختی نہ پائی جاتی ہو۔ یا جس کام کے نہ کرنے سے ثواب ہو اور کرنے سے سزا کی وعید نہ ہو) قرار دیا ہے۔

پس حضور ﷺ نے جس خاص زرد رنگ یا خاص Shade کے استعمال سے مسلمانوں کو منع فرمایا تھا حضرت عثمانؓ نے اس رنگ یا اس Shade کو ہرگز استعمال نہیں فرمایا بلکہ یہ وہ زرد رنگ تھا جو حضور ﷺ نے بھی استعمال فرمایا اور دیگر صحابہؓ بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے لباس کے رنگ کیلئے ان روایات میں اصفر اور صفرہ کے الفاظ آئے ہیں، معصفر اور زعفران کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔

سوال: ایک خاتون نے حدیث نبوی ﷺ ’’لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ‘‘ کے پہلے حصے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریح کا ذکر کر کے اس حدیث کے دوسرے حصہ یعنی گھوڑے، عورت اور گھر میں نحوست کے ہونے کے بارے میں کیے جانے والے اعتراض کے ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی وضاحت چاہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 29 مئی 2021ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی عطا فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: شارحین حدیث نے اس حدیث کی مختلف تشریحات بیان کی ہیں۔ چنانچہ ابن عربی کہتے ہیں کہ حدیث میں ان چیزوں کا نحوست کے ساتھ جو حصر کیا گیا ہے وہ ان کی تخلیق کے لحاظ سے نہیں بلکہ ان کی صفت کے لحاظ سے ہے۔ پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوسکتی ہے تو وہ ان تین چیزوں میں ہوسکتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس عورت کے ہاں اولاد نہ ہو اور جو گھوڑا جنگ میں استعمال نہ ہو اور جس مکان کا ہمسایہ بُرا ہو تو یہ ان چیزوں کی نحوست ہے۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ نحوست کا اعتقاد رکھتے تھے، چنانچہ حضور ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور انہیں بتایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں۔ اسکے باوجود ان تین چیزوں کی نحوست کے وہ قائل رہے۔ (فتح الباری، شرح صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، بَاب مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ)

اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں حضور ﷺ نے اپنا موقف بیان نہیں فرمایا بلکہ اس زمانہ کے لوگوں کا اعتقاد بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس نظریہ کی تائید حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے، جس میں حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے، عورت اور گھر میں نحوست ہوتی ہے۔ اس پر ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ شدید ناراض ہوئیں اور فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا بلکہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ان تین چیزوں کو نحوست کا باعث خیال کرتے تھے۔ (مسند احمد بن حنبل، کتاب باقی مسند الانصار، باب باقی المسند السابق، حدیث نمبر 24841) اور ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوہریرہؓ کی اس بات کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے حضور ﷺ کی بات کا صرف آخری حصہ سنا، پہلا حصہ نہیں سنا۔ اصل میں حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے جو کہتے ہیں کہ ان تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی، کتاب احادیث النساء، باب علقمۃ بن قیس عن عائشۃ)

ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ اصل میں اس حدیث میں زمانہ جاہلیت کے نحوست کے بارے میں غلط عقیدہ کا بطلان کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ اگر کسی کا گھر ایسا ہو جس میں وہ رہنا ناپسند کرے، یا کسی کی بیوی ایسی ہو جس کی صحبت اسے ناپسند ہو یا کسی کا گھوڑا ایسا ہو جس کی سواری اسے پسند نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ان چیزوں سے الگ ہو جائے۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ مارنے والا گھوڑا، اپنے خاوند سے بے وفائی کرنے والی بیوی اور مسجد سے دور ایسا گھر جہاں اذان کی آواز نہ پہنچے نحوست کا باعث ہیں۔ (فتح الباری، شرح صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، بَاب مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ)

بہرحال یہ مختلف تشریحات ہیں جو شارحین نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق کی ہیں۔ لیکن اگر اس حدیث پر غور کیا جائے اور قرآن وحدیث میں بیان تعلیمات کو سامنے رکھا جائے تو اس حدیث کے مطلق یہ معانی کہ عورت، گھوڑا اور گھر نحوست کا باعث ہیں درست نہیں ٹھہرتے کیونکہ آنحضور ﷺ نے ان تینوں چیزوں کو پسند فرمایا اور ان کی تعریف فرمائی۔ گھر اور گھوڑا حضور ﷺ کے زیر استعمال رہے جبکہ عورتوں سے حضور ﷺ کا بطور والدہ، بیوی اور بیٹی بہت گہرا تعلق رہا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے عورت کے متعلق بطور ماں کے فرمایا کہ جنت اس کے قدموں تلے ہے۔ (سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَهُ وَالِدَةٌ) نیک بیوی کو دنیا کی سب سے بہترین متاع قرار دیا۔ (صحیح مسلم کتاب الرضاع بَاب خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ) بیٹی کی اچھی تربیت کو جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ قرار دیا۔ (صحیح مسلم كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ بَاب فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ) بیوی سے حسن سلوک کرنے والے خاوند کو بہترین انسان قرار دیا۔ (سنن ترمذی کتاب الرضاع بَاب مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا) اور دنیا کی چیزوں میں سے خواتین اور خوشبو کو اپنی محبوب متاع قرار دیا۔ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء بَاب حُبِّ النِّسَاءِ)

اسی طرح قرآن کریم نے گھوڑوں کو انسان کے لیے زینت کا باعث قرار دیا۔ (النحل: 9) حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں سے غیر معمولی محبت کے اظہار کو یاد الٰہی کا موجب قرار دیا۔ (ص: 23 تا 34) نیز آنحضور ﷺ نے گھوڑوں کی غیر معمولی اہمیت کے حوالے سے فرمایا کہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، بَاب الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)

گھروں کی بابت آنحضور ﷺ نے انصار کے گھروں میں سے بنو نجار، بنو عبد الاشھل، بنو حارث اور بنو ساعدہ کے گھروں کو بہترین گھر قرار دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، بَاب فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ) پھر حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ نیا گھر لینے، نئی سواری خریدنے اور نئی بیوی کے آنے پر صدقہ بھی دو۔ تو یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور ان ذرائع سے برکات حاصل ہوں۔

پس قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کا ان چیزوں کو اس طرح قابل تعریف قرار دینا ثابت کرتا ہے کہ مذکورہ بالا

آزادی مذہب اور آزادی عقیدہ اہم انسانی حقوق ہیں جنہیں یقیناً ہر کسی کیلئے اور ہر جگہ تحفظ دیا جانا چاہئے

جماعت احمدیہ مسلمہ انتہائی مذہبی ظلم وتشدد کا نشانہ رہی ہے تا کہ ہمارے افراد بنیادی مذہبی عقائد کا نہ اظہار کر سکیں اور نہ ان پر عمل کر سکیں

ہم نے اس ظلم ونفرت کا کبھی بھی ایسے ہی ظلم وتشدد سے نہ جواب دیا ہے اور نہ ہی دیں گے بلکہ ہمارا جواب ہمیشہ وہ ہوگا جو محبت اور امن کے ساتھ ہو

حکومت برطانیہ کے تحت منعقدہ ''بین الاقوامی وزارتی کانفرنس برائے آزادئ مذہب''

مورخہ 5/ جولائی 2022ء بمقام Queen Elizabeth II Centre لندن کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ویڈیو پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آج ''آزادی مذہب یا عقیدہ'' کے بارے میں عالمی وزارتی کانفرنس 2022ء منعقد ہو رہی ہے تا کہ مذہب اور عقیدہ کی آزادی کے بنیادی اصولوں کا تحفظ کیا جائے۔ جیسا کہ اس افتتاحی اجلاس کا موضوع ہے یقیناً آزادی مذہب اور عقیدہ اہم انسانی حقوق ہیں جنہیں یقیناً ہر کسی کے لیے اور ہر جگہ تحفظ دیا جانا چاہیے۔ گو ہم تیزی سے مادیت کی طرف بڑھتی ہوئی دنیا میں رہ رہے ہیں جس میں لوگ مذہب سے دور ہوتے جا رہے ہیں تاہم دنیا بھر میں لاکھوں لوگ اب بھی مذہبی اقدار کو مانتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے عقائد اور نظریات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔ اس لیے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی سربراہ کے طور پر میں بہت اخلاص سے اس بات کی قدر کرتا ہوں کہ آپ اس کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں تا کہ عالمی سطح پر مذہبی آزادی کا دفاع کریں۔

جماعت احمدیہ مسلمہ بذات خود انتہائی مذہبی ظلم وتشدد کا نشانہ رہی ہے یہاں تک کہ ہمارے خلاف نا قابل برداشت قانون بنائے گئے تا کہ ہمارے افراد بنیادی مذہبی عقائد کا نہ اظہار اور نہ ان پر عمل کر سکیں۔ کئی دہائیوں کے عرصہ میں احمدی مسلمانوں کو بہیمانہ طور پر صرف اپنے مذہبی عقائد کی بنا پر نشانہ بنایا گیا ہے اور مذہبی دہشت گردوں کے غیر انسانی اور وحشیانہ حملوں کی بنا پر کئی اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں۔ البتہ ہم نے اس ظلم ونفرت کا کبھی بھی ایسے ہی ظلم وتشدد سے نہ جواب دیا ہے اور نہ ہی دیں گے بلکہ ہمارا جواب ہمیشہ وہ ہوگا جو محبت اور امن کے ساتھ ہو۔ اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ہم مسلمانوں اور غیر مسلموں سے ایک ہی بات کہتے ہیں کہ تمام افراد لازماً ہمیشہ اپنے پرامن عقائد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کیلئے آزاد ہونے چاہئیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آزادی اور عقیدہ اور سوچ کو اس حد تک رائج کیا ہے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ طاقت کے استعمال کی اجازت صرف ان لوگوں کے مقابل پر دی گئی ہے جو مذہب کو دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم واضح کہتا ہے اگر ان لوگوں کو طاقت سے جواب نہ دیا گیا جو مذہب کو طاقت سے ختم کرنا چاہتے ہیں تو کوئی چرچ، یہودیوں کی عبادت گاہ، مندر، مسجد یا عبادت کی کوئی اور جگہ جہاں اللہ کا نام لیا جاتا ہے، محفوظ نہ رہے گی۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسے مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داری قرار دیا ہے کہ وہ تمام مذاہب کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور عقیدہ کی آزادی ہمارے مذہب کا اہم ستون قرار دیا ہے۔

مزید یہ کہ یہ بڑی طاقتوں حکومتوں اور عالمی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ تمام ذرائع جو ان کے پاس ہیں ان کا استعمال اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام لوگ اپنے عقائد کی بنا پر آزاد رہ سکیں۔ اسکی روشنی میں مجھے یقین ہے کہ وہ ممالک، راہنما اور تنظیمیں جو اس بابرکت کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں رنگ ونسل سے بالا ہو کر مخلصانہ طور پر کوشش کریں گے کہ تمام ممالک کے لوگ اپنے عقائد کا آزادانہ اظہار اور ان پر بغیر کسی ڈر وخوف کے عمل کر سکیں۔ ساتھ ہی ایک مذہبی انسان ہونے کے ناطے میرا یہ دلی عقیدہ ہے کہ دنیا میں حقیقی آزادی اور دیرپا امن اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک انسانیت اپنے خالق کو نہ پہچان لے اور اسکے حقوق کی ادائیگی کرے۔ چاہے ہمارے مذہبی رجحان ہیں یا نہیں ہمیں لازماً ماننا ہوگا کہ ایک خدا ہے جو خالق ہے اور اسکے ہاتھ میں تمام تخلیق ہے۔ چنانچہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اسکے اور تمام بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام جماعتوں اور لوگوں کیلئے دنیا بھر میں حقیقی مذہبی آزادی اور ہم آہنگی غالب آئے تا وہ اپنی زندگیاں اپنے عقائد کے مطابق گزار سکیں۔

آخر میں آپ سب کیلئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ اس کانفرنس کے باقی پروگرام کیلئے۔ دعا کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس اپنے حقیقی مقاصد، مذہبی آزادی کے دنیا بھر میں اصولوں کے تحفظ کو پورا کرے۔ آمین۔ بہت شکریہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19/ جولائی 2022)

حدیث کے وہ معانی بہر حال نہیں ہو سکتے جن کی وجہ سے یہ حدیث قابل اعتراض ٹھہرتی ہو۔

علاوہ ان تمام امور کے اس حدیث کو سمجھنے کیلئے بنیادی بات وہی ہے جو اس زمانہ کے حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کے پہلے حصہ کی تاویل کرتے ہوئے اپنی تصنیف نور الحق میں بیان فرمائی ہے (اور آپ نے بھی اپنے خط میں اس کا ذکر کیا ہے) کہ ''تمام تاثیریں عدویٰ وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اس کے حکم اور ارادہ اور مشیت کے اس عالم کون اور فساد میں کوئی مؤثر نہیں۔'' (نور الحق، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 15) یعنی دنیا کی ہر چیز کی اچھی اور بُری تاثیرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہیں اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیت کے بغیر اپنے اچھے یا بُرے اثرات دوسرے پر نہیں ڈال سکتی۔

پس حضور علیہ السلام کی بیان فرمودہ اس تشریح کے مطابق مذکورہ بالا حدیث کے اگلے حصہ کا بھی یہی مطلب بنے گا کہ عورت ہو یا انسان کی سواری ہو یا اس کا گھر ہو، ان تمام چیزوں کے اچھے یا بُرے اثرات خدا تعالیٰ کے اذن سے ہی دوسرے شخص پر پڑ سکتے ہیں۔ اور بالفاظ دیگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان اپنی بیوی سے یا اپنی سواری سے یا اپنے گھر سے خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہی فائدہ یا نقصان اٹھاتا ہے۔

البتہ اسکے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس سے یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیے کہ کسی چیز کے اچھے یا بُرے اثرات پیدا ہونے میں انسان کا کچھ بھی دخل نہیں اور جو کچھ بھی ہوتا ہے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں اس مضمون کو مختلف پیرایوں میں خوب کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے کہ انسان کے جیسے اعمال ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مطابق ان کے نتائج بھی مرتب فرماتا ہے۔ چنانچہ سورۃ التغابن میں مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارے ازواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، پس ان سے ہوشیار رہو۔ (التغابن: 15 تا 16) اور سورۃ النور میں فرمایا کہ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کیلئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کیلئے ہیں۔ اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کیلئے ہیں۔ (النور: 27) پھر ایک حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ صالحہ بیوی، اچھا گھر اور اچھی سواری انسان کیلئے سعادت کا موجب ہے اور بدعورت، بُرا گھر اور بُری سواری انسان کیلئے بدبختی کا باعث ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ مُسْنَدُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حدیث نمبر 1368)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں: ''جب انسان سے کوئی فعل صادر ہوتا ہے تو اسی کے مطابق خدا بھی اپنی طرف سے ایک فعل صادر کرتا ہے مثلاً انسان جس وقت اپنی کوٹھڑی کے تمام دروازوں کو بند کر دے تو انسان کے اس فعل کے بعد خدا تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا کہ وہ اس کوٹھڑی میں اندھیرا پیدا کر دے گا۔ کیونکہ جو امور خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ہمارے کاموں کیلئے بطور ایک نتیجہ لازمی کے مقدر ہو چکے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے فعل ہیں۔ وجہ یہ کہ وہی علّتُ العلل ہے۔ ایسا ہی اگر مثلاً کوئی شخص زہر قاتل کھالے تو اسکے اس فعل کے بعد خدا تعالیٰ کا یہ فعل صادر ہوگا کہ اسے ہلاک کر دے گا۔ ایسا ہی اگر کوئی ایسا بیجا فعل کرے جو کسی متعدّی بیماری کا موجب ہو۔ تو اس کے اس فعل کے بعد خدا تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا کہ وہ متعدّی بیماری اس کو پکڑ لے گی۔ پس جس طرح ہماری دنیوی زندگی میں صریح نظر آتا ہے کہ ہمارے ہر ایک فعل کیلئے ایک ضروری نتیجہ ہے اور وہ نتیجہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ ایسا ہی دین کے متعلق بھی یہی قانون ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ ان دو مثالوں میں صاف فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) فَلَمَّا زَاغُوْا أَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (الصّف: 6) یعنی جو لوگ اس فعل کو بجا لائے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی جستجو میں پوری پوری کوشش کی تو اس فعل کیلئے لازمی طور پر ہمارا یہ فعل ہوگا کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھاویں گے اور جن لوگوں نے کجی اختیار کی اور سیدھی راہ پر چلنا نہ چاہا تو ہمارا فعل اس کی نسبت یہ ہوگا کہ ہم ان کے دلوں کو کج کر دیں گے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 388 تا 389)

سوال ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تین طلاقوں کے بعد اسی بیوی کے ساتھ خانہ آبادی کی بابت مسئلہ دریافت کیا۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 08/ جون 2021ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل اصولی ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب اس معاملہ پر میں آپ ہی کی بیان کردہ تین طلاقوں کے اجرا کی صورت حال کی ظاہری حالت کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی تعلیم کی رو سے آپ کو جواب دے چکا ہوں۔ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ البقرہ کی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ (سورۃ البقرۃ: 230) والی آیت کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے، اسی کی روشنی میں آپ کو یہ جواب دیا گیا ہے اور اسکے مطابق تو آپ اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دے چکے ہیں۔

اس لیے اگر آپ کی سابقہ اہلیہ کے والدین اپنی بیٹی کیلئے نیا رشتہ تلاش کر رہے ہیں تو انہیں ایسا کرنے دیں کیونکہ آپ اپنی طلاقوں کی جو بھی توجیہ کریں، ان کے نزدیک تو ان کی بیٹی کو طلاق بتہ ہو چکی ہے۔

باقی اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے دیوانگی کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاقیں دی ہیں اور اس وقت آپ اپنے ہوش میں نہیں تھے تو پھر آپ اپنے لیے جو بہتر سمجھتے ہیں فیصلہ کر لیں لیکن غلطی کی صورت میں پھر اسکا گناہ آپ ہی کے سر ہوگا۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/ جولائی 2022)

☆......☆......☆......

- انصار سائیکلنگ کریں اور دیگر کھیلوں میں بھی شامل ہوا کریں تا کہ عمر کے بڑھنے سے ان کی صحت اور fitness برقرار رہے
- ہر کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور گھر آپ کی مجلس عاملہ ہے پہلے مجلس عاملہ سے رپورٹ لیں پھر باقیوں سے پوچھتے جائیں
- انصار اللہ کو اسلام کا پیغام پہنچانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے
- مجلس انصار اللہ کو دیگر ذیلی تنظیموں اور جماعت کے ساتھ مل کر اجتماعی کوشش کرنی چاہئے تا کہ بہترین نتائج نکل سکیں
- ہالینڈ کی مجلس انصار اللہ کو افریقہ کے غیر ترقی یافتہ حصوں میں واٹر پمپ اور ماڈل ویلیج کی تعمیر میں مدد کرنی چاہئے اور ایک پروجیکٹ کا آغاز کرنا چاہئے
- ہمیں مضبوط اعصاب کا مالک ہونا چاہئے حوصلہ شکنی چاہے اپنوں کی طرف سے ہو یا غیروں کی طرف سے پرواہ نہیں کرنی چاہئے اور یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہیں

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ ہالینڈ کی آن لائن ملاقات

مورخہ 15/اگست 2021ء کو اراکین نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ ہالینڈ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ نے اس آن لائن ملاقات میں مسجد بیت النور کمپلیکس نن سپیٹ (Nuspeet)، ہالینڈ سے شرکت کی۔ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں جملہ اراکین مجلس انصار اللہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے اپنے شعبہ جات کی رپورٹس پیش کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔

حضور انور نے اراکین مجلس انصار اللہ کو سائیکلنگ کے حوالہ سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ باقاعدگی سے سائیکلنگ کریں اور دیگر کھیلوں میں بھی شامل ہوا کریں تا کہ عمر کے بڑھنے سے ان کی صحت اور fitness برقرار رہے۔حضور انور نے فرمایا کہ عمر بڑھنے کے اثر دماغی رویہ سے پتہ چلتے ہیں۔اگر کوئی شخص مثبت سوچ سے کام لے رہا ہو اور دل کا جوان ہو تو اس کا عمومی صحت اور حالات پر مثبت اثر ہوگا۔

قائد صاحب تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ انصار کو سال میں کتنی کتابیں پڑھنے کے لیے دیتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ پہلے تو زیادہ دیتے تھے لیکن اس دفعہ ایک کتاب رکھی ہے۔یعنی حقیقۃ الوحی۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ بتائیں کہ عاملہ کے ممبران میں سے کتنوں نے پڑھ لی۔پہلے گھر سے شروع کریں۔گھر آپ کا عاملہ ہے۔مجھے بتائیں عاملہ کے ممبران نے پڑھی؟ پہلے تو عاملہ سے رپورٹ لیں۔صدر صاحب سے شروع کریں اور پھر باقیوں سے پوچھتے جائیں۔حضور انور نے فرمایا: جب عاملہ نے پڑھ لی تو پھر آپ اپنے زعماء کے پاس جائیں۔ پھر دیکھیں زعماء نے پڑھ لی۔پھر آپ اپنے ناظمین کے پاس جائیں پھر دیکھیں انہوں نے پڑھ لی۔پھر آپ غیر عہدیدار ناصر سے پوچھیں۔تو اگر آپ عاملہ کے ممبران جو ہیں ہر لیول پہ ان سے کتابیں پڑھوالیں یا کسی پروگرام میں بھی شامل کرلیں تو 60 فیصد تو آپ کی تجنید کا ویسے ہی کام ہو جاتا ہے۔بس آپ کی عاملہ جو ہے مختلف لیولز کی اگر وہ ایکٹو ہو جائیں تو ساٹھ فیصد کام تو آپ کا ہو گیا مسئلہ ہی نہیں رہتا۔مسئلہ یہ ہے کہ ہم صرف گھر بیٹھ کے آرڈر کر دیتے ہیں خود پڑھتے نہیں۔

حضور انور نے قائد تعلیم سے دریافت فرمایا کہ انہوں نے یہ کتاب کتنی پڑھ لی ہے اور یہ کہ اس کتاب کے پہلے حصے کا مضمون کیا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ 70 فیصد پڑھ لی ہے اور پہلے حصے میں وحی کی اقسام بیان ہوئی ہیں۔

اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خوابیں دیکھ کے زیادہ خوش نہ ہو جایا کرو۔اصل چیز نیکی اور تقویٰ ہے۔بہرحال آپ اپنے جو قائدین ہیں ان سے رپورٹ بھی لیں کتنوں نے پڑھی۔پھر زعماء سے لیں اور ناظمین سے لیں اور اگر کہیں منتظمین ہیں تو ان سے بھی لیں۔اور پھر دوسرے انصار ممبران ہیں مجلس کے ممبران ان سے پوچھیں اور اپنے ہر لیول کے اوپر آپ کا جو ناظم تعلیم ہے اس کو ایکٹو کریں کہ وہ رپورٹ دیا کرے پتہ کر کے۔

حضور انور نے ہدایات سے نوازا کہ اسلام کا پیغام پہنچانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے تا کہ ہالینڈ میں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پرچار کیا جا سکے نیز فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کو دیگر ذیلی تنظیموں اور جماعتی سطح پر احمدیہ مسلم جماعت کے ساتھ مل کر اجتماعی کوشش کرنی چاہیے تا کہ بہترین نتائج نکل سکیں۔

حضور انور نے شعبہ ایثار کے حوالہ سے مجلس انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ انہیں افریقہ کے غیر ترقی یافتہ حصوں میں واٹر پمپ اور ماڈل ویلیج (جس میں مقامی دیہاتی آبادی کو بنیادی ضروریات زندگی مہیا کی جاتی ہیں) کی تعمیر کے حوالہ سے مدد کرنی چاہیے اور ایک پروجیکٹ کا آغاز کرنا چاہیے۔

ملاقات کے اختتام پر ایک ناصر نے سوال کیا کہ ہماری نیشنل عاملہ کے ممبران اور اسی طرح لوکل سطح پر بھی جو عاملہ ممبران ہیں ان کے ساتھ مختلف موقعوں پر انصار کا رویہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ان کی ذرا حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے ان کو حوصلہ دینے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر تو وہ ان ممبران کے لیے کام کر رہے ہیں تو پھر تو حوصلہ شکنی جائز ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہیں تو حوصلہ شکنی ناجائز ہے۔حضور انور نے فرمایا: اول تو بچے تو نہیں ناں انصار۔ماشاء اللہ چالیس سال کی میچیور (mature) عمر کے بعد انصار میں داخل ہوتے ہیں۔اس کے بعد اگر کوئی کسی ناصر کی طرف سے حوصلہ شکنی ہو بھی جاتی ہے، حوصلہ شکنی ہوتی ہے بعض بوڑھوں کی طرف سے جو بندہ پینسٹھ سال کراس cross کرتا ہے ناں وہ بعض دفعہ سنا بھی دیتا ہے یا پھر بعض نوجوان انصار جو ہیں اُن کی طرف سے بھی ہو جاتی ہو لیکن عموماً بڑوں کی طرف سے ہوتی ہے تو اس میں آپ لوگ یہ سوچ رکھیں اور ہر ایک کو یہ بتائیں کہ ہم نے خدا کی خاطر کام کرنا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر کام کرنا ہے تو پھر کسی دنیا والے کی حوصلہ شکنی یا لومۃ لائم کی پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیے۔کوئی بچے تو نہیں آپ۔ماشاء اللہ چالیس سال کی عمر گزار کے پورے میچیور ہو چکے ہیں اس میں تو حوصلہ شکنی ہو بھی جائے تو کیا ہے۔تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے رشتہ داروں کو بلایا تبلیغ کے لیے نبوت کے مقام ملنے کے بعد تو روٹی کھا کے سارے دوڑ گئے تھے حوصلہ شکنی کر دی تھی تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار مان لی تھی۔انہوں نے اگلی دفعہ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد دوبارہ دعوت کی دوبارہ پہلے اپنا پیغام پہنچایا پھر ان کو روٹی کھلائی اس کے بعد بھی وہ روٹی کھا کے چلے گئے، ڈھیٹ قسم کے لوگ، تو کیا حوصلہ شکنی ہو گئی۔تو ہمیں تو مضبوط اعصاب کے مالک ہونا چاہیے کارکنان، ہر آدمی اور چاہے اپنوں کی طرف سے ہو یا غیروں کی طرف سے ہو پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیے اور یہ سوچ رکھنی چاہیے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہیں۔جب خدا تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہیں تو پھر کسی انسان کی تعریف یا بدتعریفی کی پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیے۔جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے کام کی جزا دینی ہے تو بس پھر اس سے جزا مانگیں پھر بندوں سے کیوں کسی قسم کا reward آپ مانگنا چاہتے ہیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 31/اگست 2021)

باقی تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

علوم کی ترقی وتدوین کیلئے کوشش کرنا بھی اس کے اندر آجاتا ہے کیونکہ ان کے نتیجہ میں اپنوں اور بیگانوں کو جسمانی اور روحانی فائدہ اور آرام پہنچتا ہے۔

تیسرا مقام ایتاء ذی القربیٰ کا بتایا ہے جس کے معنی ''رشتہ داروں کو دینا یا رشتہ داروں کا دینا ہے۔'' اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے سلوک کیا کرتا ہے۔

اس سلوک سے احسان کا سلوک مراد نہیں کیوں کہ احسان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔اس سلوک سے وہ سلوک مراد ہے جو محبت طبعی کی وجہ سے مبادلہ کے خیال کے بغیر کیا جاتا ہے۔احسان کرتے وقت تو انسان کو خیال ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ سے اچھا سلوک کیا ہے میں اس سے بہتر بدلہ دوں تا میری نیک نامی ہو یا گنہگار کی خطا معاف کرتے ہوئے یہ خیال آجاتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں گا تو اس کے دل سے بغض نکل جائے گا اور یہ میرا دوست بن کر میری تقویت کا موجب ہوگا۔لیکن ماں جو اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور اس کیلئے قربانی کرتی ہے اس میں ذرہ بھر بھی بدلہ کی خواہش نہیں ہوتی بلکہ اس کی محبت کی بنیاد اس کی اپنی ہی قربانی پر ہوتی ہے۔ایک عورت کے ہاں جب اولاد نہیں ہوتی تو اسکے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ میرا لڑکا ہوتا تو وہ میری خدمت کرتا بلکہ اسے اولاد کی خواہش اس جذبہ کے ساتھ ہوتی ہے کہ میں اسے پالتی، اسکی خدمت کرتی، اسے کپڑے پہناتی، اسے بیاہتی، اسکے بچوں کو کھلاتی۔غرض اولاد کی خواہش کے وقت ماں کے دل میں خدمت لینے کا ادنی سے ادنی احساس بھی نہیں ہوتا بلکہ اس خواہش کا موجب اولاد کی خدمت کرنے کا شوق ہوتا ہے۔یہی وہ نیکی کا جذبہ ہے جو انسان کیلئے سب سے بڑی نیکی ہے اور جس کے حصول کے بعد انسان کا اخلاقی وجود مکمل ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا مقام حاصل کرنے کے بعد جبکہ تم کو لینے سے زیادہ دینے کی خواہش ہوتی ہے تو وہ مقام نیکی کا بھی حاصل کرو کہ سب بنی نوع انسان تمہیں اپنے بچے نظر آنے لگیں اور ان کی خدمت کا جوش تمہارے دل میں اس طرح موجزن ہو جائے جس طرح ایک ماں کے دل میں اپنے بچہ کی محبت جوش مارتی رہتی ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 220، مطبوعہ قادیان 2010)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 ؍مئی 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ

اہلیہ مکرم نذیر احمد گوندل صاحب (سکنتھورپ، یو۔کے)

16 ؍مئی 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق مرالہ منڈی بہاؤالدین سے تھا اور کچھ عرصہ سے انگلینڈ کے شہر سکنتھورپ میں اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد گوندل صاحب کے پاس رہائش پذیر تھیں۔ مرحومہ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، قناعت پسند اور منکسر المزاج خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسحاق انور صاحب (واقف زندگی، حال امریکہ)

13 ؍مئی 2022ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1971ء میں شوہر کی وفات کے بعد مرحومہ نے بیوگی کا عرصہ نہایت صبر و ہمت سے گزارا اور اپنے بچوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم میں اعلیٰ مقام تک پہنچانے کیلئے انتھک جد و جہد کی۔ 1947ء کی ہجرت کے واقعات اکثر بچوں کے ساتھ شیئر کرتی تھیں اور قادیان کی بہت سی باتیں بھی یاد تھیں۔ کبھی کسی رشتے دار سے ناراضگی نہ رکھتیں۔ تمام رشتہ داروں کے ساتھ محبت اور احترام کا رشتہ قائم رکھا۔ کبھی کسی کی برائی نہیں کرتی تھیں۔ معمولی آمدنی میں گزارا کیا مگر کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا بلکہ سب سے حسن سلوک اور شفقت و محبت سے وہ ایام صبر و شکر سے گزارے اور یہی اپنے بچوں کو سمجھایا کہ محنت کرو اور کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ۔ خلفائے احمدیت سے والہانہ عشق و محبت کا تعلق تھا اور یہ تعلق صرف زبانی نہ تھا بلکہ اس کا اظہار ان کے عمل اور خطوط میں بھی نمایاں تھا۔ بچوں کو بھی باقاعدگی سے خطوط لکھنے کی تاکید کیا کرتی تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں بھی بڑی باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرمہ امینہ کرامت صاحبہ

اہلیہ مکرم مرزا کرامت اللہ صاحب (جرمنی)

21 ؍اپریل 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق مغلپورہ لاہور سے تھا۔ 2003ء میں جرمنی آگئی تھیں۔ مغلپورہ میں لجنہ کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بے شمار بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بچے اور متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم خواجہ اختر سعید صاحب (لاہور)

10 ؍مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت میاں نبی بخش صاحب (امرتسر، تاجر پشمینہ والے) کے پوتے تھے۔ آپ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک فطرت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم غلام سرور بٹ صاحب (جرمنی)

4 ؍اپریل 2022ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے خلافت ثانیہ میں بیعت کی توفیق پائی۔ 1975ء میں جرمنی آگئے اور یہاں اپنی مجلس میں 9 سال تک زعیم انصار اللہ کے علاوہ مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق پائی۔ مرحوم زندہ دل، مہمان نواز، ہنس مکھ اور سب سے ہمدردی کا سلوک کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 ؍مئی 2022ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم ناصر محمود خان صاحب

ابن مکرم لطیف احمد خان صاحب (نیوہیم، یو۔کے)

18 ؍مئی 2022ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت منشی دیانت خان صاحبؓ (آف کانگڑا) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم 1994ء میں پاکستان ہائی کمیشن میں تقرری کے بعد یوکے آئے اور نیوہیم میں رہائش اختیار کی اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ سٹالز لگانے اور دیگر تبلیغی سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لیتے تھے۔ کووڈ کے دنوں میں احباب جماعت کو گھر گھر جاکر ادویات پہنچانے کا کام بھی کرتے رہے۔ مرحوم دُعا گو، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، ہمدرد اور نیک دل انسان تھے۔ مہمان نوازی اور خدمت خلق کا بہت شوق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم طاہر محمود خان صاحب (مربی سلسلہ) کے بھائی اور مکرم ظہیر احمد خان صاحب (مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس یوکے) کے بہنوئی اور چچازاد بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ

اہلیہ مقصود علی شاہ صاحب (ربوہ)

6 ؍مئی 2022ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ایک ریٹائرڈ گورنمنٹ ٹیچر تھیں۔ مرحومہ کی زندگی بہت تکلیفوں اور پریشانیوں میں گزری مگر بڑے صبر و ہمت سے تمام حالات کا مقابلہ کرتی رہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دُعا گو، ہر کسی کا خیال رکھنے والی، بُہت ملنسار اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق رکھنے والی ایک نیک دل خاتون تھیں۔ روزانہ تلاوت کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔ اپنے تمام چندے باقاعدگی سے بروقت ادا کیا کرتی تھیں۔ محلہ کے بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ دُرِ ثمین کی بہت سی نظمیں یاد تھیں اور حمد و ثنا کے اشعار اکثر پڑھتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عابد علی صاحب مربی سلسلہ (شعبہ تخصص جامعہ احمدیہ ربوہ) کی والدہ تھیں۔ مرحومہ کے ایک بھانجے مرزا اطہر بیگ صاحب اس وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے میں بطور واقف زندگی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم ملک محمد فہیم صاحب

ابن مکرم ملک محمد مستقیم صاحب (ماڈل ٹاؤن، لاہور)

20 ؍نومبر 2021ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا حضرت ڈاکٹر ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ 2006ء میں آپ نے ''سوانح محمد ﷺ'' کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف کی۔ 28 ؍مئی 2010ء کے سانحہ میں آپ مسجد ماڈل ٹاؤن میں پہلی صف میں موجود تھے اور ایک دہشت گرد کو زندہ پکڑنے میں مدد بھی کی۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد باقاعدہ ادا کرتے اور بلا ناغہ نماز فجر کیلئے سائیکل پر بیت النور آتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم بشیر احمد صاحب

ابن مکرم خوشی محمد صاحب (منڈی بہاؤالدین)

28 ؍جنوری 2022ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی جماعت میں نائب صدر، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری رشتہ ناطہ اور قائمقام صدر کے علاوہ تنظیمی سطح پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 ؍مئی 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم نصیر احمد منیر صاحب (اپسم، یوکے)

8 ؍مئی 2022ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم قلعہ کالروالا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت عطاء اللہ صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تو والدین نے گھر اور جائیداد سے بے دخل کر دیا لیکن آپ نے بہت ثابت قدمی کا ثبوت دیا۔ بعد ازاں سارے گھر والے طاعون کی وبا کا شکار ہوئے اور حضرت عطاء اللہ صاحبؓ کو جس جائیداد سے بے دخل کیا گیا تھا ان کو واپس مل گئی۔ مکرم نصیر احمد منیر صاحب مرحوم نے بی اے پاس کرنے کے بعد گرداور کا پیشہ اختیار کیا۔ احمدی ہونے کی وجہ سے آئے دن ان کو جھوٹے مقدمات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، اس کے باوجود انہوں نے کبھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ایمانداری سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ جماعت کے فعال رکن تھے اور پنجگانہ نمازوں اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ دو سال قبل سیالکوٹ میں احمدیہ قبرستان کے لیے اضافی زمین خریدی گئی۔ اس زمین تک جانے کے لیے راستہ نہیں تھا۔ تحریک لبیک والوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ہجوم اکٹھا کیا اور دھمکیاں دیں۔ اس پر مرحوم نے جن کا بطور گرداور زمینوں کے معاملات کا وسیع تجربہ تھا، بہت عقلمندی اور دلیری سے اس مسئلہ کو حل کیا۔ ایک سال قبل اپنے بیٹے کے پاس لندن شفٹ ہوئے تھے۔ مرحوم غرباء کی مدد کرنے والے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے والے ایک نیک بزرگ انسان تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد امین منیر صاحب

ابن مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب (راولپنڈی کینٹ)

13 ؍جنوری 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1949ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر 16 سال کی عمر میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم کو تقریباً 14 سال صدر جماعت پارہ چنار کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج اور ایک شریف النفس انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا کا تعلق تھا۔ خطبہ جمعہ سننے کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے اور اپنے تمام مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے بھی تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(2) مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم بشیر احمد بلال صاحب مرحوم (ربوہ)

6 ؍مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم دین محمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر 1942ء میں بیعت کی سعادت پائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ و شاکرہ، ایک مخلص اور ہر دلعزیز نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں سات بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد احسان بشیر صاحب (مربی سلسلہ) ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

جو قوم اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کو چھوڑ دیتی ہے اللہ اس کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4/مارچ 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جب انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے تو اس پر حضرت عمرؓ نے ان کو کیا کہا؟

جواب حضرت عمرؓ نے کہا ایک میان میں دو تلواریں نہیں ہوسکتیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور عرض کیا: یہ تین خوبیاں کس کی ہیں۔ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبۃ: 40) یعنی جب وہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر۔ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ رسول اللہ کا ساتھی کون تھا؟ پھر کہا کہ اِذۡ ھُمَا فِی الۡغَارِ (التوبۃ: 40) یعنی جب وہ دونوں غار میں تھے۔ وہ دونوں کون تھے؟ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ یعنی غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ کس کے ساتھ تھے؟ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور پھر لوگوں سے کہا تم بھی بیعت کرلو۔ چنانچہ لوگوں نے بیعت کرلی۔

سوال حضرت عمرؓ نے اس موقع پر لوگوں کو کیا تقریر کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر کہا اے لوگو! کل میں نے تم سے ایسی بات کی تھی یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے، میں نے اس کا ذکر کتاب اللہ میں کہیں نہیں پایا اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی وصیت فرمائی تھی لیکن میں سمجھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ہمارے معاملے کا انتظام کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہمارا خیال تھا کہ ہم پہلے فوت ہو جائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے آخری ہوں گے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے جس سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دی اور اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ہدایت دے گا جیسا کہ اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دی۔

سوال اس بیعت کو اسلامی لٹریچر میں کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بیعت اسلامی لٹریچر میں بیعت سَقِیفہ اور بیعت خاصہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کس دن ہوئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سوموار کو ہوئی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیعت عام والے دن لوگوں سے کیا خطاب کیا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیعت عام والے دن ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اے لوگو! یقیناً مَیں تم پر والی مقرر کیا گیا ہوں لیکن مَیں تم میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر مَیں اچھا کام کروں تو میرے ساتھ تعاون کرو اور کج رَوی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک قوی ہے جب تک میں دوسروں سے اس کا حق نہ دلا دوں۔ اور تمہارا قوی شخص میرے نزدیک ضعیف ہے یہاں تک کہ مَیں اس سے دوسروں کا حق نہ حاصل کرلوں۔ ان شاء اللہ۔ جو قوم اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کو چھوڑ دیتی ہے اللہ اس کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔ اللہ تم سب پر رحم فرمائے۔

سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا ذکر کن الفاظ میں بیان ہوا ہے؟

جواب تاریخ طبری میں ہے کہ حضرت علیؓ اپنے گھر میں تھے جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ بیعت لینے کیلئے تشریف فرما ہیں۔ حضرت علیؓ قمیص پہنے ہوئے تھے، اس حالت میں جلدی سے باہر نکلے کہ نہ ہی اس پر ازار تھا اور نہ ہی کوئی چادر، اس امر کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں دیر نہ ہو جائے یہاں تک کہ آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر آپؓ نے اپنے کپڑے منگوائے اور وہ کپڑے پہنے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق کیا رؤیا دیکھی؟

جواب حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں پر کھڑا ڈول سے جو چرخی پر رکھا ہوا تھا پانی کھینچ کر نکال رہا ہوں۔ اتنے میں ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچ کر اس سے اس طور سے نکالے کہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اور اللہ ان کی کمزوری پر پردہ پوشی کرے گا اور ان سے درگزر فرمائے گا۔ پھر عمر بن خطاب آئے اور وہ ڈول بڑے ڈول میں بدل گیا تو میں نے کوئی شہ زور نہیں دیکھا جو ایسا حیرت انگیز کام کرتا ہو جیسا عمر نے کیا۔ اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیر ہو گئے اور اپنے اپنے ٹھکانوں پر جا بیٹھے۔

سوال خلیفہ بننے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھریلو اخراجات کس طرح پورے ہوتے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے اپنے معاملات پر غور کیا اور کہا کہ بخدا تجارت کرتے ہوئے لوگوں کے معاملات ٹھیک نہیں ہو سکیں گے۔ اس خدمت کیلئے فراغت اور پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ ادھر میرے اہل و عیال کیلئے بھی کچھ ضروری ہے اس لیے آپ نے تجارت چھوڑ دی اور بیت المال میں سے اپنی اور اپنے گھر والوں کی ضروریات کیلئے روزانہ خرچ لینے لگے۔ آپؓ کے ذاتی مصارف کیلئے سالانہ چھ ہزار درہم کی رقم منظور کی گئی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت استخلاف کی کیا تشریح کی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اسی سلسلہ خلافت کی مانند سلسلہ قائم کرے گا جو حضرت موسیٰ کے بعد قائم کیا تھا اور ان کے دین کو یعنی اسلام کو جس پر وہ راضی ہوا زمین پر جمادے گا اور اس کی جڑ لگا دے گا اور خوف کی حالت کو امن کی حالت کے ساتھ بدل دے گا۔ وہ میری پرستش کریں گے کوئی دوسرا میرے ساتھ نہیں ملائیں گے۔ دیکھو اس آیت میں صاف طور پر فرما دیا ہے کہ خوف کا زمانہ بھی آئے گا اور امن جاتا رہے گا مگر خدا اس خوف کے زمانہ کو پھر امن کے ساتھ بدل دے گا۔ سو یہی خوف یُشُوع بن نون کو بھی پیش آیا تھا اور جیسا کہ اس کو خدا کی کلام سے تسلی دی گئی ایسا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خدا کی کلام سے تسلی دی گئی۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ابتداء میں کون سے پانچ غم کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب حضرت ابوبکرؓ کو ابتدا میں ہی درج ذیل پانچ قسم کے ہم و غم اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا (1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور جدائی کا غم، (2) انتخاب خلافت اور امت میں فتنے اور اختلاف کا غم (3) لشکر اسامہ کی روانگی کا مسئلہ (4) مسلمان کہلاتے ہوئے زکوٰۃ دینے سے انکار اور مدینہ پر حملہ کرنے والے جس کو تاریخ میں فتنہ مانعین زکوٰۃ کہا جاتا ہے اور (5) فتنہ ارتداد یعنی ایسے سرکش اور باغی جنہوں نے کھلم کھلا بغاوت اور جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس بغاوت میں وہ شامل ہو گئے جنہوں نے اپنے طور پر نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر میں دنیا کے حالات کے بارے میں کیا ذکر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا دنیا میں جو جنگوں کے حالات ہیں اس کیلئے دعا کریں۔ یہ خوفناک سے خوفناک تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اب تو ایٹمی جنگ کی بھی دھمکیاں دی جانے لگی ہیں۔ اس کے نتائج اگلی نسلوں کو بھی بھگتنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان لوگوں کو عقل دے۔ ان دنوں میں درود بھی بہت پڑھیں۔ استغفار بھی بہت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرمائے اور دنیا کے لیڈروں کو بھی عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دنوں کون سی دعا پڑھنے کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج کل بہت زیادہ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ حسنات سے بھی نوازے اور ہر قسم کے آگ کے عذاب سے سب کو بچائے۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18/فروری 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے شروع میں سورۃ المزمل آیت 7 اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّاَقۡوَمُ قِیۡلًا کی تلاوت فرمائی۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ رات کا اٹھنا یقیناً نفس کو پاؤں تلے کچلنے کیلئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب رات گہری ہو، ہر طرف خاموشی ہو، بندے اور اللہ کے درمیان راز و نیاز میں کوئی چیز روک نہ بنے، اس وقت جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہوتے ہیں وہ یقیناً اللہ کا قرب پانے والے اور اس کا پیار حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ خالصتاً اللہ کے قرب کیلئے یہ عبادت بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس طرح رات کو اٹھنا اپنے نفس کو پاؤں تلے کچلنے کے برابر ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چارلس مور (Charles Moore) کے کس اعتراض کا جواب دیا جو اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا تھا؟

جواب چارلس مور نے استہزاء کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہؓ سے شادی کے بارے میں اعتراض کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی عمر کی بچیوں سے دلچسپی تھی۔ حضور انور نے فرمایا: حالانکہ جس کتاب کا حوالہ دے کر اس نے اپنی بات کی ہے وہ بارنابی راجرسن (Barnaby Rogerson) کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب ہے۔ اس نے واضح طور پر لکھا ہے کہ رخصتانہ حضرت عائشہؓ کا بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہوا تھا۔ پھر اس اندھے کو یہ بھی نظر نہیں آیا کہ آپؐ کی پہلی شادی کس عمر کی عورت سے ہوئی۔ پھر یہ نظر نہیں آیا کہ آپؐ کی تمام دوسری بیویاں بڑی عمر کی تھیں۔ جب انسان اندھا ہو جائے تو تاریخ کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت الٰہی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپؐ عبادت کرنے کیلئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا لیکن آپ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہنچے گا۔ آپؐ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔

(سوال) حضرت عائشہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز تہجد کے بارے میں کیا فرمایا؟

(جواب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اسکے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے مگر وہ اتنی لمبی اور پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن وخوبی کے متعلق مت پوچھو۔ یعنی میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپؐ کی اس خوبصورت عبادت کا نقشہ کھینچ سکوں۔

(سوال) وہ واقعہ کیا ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی باری میں رات عبادت میں گزارنے کی درخواست کی؟

(جواب) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا بات یہ ہے کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ ایک بھیڑ کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو آگ سے نجات بخشتا ہے۔ یعنی کثرت سے نجات بخشتا ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ نہ کسی مشرک پر نظر کرتا ہے اور نہ کسی کینہ پرور پر۔ نہ قطع رحمی کرنے والے پر اور نہ تکبر سے کپڑے لٹکانے والے پر اور نہ والدین کی نافرمانی کرنے والے پر اور نہ کسی شراب خور پر۔ تو حضورؐ نے جو چادر اوڑھ رکھی تھی وہ اتاری اور مجھے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں آج کی باقی رات بھی عبادت میں گزاروں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ضرور۔ تب حضور نے نماز شروع کی اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے وہم ہوا کہ شاید آپؐ کا دم نکل گیا ہے۔ میں نے ٹٹول کر آپ کے پاؤں کو چھوا تو آپ کے پاؤں میں حرکت پیدا ہوئی۔ میں نے آپ کو سجدے میں دعائیں کرتے سنا۔ صبح حضورؐ نے فرمایا کہ جو دعائیں میں رات سجدے میں کر رہا تھا وہ جبریل نے مجھے سکھائی تھیں اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں سجدوں میں ان کو بار بار دہراؤں۔

(سوال) جب ابوجہل کے کسی ساتھی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اونٹ کی بچہ دانی رکھی تو کس نے اس بچہ دانی کو آپ کی کمر سے اٹھایا؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: جب ابوجہل کے کسی ساتھی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اونٹ کی بچہ دانی رکھی تو حضرت فاطمہؓ نے اس بچہ دانی کو آپ کی کمر سے اٹھایا۔

(سوال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دلی خواہش کیا تھی؟

(جواب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے۔

(سوال) صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت کا تذکرہ کن الفاظ میں کیا؟

(جواب) صحابہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نماز پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینے سے ایسی آواز اٹھ رہی ہوتی تھی جیسے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سوال) جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تہجد رہ جاتی تو آپ کتنی رکعت نوافل ادا کرتے تھے؟

(جواب) جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تہجد رہ جاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دن کو بارہ رکعتیں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

(سوال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری پیغام کیا تھا؟

(جواب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت اور آخری پیغام جبکہ آپؐ جان کنی کے عالم میں تھے یہ تھا کہ اَلصَّلٰوۃَ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ نماز اور غلام کے حقوق کا خیال رکھنا۔

(سوال) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کون سا شعر لکھا؟

(جواب) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف میں یہ شعر لکھا ہے۔

یَبِیۡتُ یُجَافِیۡ جَنۡبَہٗ عَنۡ فِرَاشِہٖ
اِذَا اسۡتَثۡقَلَتۡ بِالۡمُشۡرِکِیۡنَ الۡمَضَاجِعُ

کہ آپ اس وقت بستر سے الگ ہو کر رات گزار دیتے ہیں جب مشرکوں پر بستر کو چھوڑنا نیند کی وجہ سے بوجھل ہوتا ہے۔

(سوال) کس صحابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رازدان صحابی کہا جاتا ہے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت حذیفہؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رازدان صحابی کہا جاتا ہے۔

(سوال) حضرت حذیفہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز تہجد کی کیا کیفیت بیان کی؟

(جواب) حضرت حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں کہ مَیں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب نماز شروع کی تو آپ نے کہا اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ذُوالۡمَلَکُوۡتِ وَالۡجَبَرُوۡتِ وَالۡکِبۡرِیَاءِ وَالۡعَظۡمَۃِ۔ یعنی اللہ بڑا ہے جو اقتدار اور سطوت، کبریائی اور عظمت والا ہے۔ پھر آپؐ نے سورۃ بقرہ مکمل پڑھی۔ پھر رکوع فرمایا جو قیام کے برابر تھا۔ پھر رکوع کے برابر کھڑے ہوئے۔ پھر سجدہ کیا جو کہ قیام کے برابر تھا۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ، رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ میرے ربّ مجھے بخش دے، میرے رب مجھے بخش دے کہتے ہوئے اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سجدہ کیا تھا۔ پھر دوسری رکعتوں میں آپؐ نے آل عمران، نساء، مائدہ، اَنعام وغیرہ طویل سورتیں پڑھیں

(سوال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جب کہا گیا کہ آپ عبادت میں اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دئے ہیں تو اس پر آپ کا کیا جواب تھا؟

(جواب) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ہی خوبصورت جواب فرمایا کہ اَفَلَا اُحِبُّ اَنۡ اَکُوۡنَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ میں اللہ کا شکرگزار بندہ بنوں۔

(سوال) خدا تعالیٰ کے نیک بندے کیسے ہوتے ہیں؟

(جواب) خدا تعالیٰ تو اپنے بندوں کی صفت میں فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (سورہ الفرقان: 65) کہ وہ اپنے رب کیلئے تمام رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔ ......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ملک کے لوگوں میں جو خطرۂ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلا ویں تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے اور طاعون سے امن رہے مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔ میں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھ دیا ہے کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کے ساتھ پیدا ہوا جس کو میں روک نہیں سکا۔

اور ایک اور ضروری امر ہے جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ رُوحانیت سے بے بہرہ ہیں اُس کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے۔ مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کروں اور وہ یہ ہے کہ آج جو 6 فروری 1898 روز یکشنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ”یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔“ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اُس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ۔ اِنَّہٗ اٰوَی الۡقَرۡیَۃَ۔ یعنی جب تک دلوں کی وباء معصیت دُور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دُور نہیں ہوگی اور درحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں بدکاری کثرت سے پھیل گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہو کر ہوا و ہوس کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے۔ اکثر دلوں سے اللہ جلّ شانہٗ کا خوف اُٹھ گیا ہے اور وباؤں کو ایک معمولی تکلیف سمجھا گیا ہے جو انسانی تدبیروں سے دُور ہو سکتی ہے۔ ہر ایک قسم کے گناہ بڑی دلیری سے ہو رہے ہیں۔ اَور قوموں کا ہم ذکر نہیں کرتے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں ان میں سے جو غریب اور مفلس ہیں اکثر اُن میں سے چوری اور خیانت اور حرام خوری میں نہایت دلیر پائے جاتے ہیں۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں اور کئی قسم کے خسیس اور مکروہ حرکات اُن سے سرزد ہوتے ہیں اور وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ نماز کا تو ذکر کیا کئی کئی دنوں تک مُنہ بھی نہیں دھوتے اور کپڑے بھی صاف نہیں کرتے۔ اور جو لوگ امیر اور رئیس اور نواب یا بڑے بڑے تاجر اور زمیندار اور ٹھیکہ دار اور دولت مند ہیں وہ اکثر عیاشیوں میں مشغول ہیں اور شراب خوری اور زنا کاری اور بداخلاقی اور فضول خرچی ان کی عادت ہے اور صرف نام کے مسلمان ہیں اور دینی امور میں اور دین کی ہمدردی میں سخت لاپرواہ پائے جاتے ہیں۔

اب چونکہ اس الہام سے جو ابھی میں نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیر معلّق ہے اور توبہ اور استغفار اور نیک عملوں اور ترکِ معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے لہٰذا تمام بندگانِ خدا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں اور بھلائی میں مشغول ہوں اور ظلم اور بدکاری کے تمام طریقوں کو چھوڑ دیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے احکام بجالاویں۔ نماز کے پابند ہوں۔ ہر فسق و فجور سے پرہیز کریں۔ توبہ کریں اور نیک بختی اور خدا ترسی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ غریبوں اور ہمسایوں اور یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں اور صدقہ اور خیرات دیں اور جماعت کیساتھ نماز پڑھیں اور نماز میں اس بلا سے محفوظ رہنے کیلئے رو رو کر دعا کریں۔ پچھلی رات اُٹھیں اور نماز میں دعائیں کریں۔ غرض ہر ایک قسم کے نیک کام بجالائیں اور ہر قسم کے ظلم سے بچیں اور اُس خدا سے ڈریں کہ جو اپنے غضب سے ایک دَم میں ہی دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔

میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دُعا اور صدقات اور خیرات اور اعمالِ صالحہ اور توبہ نصوح سے ٹل سکتی ہے۔ اس لئے میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ میں عام لوگوں کو اس سے اطلاع دوں۔ یہ بھی مناسب ہے کہ جو کچھ اس بارے میں گورنمنٹ کی طرف سے ہدایتیں شائع ہوئی ہیں خواہ نخواہ اُن کو بدظنی سے نہ دیکھیں بلکہ گورنمنٹ کو اس کاروبار میں مدد دیں اور اس کے شکرگزار ہوں کیونکہ سچ یہی ہے کہ یہ تمام ہدایتیں محض رعایا کے فائدے کے لئے تجویز ہوئی ہیں اور ایک قسم کی مدد بھی ہے کہ نیک چلنی اور نیک بختی اختیار کر کے اس بلا کے دُور کرنے کیلئے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کریں تا یہ بلا رُک جائے یا اس حد تک نہ پہنچے کہ اس ملک کو فنا کر دیوے۔ یاد رکھو کہ سخت خطرہ کے دن ہیں اور بلا دروازے پر ہے۔ نیکی اختیار کرو اور نیک کام بجالاؤ۔ خدا تعالیٰ بہت حلیم ہے لیکن اس کا غضب بھی کھا جانے والی آگ ہے اور نیک کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ مَا یَفۡعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمۡ اِنۡ شَکَرۡتُمۡ وَاٰمَنۡتُمۡ ط

راقم خاکسار مرزا غلام احمد

از قادیان گورداسپور 6/فروری 1898ء

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 390، اشتہار نمبر 188 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 2019، ایام الصلح رُوحانی خزائن جلد 14 صفحہ 358)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ طاعون سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اور پیشگوئیوں اور رؤیا کا ذکر کریں گے اور اس ضمن میں آپ کے ارشادات پیش کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10648: میں امۃ العلیم سبا بنت مکرم ابراہیم محی الدین صاحب، زوجہ مکرم طارق عطا رفیق صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 1986-06-07، پیدائشی احمدی ساکن، کالے سنتار فائلا ماریہ پمیڈ روآباد (سپین) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات قیمت 11558 یورو۔ جائیداد کی قیمت 36000 یورو۔ میری ماہانہ آمد 450 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق عطاء المومن   الامۃ: امۃ العلیم سبا   گواہ: ظفر رشید

مسل نمبر 10649: مَیں بشیر الدین محمود احمد ولد مکرم پی سید مسعود صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت، عمر 23 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محمود منزل، ایرناکلم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   العبد: بشیر الدین محمود احمد   گواہ: پی فضل احمد

مسل نمبر 10650: مَیں اے۔ جے ریاض، ولد مکرم جے جابر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری، تاریخ پیدائش 1983-5-31، تاریخ بیعت 2010، ساکن پلّو رتھی، ارناکلم کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہانہ آمد 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   العبد: اے۔ جے ریاض   گواہ: علی کنجو

مسل نمبر 10651: مَیں ثانیہ ٹی۔ پی ولد مکرم محمود ٹی۔ پی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم، تاریخ پیدائش 16 جنوری 1999، پیدائشی احمدی، ساکن کوچی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ 64 گرام سونا 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   العبد: ثانیہ ٹی۔ پی   گواہ: طاہر احمد آئی۔ این

مسل نمبر 10652: میں شاہدہ لقمان بنت مکرم ابوبکر کنجو صاحب، زوجہ مکرم لقمان الحکیم صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ بیعت 1983-4-2، پیدائشی احمدی ساکن پلی پُورم، کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 28 گرام سونا 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میری ماہانہ آمد از جیب خرچ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نجم الدین کے   الامۃ: شاہدہ لقمان   گواہ: لقمان الحکیم

مسل نمبر 10653: میں فاطمہ زہرہ پی بنت مکرم محمد کُٹّی حاجی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 59 سال، تاریخ بیعت 1985، ساکن پلّی پورم ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 40 گرام سونا 22 کیرٹ، 10 سنٹ زمین۔ میری ماہانہ آمد از جیب خرچ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: فاطمہ زہرا پی   گواہ: ناظم الدین کے

مسل نمبر 10654: میں سی وی شہناز بنت مکرم پی پی عبد المجید صاحب زوجہ مکرم ایم اے محمود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 1979-5-25، ساکن تری شور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 35 گرام سونا 22 کیرٹ بشمول حق مہر، 8 سینٹ زمین۔ میری ماہانہ آمد از جیب خرچ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: سی وی شہناز محمود   گواہ: ایم۔ اے محمود احمد

مسل نمبر 10655: مَیں طارق احمد ایس، ولد مکرم سلیمان ایچ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر، تاریخ پیدائش 1991-04-10، پیدائشی احمدی، ساکن کاواسی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جنوری 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہانہ آمد 84000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی حمزہ رسول   العبد: طارق احمد ایس   گواہ: ایچ سلیمان

مسل نمبر 10656: مَیں امتہ الرؤف ایم بنت مکرم محمود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم، تاریخ پیدائش 7 فروری 2002، پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ منزل، کاواشیری، کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/دسمبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی حمزہ ریشل   الامۃ: امتہ الرؤف ایم   گواہ: غلام احمد

مسل نمبر 10657: مَیں رضوانہ فرحت ایم زوجہ مکرم سعید احمد v.v صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 8 دسمبر 2001، پیدائشی احمدی، ساکن کللکڑ، ضلع پالگھاٹ، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔ سونا 12 گرام 24 کیریٹ، سونا 52 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: رضوانہ فرحت ایم   گواہ: سعید احمد

مسل نمبر 10658: مَیں سائیروپ شیخ ولد مکرم قدوس شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خادم مسجد، تاریخ پیدائش 30/اگست 1997ء پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن بیت القدوس کالیکٹ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون پی   العبد: سائیروپ   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10659: مَیں ابوبکر صدیق ولد مکرم ابوحمید صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت، تاریخ بیعت 1994ء عمر 50 سال، ساکن کمبلا کاڈ، پوسٹ آفس کالپیٹا، ضلع وائناڈ، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ 7 سینٹ زمین پر ایک مکان چار کمروں پر مشتمل، میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اجمل خان   العبد: ابوبکر صدیق   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10660: مَیں قمربان زوجہ مکرم ابوبکر صدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ بیعت 1994ء عمر 50 سال، ساکن کمبلا کاڈ، پوسٹ آفس کالپیٹا، ضلع وائناڈ، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔ 16 گرام گولڈ 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اجمل خان   الامۃ: قمربان   گواہ: ابوبکر صدیق

مسل نمبر 10661: میں سمیرا ایم زوجہ مکرم سمیر او پی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 1989-03-17 تاریخ بیعت 2000 ساکن کمبلا کاڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 8 گرام سونا 22 کیرٹ۔ ایک پاون سونا بطور حق مہر وصول شد۔ میری ماہانہ آمد از جیب خرچ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: سمیرا ایم   گواہ: اجمل خان

مسل نمبر 10662: میں آصف احمد ایم۔ اے ولد مکرم عبد الرحیم ایم۔ اے صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش 2000-06-6، ساکن پالگھاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: آصف احمد ایم اے   گواہ: سید احمد

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 4 - August - 2022 Issue. 31

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں آپؓ کے دورِ خلافت میں لڑی جانے والی جنگوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی مہمات کا ذکر ہو رہا تھا جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں لڑی گئی تھیں۔ جنگ حیرہ کیلئے ربیع الاول بارہ ہجری کے اوائل میں حضرت خالد نے امغیشیا سے حیرہ کی طرف کوچ کیا۔ دریائے فرات کے قریب حیرہ عیسائی عربوں کا قدیم مرکز تھا اور اس وقت حیرہ کا حاکم ایک ایرانی تھا۔ حضرت خالد دریائے فرات پار کر کے خورنق کے مقام پر پہنچ گئے۔ خورنق حیرہ کے قریب ایک قلعہ تھا جب حیرہ کے حاکم کو خالد کے لشکر کی آمد کا پتا چلا تو وہ بغیر لڑے دریائے فرات عبور کر کے بھاگ گیا لیکن حاکم کے بھاگ جانے کے باوجود اہل حیرہ نے ہمت نہیں ہاری اور وہ قلعہ بند ہو گئے۔ یہاں چار قلعے تھے۔ خالد بن ولید نے چاروں قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ دشمن کے سرداروں کو جب اپنی شکست نظر آنے لگی تو اُن سرداروں نے جزیہ دینے کا اقرار کر لیا۔

لکھا ہے کہ ان سرداروں نے حضرت خالد کی خدمت میں تحائف بھی بھیجے تھے لیکن حضرت خالد نے حیرہ کی فتح کی خوشخبری کے ساتھ وہ تحائف بھی حضرت ابوبکر کی خدمت میں بھیج دیئے۔ مسلمانوں نے حیرہ کے مقامی باشندوں کے ساتھ بڑی کشادہ دلی کا معاملہ کیا۔ یہ سلوک دیکھ کر گردونواح کے زمینداروں اور رئیسوں نے بھی جزیہ دینا قبول کر کے مسلمانوں کی ماتحتی اختیار کر لی۔ فتح حیرہ عظیم جنگی اہمیت کی حامل ثابت ہوئی۔ اس سے مسلمانوں کی نگاہ میں فارس کی فتح کی امیدیں بڑھ گئیں حضرت خالد ایک سال تک حیرہ میں ٹھہر کر نظام امن و استقرار بحال کرنے میں لگ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اسکے بعد جنگ انبار یا ذات العیون ہے جو بارہ ہجری میں ہوئی۔ ایرانی فوج حیرہ کے بالکل قریب انبار اور عین التمر میں خیمہ زن ہو چکی تھی۔ انبار بھی بلخ کے قریب ایک شہر ہے انبار غلہ و سامان رکھنے کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں اور اس شہر کو انبار اس لئے کہا جاتا تھا کہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں بکثرت موجود تھیں۔ عین التمر انبار کے قریب کوفہ کے مغرب میں ایک شہر ہے۔ لکھا ہے کہ اسلامی فوج کو ان مقامات میں ایرانی فوج کی موجودگی سے سخت خطرہ پیدا ہو چکا تھا۔ ان حالات میں اگر حضرت خالد بن ولید خاموشی سے حیرہ میں بیٹھے رہتے اور باہر نکل کر ایرانی فوجوں کے خلاف کارروائی نہ کرتے تو اندیشہ تھا کہ مسلمان حیرہ سے ہاتھ دھو بیٹھتے جو انتہائی مشقت کے بعد ان کے ہاتھ آیا تھا۔ چنانچہ اہل انبار قلعہ بند ہو گئے اور ان لوگوں نے قلعہ کے اردگرد خندق کھودی ہوئی تھی جس کو پانی سے بھر دیا گیا تھا اور یہ خندق قلعہ کی دیوار کے بہت قریب تھی۔ کوئی بھی مسلمان اگر اسکے قریب بھی ہوتا تو قلعہ کی دیواروں میں متعین مخالف سپاہی زبردست تیر اندازی سے مسلمانوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتے۔ وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ حضرت خالد اپنے تیر اندازوں کے پاس گئے اور ایک ہزار تیر انداز منتخب کئے جو بہت اچھے نشانہ باز تھے اور ان کو ہدایت کی کہ تم لوگ صرف ان کی آنکھوں کو اپنے تیروں کا نشانہ بناؤ اور اس کے سوا کہیں اور نہ مارو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایک ساتھ تیر چلائے اور اسکے بعد کئی دفعہ ایسا ہی کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس روز تقریباً ایک ہزار آنکھیں پھوٹ گئیں۔ اسی لئے یہ جنگ ذات العیون کے نام سے بھی مشہور ہے یعنی آنکھوں والی جنگ۔ حاکم انبار کو جب اپنی شکست واضح نظر آنے لگی تو اس نے حضرت خالد بن ولید سے صلح کیلئے مراسلت کی اور درخواست کی کہ مجھ کو سواروں کے ایک دستے کے ساتھ جن کے ساتھ سامان وغیرہ کچھ نہ ہو یہاں سے نکلنے اور اپنے ٹھکانے پر پہنچنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت خالد بن ولید نے اس کو منظور کر لیا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر جنگ عین التمر بھی بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ جب حضرت خالد انبار کی فتح سے فارغ ہوئے اور وہ مکمل طور پر آپ کے قبضہ میں آ گیا تو آپ نے اسکے قریبی علاقہ عین التمر کا قصد کیا جو عراق اور صحرائے شام کے درمیان واقع ہے۔ انبار سے عین التمر تک پہنچنے میں تین دن لگے۔ ایرانیوں کی طرف سے وہاں کا حاکم مہران بن بہرام تھا وہ عجمیوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ ایرانی فوج کے علاوہ عرب کے مختلف بدوی قبائل بھی وہاں موجود تھے جن کا سردار عقہ بن ابی عقہ تھا۔ جب ان لوگوں نے حضرت خالد کے متعلق سنا تو عقہ نے مہران سے کہا عرب عربوں سے جنگ کرنا خوب جانتے ہیں۔ پس ہمیں اور خالد کو چھوڑ دو۔ مہران وہیں عین التمر میں مقیم رہا اور عقہ نے حضرت خالد کے مقابلے کیلئے راستے میں پڑاؤ ڈال لیا۔ عقہ ابھی اپنے لشکر کی صفیں ہی درست کر رہا تھا کہ حضرت خالد نے بذات خود اس پر حملہ کر دیا اور اسے قید کر لیا اور اس کا لشکر بغیر لڑائی کے ہی شکست کھا کر بھاگ گیا اور ان میں سے اکثر کو قید کر لیا گیا۔ جب یہ خبر مہران تک پہنچی تو وہ اپنے لشکر کو لے کر فرار ہو گیا اور انہوں نے قلعہ چھوڑ دیا۔

پھر جنگ دومۃ الجندل ہے یہ بھی بارہ ہجری کی ہے۔ دومۃ الجندل دمشق سے پانچ راتوں اور مدینہ سے پندرہ راتوں کی مسافت پر ایک شہر ہے۔ شام کا یہ شہر مدینہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ حضرت ایاز بن غنم جنہیں حضرت ابوبکر نے دومہ کی طرف بھیجا تھا، یہ لمبے عرصہ تک دومتہ الجندل کو فتح نہ کر سکے۔ حضرت ایاز نے دشمن کو گھیر رکھا تھا اور دشمن نے انہیں گھیر رکھا تھا اور ان کا راستہ بھی روک رکھا تھا۔ بالآخر حضرت ایاز نے حضرت خالد سے مدد طلب کی۔ حضرت خالد نے خود ان کی مدد کیلئے پہنچنے کا وعدہ کیا۔ حضرت خالد عین التمر سے روانہ ہو گئے اور تین سو میل کا فاصلہ دس دن کے اندر طے کر کے دومتہ الجندل پہنچ گئے۔ دومۃ الجندل کی فوج دو بڑے حصوں میں منقسم تھی۔ فوج کے دو سردار تھے۔ ایک اکیدر بن عبدالملک اور دوسرا جودی بن ربیعہ۔ جب ان کو حضرت خالد کی آمد کی اطلاع ملی تو ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اکیدر نے کہا کہ میں خالد کو خوب جانتا ہوں اس سے بڑھ کر کوئی شخص اقبال مند نہیں ہے اور نہ اس سے زیادہ کوئی جنگ میں تیز ہے۔ جو قوم خالد سے مقابلہ کرتی ہے خواہ وہ تعداد میں کم ہو یا زیادہ ضرور شکست پاتی ہے۔ تم لوگ میرے مشورے پہ عمل کرو اور ان لوگوں سے صلح کر لو مگر انہوں نے اس کا انکار کر دیا اس پر اکیدر نے کہا میں خالد کے ساتھ لڑنے میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیا۔ بہر حال حضرت خالد آگے بڑھ کر دومہ پہنچے۔ حضرت خالد نے دومہ کو اپنی اور حضرت ایاز کی فوج کے وسط میں لے لیا۔ نصرانی عرب جو اہل دومہ کی امداد کیلئے آئے تھے وہ قلعہ کے اطراف میں بیرونی جانب تھے کیونکہ قلعہ میں ان کی گنجائش نہیں تھی۔ جب حضرت خالد اطمینان سے صف آرائی کر چکے تو دومہ کے سرداروں نے قلعہ سے نکل کر حضرت خالد پر حملہ کر دیا۔ دونوں فریقوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی بالآخر حضرت خالد اور حضرت ایاز نے اپنے مدمقابل کو شکست دی۔

بعدہ حضور انور نے جنگ حصید اور خنافس کا ذکر کیا۔ حصید کوفہ اور شام کے درمیان ایک چھوٹی سی وادی ہے۔ خنافس عراق کی طرف انبار کے قریب ایک جگہ ہے۔

حضرت خالد بن ولید دومہ سے حیرہ واپس آئے تو آپ کو اطلاع ملی کہ ہزیل بن عمران نے مصیخ میں اور ربیعہ بن بجیر نے ثنی اور بشر میں فوجیں جمع کی ہیں یہ لوگ عقہ کے انتقام کے جوش میں روزبہ اور زرمہر کے پاس جا رہے ہیں۔ یہ معلوم ہوتے ہی حضرت خالد بن ولید نے حیرہ پر حضرت ایاز بن غنم کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود وہاں سے خنافس روانہ ہوئے۔ یہاں آ کر آپ نے قعقاع کو امیر فوج بنایا اور ان کو اسید کی طرف روانہ کیا اور ابو لیلی کو خنافس کی طرف بھیجا۔ حضرت قعقاع نے جب دیکھا کہ زرمہر اور روزبہ کوئی حرکت نہیں کر رہے تو انہوں نے حصید کی طرف پیش قدمی کی۔ اس طرف کی عربی و عجمی فوجوں کا سردار روزبہ تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ قعقاع اس کی طرف آ رہے ہیں تو اس نے زرمہر سے مدد طلب کی۔ زرمہر نے اپنی فوج پر نائب مقرر کیا اور بذات خود روزبہ کی مدد کیلئے آیا۔ حصید میں دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا۔ بڑی شدت کی جنگ ہوئی۔ قعقاع نے زرمہر کو قتل کیا اور روزبہ بھی مارا گیا۔ حصید کا شکست خوردہ لشکر زرمہر کے نائب کے پاس خنافس پہنچا۔ جب اسکو مسلمانوں کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ خنافس چھوڑ کر سب کے ساتھ مصیخ بھاگ گیا۔ وہاں کا افسر ہزیل تھا خنافس کی فتح کیلئے ابو لیلی کو کچھ دشواری پیش نہ آئی ان تمام فتوحات کی اطلاع حضرت خالد بن ولید کی خدمت میں بھیج دی گئی۔

بعدہ حضور انور نے جنگ مصیخ کا ذکر کیا۔ حضرت خالد بن ولید کو اہل حصید اور اہل خنافس کے بھاگنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے حضرت قعقاع اور ابو لیلی اور عروی کو ایک خط لکھا اور ان کو ایک مقررہ رات مصیخ پر ملنے کو کہا۔ مصیخ دمشق کے قریب ایک علاقہ ہے۔ حضرت خالد بن ولید عین التمر سے مصیخ روانہ ہوئے اور مقررہ رات کو طے شدہ وقت کے مطابق وہ ان کے افسروں نے مصیخ پر ایک دم حملہ کر دیا اور ہزیل اور اسکی فوج اور تمام پناہ گزینوں پر تین اطراف سے حملہ کر دیا اور ہزیل چند لوگوں کے ساتھ جان بچا کر بھاگ گیا۔

حضور انور نے فرمایا پھر ثنی اور زمیل کا واقعہ۔ زمیل ایک مقام ہے اس کا نام بشر بھی آتا ہے یہ ثنی مقام کے ساتھ ہے۔ عقہ جو معرکہ عین التمر میں مارا گیا تھا اس کے انتقام کے جوش میں ربیعہ بن بجیر اپنی فوج کو لے کر ثنی اور بشر میں اترا۔ حضرت خالد نے مصیخ کی طرح یہاں بھی تین مختلف سمتوں سے حملہ کیا اور دشمن کا اچھی طرح صفایا کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر جنگ فراض ہے۔ فراض بصرہ اور یمامہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ اسکے مشرقی جانب ایرانی تھے جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے۔ مغربی جانب رومی تھے جن کا یہ خیال تھا کہ اگر اس وقت مسلمانوں کو تباہ و برباد نہ کیا تو پھر یہ سیلاب رو کے نہ رکے گا۔ جب اسلامی فوجیں فراض میں اکٹھی ہو گئیں اور برابر ایک مہینے تک ان کے سامنے ڈیرے ڈالے پڑی رہیں تو رومیوں کو بہت جوش آیا اور انہوں نے اپنے قریب کی ایرانی چوکیوں سے مدد مانگی۔ ایرانیوں نے بڑی خوشی سے رومیوں کی مدد کی کیونکہ مسلمانوں نے انہیں ذلیل و رسوا کر دیا تھا اور ان کی شان و شوکت کو تہ و بالا کر کے ان کا غرور خاک میں ملا دیا تھا۔ ایرانیوں کے علاوہ عربی النسل قبائل نے بھی رومیوں کی پوری پوری مدد کی کیونکہ وہ اپنے رؤوسا اور سربرآوردہ اشخاص کے قتل کو بھولے نہیں تھے۔ چنانچہ رومیوں ایرانیوں اور عربی النسل قبائل کا ایک بہت بڑا لشکر مسلمانوں سے لڑنے کیلئے روانہ ہوا۔ دریائے فرات پر پہنچ کر انہوں نے مسلمانوں کو کہلا بھیجا کہ تم دریا کو عبور کر کے ہماری طرف آؤ گے یا ہم دریا کو عبور کر کے تمہاری طرف آئیں۔ حضرت خالد نے جواب دیا تم ہی ہماری طرف آ جاؤ تم لڑنے آئے ہو تو ادھر آ جاؤ۔ چنانچہ دشمن کا لشکر دریا عبور کر کے دوسری جانب اترنا شروع ہوا۔ اس دوران میں حضرت خالد بن ولید نے اپنے لشکر کی اچھی طرح اور باقاعدہ صفیں قائم کر کے انہیں دشمن سے لڑنے کیلئے پوری طرح تیار کر دیا۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اسلامی دستوں نے رومی لشکر کو گھیر کر ایک جگہ جمع کر دیا اور ان پر پُرزور حملے شروع کر دیئے۔ جب رومی مسلمانوں کے زبردست حملوں کی تاب نہ لا سکے اور بہت جلد شکست کھا کر میدان جنگ سے فرار ہونے لگے لیکن مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور دور تک انہیں قتل کرتے چلے گئے۔ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں پہلی مرتبہ روم و ایران کی دونوں سپر طاقتوں اور ان کے ہمنوا عرب فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اس معرکے کے بعد ایرانیوں کی شان و شوکت خاک میں مل گئی۔ پھر اسکے بعد ان کو ایسی جنگی قوت حاصل نہ ہو سکی جس سے مسلمان خوفزدہ ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اگلے جمعہ انشاء اللہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ شامل ہونے والے جو آ رہے ہیں خیریت سے آئیں۔ جو ڈیوٹی دینے والے ہیں ان کیلئے بھی دعا کریں۔ تین سال کے بعد بڑا جلسہ ہو رہا ہے اس لئے بعض دقتیں بھی ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ تمام دقتوں کو دور فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad